خیال

گریڈ 8 کے لیے اردو کی درسی کتاب

4871

© NCERT
not to be republished

विद्यया ऽमृतमश्नुते
एन सी ई आर टी
NCERT

نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ
NATIONAL COUNCIL OF EDUCATIONAL RESEARCH AND TRAINING

4871 – Khayal
Urdu Textbook for Grade 8

ISBN 978-93-5729-221-4

پہلا ایڈیشن

جون 2025 جیشٹھ 1947

PD 25T

©نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ، 2025

قیمت: ₹ 65.

این سی ای آر ٹی واٹر مارک 80 جی ایس ایم کاغذ پر شائع شدہ

سکریٹری، نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ، شری اربندو مارگ، نئی دہلی نے شگن آفسیٹ پریس، پلاٹ نمبر 82، ایکوٹیک 12، گریٹر نوئیڈا-201009 (یو پی) میں چھپوا کر پبلی کیشن ڈویژن سے شائع کیا۔

جملہ حقوق محفوظ

- ناشر کی پیشگی اجازت کے بغیر اس کتاب کے کسی بھی حصے کو دوبارہ پیش کرنا، یادداشت کے ذریعے یا بازیافت کے سسٹم میں اس کو محفوظ کرنا یا برقیاتی، میکانکی، فوٹو کاپی، ریکارڈنگ کے کسی بھی وسیلے سے اس کی ترسیل کرنا منع ہے۔
- اس کتاب کو اس شرط کے ساتھ فروخت کیا جا رہا ہے کہ اسے ناشر کی اجازت کے بغیر، اس شکل کے علاوہ جس میں کہ یہ چھاپی گئی ہے یعنی اس کی موجودہ جلد بندی اور سرورق میں تبدیلی کرکے، تجارت کے طور پر نہ تو مستعار دیا جا سکتا ہے، نہ دوبارہ فروخت کیا جا سکتا ہے، نہ کرایہ پر دیا جا سکتا ہے اور نہ ہی تلف کیا جا سکتا ہے۔
- کتاب کے صفحے پر جو قیمت درج ہے وہ اس کتاب کی صحیح قیمت ہے۔ کوئی بھی نظر ثانی شدہ قیمت چاہے وہ ربر کی مہر کے ذریعے یا اسٹیکر یا کسی اور ذریعہ سے ظاہر کی جائے تو وہ غلط ہوگی اور قابل قبول نہیں ہوگی۔

این سی ای آر ٹی کے پبلی کیشن ڈویژن کے دفاتر

این سی ای آر ٹی کیمپس
شری اربندو مارگ
نئی دہلی۔ 110016 **فون:** 011-26562708

108، 100 فٹ روڈ ہوسڈے کیرے ہیلی
ایکسٹینشن بناشنکری III اسٹیج
بینگلورو۔ 560085 **فون:** 080-26725740

نوجیون ٹرسٹ بھون
ڈاک گھر، نوجیون
احمد آباد۔ 380014 **فون:** 079-27541446

سی ڈبلیو سی کیمپس
بالمقابل ڈھانکل بس اسٹاپ، پانی ہاٹی
کولکاتا۔ 700114 **فون:** 033-25530454

سی ڈبلیو سی کامپلیکس
مالی گاؤں
گواہاٹی۔ 781021 **فون:** 0361-2674869

اشاعتی ٹیم

ہیڈ، پبلی کیشن ڈویژن	:	ایم وی سری نواسن
چیف ایڈیٹر	:	بگیان سُتار
چیف پروڈکشن آفیسر (انچارج)	:	جہاں لال
چیف بزنس منیجر	:	امیتابھ کمار
پروڈکشن آفیسر	:	دیپک جیسوال
ایڈیٹوریل اسسٹنٹ	:	عظمت النساء

سرورق، لے آوٹ اور آرٹ ورک
لٹل تھنگس اسٹوڈیو

تصاویر
لٹل تھنگس اسٹوڈیو اور جنید ڈیجیٹل آرٹس

© NCERT not to be republished

پیش لفظ

قومی تعلیمی پالیسی 2020 میں، ملک میں ایک ایسا تعلیمی نظام قائم کرنے کی سفارش کی گئی ہے جس کی جڑیں ہندوستانی روایات میں پیوست ہوں اور جو انسانی کوششوں اور معلومات کے تمام شعبوں میں تہذیبی اقدار سے بھی وابستہ ہو، ساتھ ہی طلبا کو اس طرح تیار کیا جائے کہ وہ اکیسویں صدی کے امکانات اور چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے تعمیری طور پر تیار ہو سکیں۔ چیلنجوں سے پُر اس تصوّر کو سبھی سطحوں کے درسیاتی شعبوں میں 'قومی درسیات کا خاکہ برائے اسکولی تعلیم-2023' کی بنیاد بنایا گیا ہے۔ اساسی اور ابتدائی سطحوں میں انسانی وجود کی تمام پانچ فطری جبلّتوں 'پنچ کوش' پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے، طلبا کی موروثی صلاحیتوں کی پرورش و پرداخت اس طرح کیے جانے کی بات کی گئی ہے جس سے مڈل سطح پر ان کی آموزش میں مزید ترقی کی راہ ہموار ہو سکے۔

'قومی درسیات کا خاکہ برائے اسکولی تعلیم-2023' ایک تفصیلی لائحہ عمل پیش کرتا ہے تاکہ اساسی سطح اور اس کے بعد کی سطحوں کے درمیان وابستگی کو مضبوطی مل سکے، جس سے ایک سطح سے اگلی سطح تک بچوں کی بِلا رکاوٹ منتقلی کو یقینی بنایا جا سکے۔ مڈل سطح پر خاکہ طلبا کو ان مہارتوں سے آراستہ کرنے کی بات کرتا ہے جو ان کے آگے بڑھنے کے لیے اس وقت ضروری ہیں جب وہ اپنی زندگی کے مراحل میں آگے بڑھیں تو تجزیاتی، توضیحی اور بیانیہ سے متعلق اپنی صلاحیتوں کو فروغ دے سکیں اور اُن چیلنجوں اور مواقع کے لیے خود کو تیار کر سکیں جو ان کی زندگی میں آنے والے ہیں۔ نو مضامین پر مشتمل ایک متنوع نصاب جن میں تین زبانیں بشمول دو ہندوستانی زبانوں کے علاوہ سائنس، ریاضی، سماجی علوم، آرٹ کی تعلیم، جسمانی تعلیم، صحت و تندرستی اور پیشہ ورانہ تعلیم طلبا کی ہمہ جہت نشو و نما کو فروغ دیتے ہیں۔

یکسر تبدیلی لانے والے آموزشی کلچر کے لیے کچھ شرائط کی پابندی ضروری ہے۔ ان میں سے ایک مختلف درسیاتی شعبوں میں مناسب نصابی کتابوں کو تیار کرنا ہے۔ کیوں کہ یہ نصابی کتب مشمولات یا مواد اور تدریسیات کے درمیان ثالثی میں

© NCERT not to be republished

مرکزی کردار ادا کریں گی۔ ایک ایسا کردار جو براہِ راست ہدایات اور جستجو و استفسار کے مواقع کے درمیان ایک منصفانہ توازن قائم کر سکے گا۔ دیگر شرائط کا تعلق کمرۂ جماعت کے انتظام اور اساتذہ کو درسیات کے تمام شعبوں اور دیگر عوامل کے ساتھ اپنے تصورات کو وابستہ کرنے کے لیے تیار کرنے سے ہے۔

این سی ای آر ٹی اپنی جانب سے طلبا کو معیاری نصابی کتب فراہم کرانے کے لیے پابندِ عہد ہے۔ ان کتابوں کو مختلف مراحل سے گزر کر موجودہ شکل میں آنے تک مختلف درسیاتی شعبوں سے وابستہ ماہرین پر مشتمل کمیٹیاں تشکیل دی گئی تھیں جن کی تدریسی مہارت اور محنت سے ان درسی کتابوں کو تیار کیا گیا ہے۔ اس مقصد سے تشکیل دی گئی کمیٹی میں تدریسیات کے ماہرین اور تدریس سے وابستہ شخصیات بطور اراکین شامل تھے۔ سبھی نے معیاری نصابی کتابیں تیار کرنے کی ہر ممکن کوشش کی ہے۔ گریڈ-8 کے لیے اردو زبان کی درسی کتاب 'خیال' ان میں سے ایک ہے۔ 'قومی تعلیمی پالیسی 2020' اور 'قومی درسیات کا خاکہ برائے اسکولی تعلیم-2023' کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے غور و فکر کے ساتھ اس کی منصوبہ بندی کی گئی اور اس کے تمام پہلوؤں کو باریک بینی کے ساتھ تیار کیا گیا ہے تاکہ طلبا آموزشی تجربات کے سفر کا لطف اٹھا سکیں۔ اس کتاب کے مشمولات میں کہانیاں، نظمیں اور ایسے مضامین شامل ہیں جو بچّوں کے سماجی، ثقافتی اور جغرافیائی منظر نامے کی عکاسی کرتے ہیں، جن میں یقینی طور پر ان کی زندگی کے لیے بڑا سامان موجود ہے۔ 'خیال' میں مشمولات کی تشکیل کے لیے ہندوستانی فکر و فلسفہ، فنی اور ثقافتی ورثہ کے عظیم خزانوں سے استفادہ کیا گیا ہے اور ماحولیاتی نقطۂ نظر سے بھی بچّوں کو حساس کرنے اور صنفی مساوات وغیرہ کے تصورات کے بارے میں بعض مفروضات کو درست کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس کتاب کی دل کش پیش کش اور انفرادیت عطا کرنے میں آئی سی ٹی (ICT) کا بڑا اہم حصہ ہے۔ اوّلاً مجھے یقین ہے کہ ہماری اس نصابی کتاب سے ان تمام درسی اہداف کو کامیابی کے ساتھ حاصل کیا جا سکے گا جو ہمارے پیشِ نظر رہے ہیں یعنی طلبا میں فطری تجسّس کا فروغ اور دانشوروں کی مدد سے وضع کی گئی سرگرمیاں مثلاً سننا، بولنا، پڑھنا، لکھنا اور معنی و قواعد پر کسی قدر عبور حاصل کیا جانا، جنھیں اس کتاب میں مرحلہ وار اور ترتیب وار مربوط انداز میں پیش کیا گیا ہے۔

کوشش یہ کی گئی ہے کہ یہ ہماری نصابی کتاب درسیات کے بنیادی مقاصد یعنی طلبا میں تنقیدی زاویۂ نظر، غور و فکر، مدلّل اظہار اور فیصلہ کی صلاحیت کو فروغ دے سکے۔ ہم جماعت طلبا کے ساتھ آموزش میں معاون ہو، تاکہ کمرۂ جماعت کا ماحول زندگی سے بھرپور اور اساتذہ و طلبا دونوں کے لیے یکساں طور پر سودمند ہو۔

© NCERT not to be republished

اس نصابی کتاب کی اہمیت اور ضرورت سے صرفِ نظر کیے بغیر یہ ضروری ہے کہ طلبا و طالبات آموزش کے دیگر وسائل سے بھی خاطر خواہ استفادہ کریں۔ ان میں مقامی لائبریری، والدین کی تربیت اور رہنمائی کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ بلاشبہ مؤثر آموزشی ماحول ہی طلبا و طالبات کو کلی طور پر تعلیمی مقاصد سے آشنا کر سکتا ہے اور اس میں نصابی کتاب کے ساتھ ساتھ گھریلو ماحول اور تدریس و آموزش سے بھرپور فضا سے اس مقصد میں کامیابی حاصل کی جا سکتی ہے۔

میں ان تمام ماہرین، اساتذہ اور اسکالروں کا نہایت ممنون ہوں جو اس نصابی کتاب کی تیاری میں شامل تھے اور جنھوں نے اپنی تخلیقی و دانشورانہ صلاحیتوں سے اس اہم کام کو مکمل کرنے میں ہماری مدد کی ہے۔

توقع کی جاتی ہے کہ اس درسی کتاب سے استفادہ کرنے والے تمام افراد اس کے بارے میں اپنی قیمتی رائے اور مفید مشوروں سے ہمیں آگاہ کریں گے تاکہ اگلی اشاعت کو مزید بہتر بنایا جا سکے۔

دنیش پرساد سکلانی

یکم مارچ 2025 — ڈائریکٹر

نئی دہلی — نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ

© NCERT not to be republished

بھارت کا آئین

تمہید

ھَم بھارت کے عوام متانت وسنجیدگی سے عزم کرتے ہیں کہ بَھارَت کو ایک مقتَدر، سمَاج وَادی، غیَر مَذھَبی عَوامی جَمھُوریَه بنائیں اور اس کے تمام شہریوں کے لیے حاصل کریں۔

انصاف سماجی، معاشی اور سیاسی

آزادی خیال، اظہار، عقیدہ، دین اور عبادت

مساوات بہ اعتبار حیثیت اور موقع اور ان سب میں

اخوت کو ترقی دیں جس سے فرد کی عظمت اور قوم کے اتحاد اور سالمیت کا تیقن ہو۔

اپنی آئین ساز اسمبلی میں آج چھبیس نومبر 1949ء کو یہ آئین ذریعہ ہذا اختیار کرتے ہیں، وضع کرتے ہیں اور اپنے آپ پر نافذ کرتے ہیں۔

1۔ آئینی (بیالیسویں ترمیم) ایکٹ، 1976 کے سیکشن 2 کے ذریعہ ''مقتدر عوامی جمہوریہ'' کی جگہ (3-1-1977 سے)
2۔ آئینی (بیالیسویں ترمیم) ایکٹ، 1976 کے سیکشن 2 کے ذریعہ ''قوم کے اتحاد'' کی جگہ (3-1-1977 سے)

© NCERT not to be republished

اس کتاب کے بارے میں

’قومی تعلیمی پالیسی 2020‘ کی سفارشات پر مبنی ’قومی درسیات کا خاکہ برائے اسکولی تعلیم-2023‘ کے تحت پیش کی جانے والی یہ درسی کتاب ’خیال‘ گریڈ 8 کے طالب علموں کی مادری زبان کے طور پر اردو پڑھانے کے لیے تیار کی گئی ہے۔ اس کا بنیادی مقصد اردو زبان سے متعلق ضروری معلومات فراہم کر کے طلبا کی علمی، فکری اور تخلیقی صلاحیتوں میں اضافہ کرنا ہے۔ تدریسی و آموزشی ضرورتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے اسباق کے انتخاب میں طالب علموں کی ذہنی سطح، نفسیات اور قومی مقاصد کے ساتھ ساتھ زبان و اسلوب کی دل چسپی پر بھی خاص توجہ دی گئی ہے اور اس بات کا خیال رکھا گیا ہے کہ طلبا میں زبان و ادب کی اچھی صلاحیت پیدا ہو اور ان کے اندر سماجی، قومی، تہذیبی اور سائنسی شعور کی تربیت ہو۔

اس کتاب میں مضامین کے علاوہ دل چسپ کہانیاں، نظمیں، گیت، خاکہ اور آپ بیتی وغیرہ شامل کیے گئے ہیں۔ ہر سبق کے بعد مشکل الفاظ کے معنی، غور کیجیے، سوچیے اور بتائیے، پڑھیے، سمجھیے اور لکھیے، تلاش کیجیے، تخلیقی اظہار اور عملی کام کے تحت طلبا کی فکری اور تخلیقی صلاحیتوں کو ابھارنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ نظمیں ’مٹی‘، ’عزم و عمل‘، ’نیتی شتکم‘ اور مضمون ’زعفران‘، ’اسٹیفن ہاکنگ‘ بھی دیے گئے ہیں۔ یہ صرف پڑھنے کے لیے شامل کیے گئے ہیں۔ ان میں نہ تو مشقیں وضع کی گئی ہیں اور نہ ہی ان سے متعلق سوالات پوچھے گئے ہیں۔ اس بات کا بھی خیال رکھا گیا ہے کہ کثیر لسانی عمل نیز ہندوستانی سماج اور تہذیب کا مکمل عکس بھی ابھر کر سامنے آئے۔ قومی ثقافتی ورثے، ہندوستانی آئین کی خصوصیات، مشترکہ اقدار اور تصورات، ماحولیات، ہمارے روایتی کھیل نیز جدید ٹیکنالوجی سے بھی طلبا کو واقف کرانے کی کوشش کی گئی ہے۔

© NCERT not to be republished

ہماری کوشش ہے کہ کم مواد کے ذریعے زیادہ سے زیادہ مہارتوں کو فروغ دیا جاسکے اور مثبت فکر کے ذریعے معاشرتی اصلاح و ترقی کے لیے ذہن سازی کی جاسکے۔ طالب علم اپنی ترسیلی، تجریدی اور انفرادی مہارت کی زرخیزی کے لیے ملک کی کثیر لسانی و ثقافتی ورثہ اور ادب میں پوشیدہ خیر و برکت اور شعور و آگہی کے خزانوں سے زیادہ سے زیادہ باخبر اور مستفید ہوسکیں۔ اس کتاب کے ذریعے بچوں کی نہ صرف آموزشی اور قرأت کی صلاحیتوں کو جِلا ملے گی بلکہ ان میں تنقیدی نظر، غور و فکر کی عادت، استدلال اور شعر و ادب سے لطف اندوز ہونے کا قوی جذبہ بھی پیدا ہوگا۔ یہ کتاب اردو اساتذہ اور ماہرین تعلیم کے مشورے اور باہمی تعاون سے ترتیب دی گئی ہے۔ امید ہے کہ یہ گریڈ 8 کے طلبا و طالبات کی ادبی صلاحیتوں کے فروغ میں معاون ہوگی اور ان کے علم و ہنر میں اضافے کا باعث ہوگی۔

اساتذہ اور ماہرین تعلیم سے درخواست ہے کہ وہ اس کتاب سے متعلق اپنے عملی اور تدریسی تجربات کی روشنی میں ہمیں مفید مشوروں سے نوازیں تا کہ آئندہ اس کتاب کو مزید بہتر بنایا جاسکے۔

محمد فاروق انصاری
پروفیسر اینڈ ہیڈ
ڈپارٹمنٹ آف ایجوکیشن ان لینگویجز، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی

© NCERT not to be republished

کمیٹی برائے قومی نصاب اور تدریسی و آموزشی مواد (NSTC)

مہیش چندر پنت، نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ایجوکیشنل پلاننگ اینڈ ایڈمنسٹریشن (چیئر پرسن)

منجل بھارگو، پروفیسر، پرنسٹن یونیورسٹی (کو- چیئر پرسن)

سدھا مورتی، مشہور ادیبہ اور ماہر تعلیم

بِبیک دیب رائے، چیئر پرسن، اکنامک ایڈوائزری کونسل–ٹو دی پرائم منسٹر (EAC-PM)

شیکھر مانڈے، سابق ڈی جی، سی ایس آئی آر، ممتاز پروفیسر ساوتری بائی پھولے، پونا یونیورسٹی، پونا

سجاتا رام دورائی، پروفیسر، یونیورسٹی آف برٹش، کولمبیا، کناڈا

شنکر مہادیون، میوزک مائسٹرو، ممبئی

یو. وِمل کمار، ڈائریکٹر، پرکاش پاڈوکون بیڈمنٹن اکادمی، بنگلورو

مشیل ڈنینو، وزیٹنگ پروفیسر، آئی آئی ٹی، گاندھی نگر

سرینا راجن، آئی اے ایس (ریٹائرڈ)، ہریانہ، سابق ڈی.جی، ایچ آئی پی اے

چاموکرشنا شاستری، چیئر پرسن، بھارتیہ بھاشا سمیتی، وزارت تعلیم

سنجیو سانیال، ممبر، اکنامک ایڈوائزری کونسل–ٹو دی پرائم منسٹر (EAC-PM)

ایم ڈی شری نواس، چیئر پرسن، سینٹر فار پالیسی اسٹڈیز، چنئی

گجانن لونڈھے، ہیڈ، پروگرام آفس، این ایس ٹی سی

رابن چھتیری، ڈائریکٹر، ایس سی ای آر ٹی، سکّم

پرتیوش کمار منڈل، پروفیسر، ڈپارٹمنٹ آف ایجوکیشن اِن سوشل سائنسز، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی

دنیش کمار، پروفیسر اینڈ ہیڈ، ڈپارٹمنٹ آف ایجوکیشن ان سائنس اینڈ میتھمیٹکس، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی

کیرتی کپور، پروفیسر، ڈپارٹمنٹ آف ایجوکیشن اِن لینگویجز، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی

رنجنا اروڑہ، پروفیسر اینڈ ہیڈ، ڈپارٹمنٹ آف کری کولم اسٹڈیز اینڈ ڈیولپمنٹ، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی

(ممبر- سکریٹری)

© NCERT not to be republished

بھارت کا آئین

حصہ III (دفعہ 12 سے 35)

(بعض شرائط، چند مستثنات اور واجب پابندیوں کے ساتھ)

بنیادی حقوق

کے ذریعہ منظور شدہ

حق مساوات

- قانون کی نظر میں اور قوانین کا مساویانہ تحفظ
- مذہب، نسل، ذات، جنس یا مقام پیدائش کی بنا پر عوامی جگہوں پر مملکت کے زیر انتظام
- سرکاری ملازمت کے لیے مساوی موقع
- چھوت چھات اور خطابات کا خاتمہ

حق آزادی

- اظہار خیال، مجلس، انجمن، تحریک، بود و باش اور پیشے کا
- سزا کے جرم سے متعلق بعض تحفظات کا
- زندگی اور شخصی آزادی کے تحفظ کا
- 6 سے 14 سال کی عمر کے بچوں کے لیے مفت اور لازمی تعلیم کا
- گرفتاری اور نظر بندی سے متعلق بعض معاملات کے خلاف تحفظ کا

استحصال کے خلاف حق

- انسانوں کی تجارت اور جبری خدمت کی ممانعت کے لیے
- بچوں کو خطرناک کام پر مامور کرنے کی ممانعت کے لیے

مذہب کی آزادی کا حق

- آزادی ضمیر اور قبولِ مذہب اور اس کی پیروی اور تبلیغ
- مذہبی امور کے انتظام کی آزادی
- کسی خاص مذہب کے فروغ کے لیے ٹیکس ادا کرنے کی آزادی
- کلی طور سے مملکت کے زیر انتظام تعلیمی اداروں میں مذہبی تعلیم یا مذہبی عبادت کی آزادی

ثقافتی اور تعلیمی حقوق

- اقلیتوں کی اپنی زبان، رسم خط یا ثقافت کے مفادات کا تحفظ
- اقلیتوں کو اپنی پسند کے تعلیمی ادارے کے قیام اور ان کے انتظام کا حق

قانونی چارہ جوئی کا حق

- سپریم کورٹ یا کورٹ کی جانب سے ہدایات، احکام یا رٹ کے اجرا کو تبدیل کرانے کا حق

© NCERT not to be republished

کمیٹی برائے تشکیل درسی کتاب

اراکین

قاضی عبیدالرحمٰن ہاشمی، سابق پروفیسر، شعبۂ اردو، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی (ٹیم لیڈر)

ابوبکر عباد، پروفیسر، شعبۂ اردو، دہلی یونیورسٹی، دہلی

بے بی تبسم محمد عمر انصاری، پرنسپل، انجمن اسلام الانا گرلس اسلام ہائی اسکول، ممبئی

توصیف احمد، ممبر پروگرام آفس، این ایس ٹی سی

چمن آرا خان، پروفیسر، ڈپارٹمنٹ آف ایجوکیشن اِن لینگویجز، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی

دیوان حنان خاں، پروفیسر، ڈپارٹمنٹ آف ایجوکیشن ان لینگویجز، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی

راجیش مشرا، پروفیسر، ریجنل انسٹی ٹیوٹ آف ایجوکیشن، این سی ای آر ٹی، اجمیر

سلمان فیصل، ٹی جی ٹی (اردو)، سرودیابال ودیالیہ، گیتا کالونی، نئی دہلی

شمیم احمد، ایسوسی ایٹ پروفیسر، سینٹ اسٹیفنس کالج، دہلی یونیورسٹی، دہلی

غزالہ پروین، پی جی ٹی (ریٹائرڈ)، خدیجۃ الکبریٰ پبلک اسکول، نئی دہلی

محمد ارشد، ٹی جی ٹی (اردو) گورنمنٹ سرودیابال ودیالیہ، پٹودی ہاؤس، نئی دہلی

نغمہ پروین، لیکچرر، ڈی آئی ای ٹی (ڈائٹ)، سارناتھ، وارانسی

ممبر کوآرڈی نیٹر

محمد فاروق انصاری، پروفیسر اینڈ ہیڈ، ڈپارٹمنٹ آف ایجوکیشن ان لینگویجز، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی

© NCERT not to be republished

بھارت کا آئین

حصّہ 4 الف

بنیادی فرائض

بنیادی فرائض : 51 الف۔ بھارت کے ہر شہری کا یہ فرض ہوگا کہ وہ ——

(الف) آئین پر کاربند رہے اور اس کے نصب العین اور اداروں، قومی پرچم اور قومی ترانے کا احترام کرے؛

(ب) ان اعلیٰ نصب العین کو عزیز رکھے اور ان کی تقلید کرے جو آزادی کی تحریک میں قوم کی رہنمائی کرتے رہے ہیں؛

(ج) بھارت کے اقتدارِ اعلیٰ، اتحاد اور سالمیت کو مستحکم بنیادوں پر استوار کر کے ان کا تحفظ کرے؛

(د) ملک کی حفاظت کرے اور جب ضرورت پڑے، قومی خدمت انجام دے؛

(ہ) مذہبی، لسانی اور علاقائی وطبقاتی تفرقات سے قطع نظر بھارت کے عوام الناس کے مابین یک جہتی اور عام بھائی چارے کے جذبے کو فروغ دے نیز ایسی حرکات سے باز رہے جن سے خواتین کے وقار کو ٹھیس پہنچتی ہو؛

(و) ملک کی ملی جلی ثقافت کی قدر کرے اور اُسے برقرار رکھے؛

(ز) قدرتی ماحول کو جس میں جنگلات، جھیلیں، دریا اور جنگلی جانور شامل ہیں، محفوظ رکھے اور بہتر بنائے اور جانداروں کے تئیں محبت وشفقت کا جذبہ رکھے۔

(ح) دانشورانہ رویے سے کام لے کر انسان دوستی اور تحقیقی واصلاحی شعور کو فروغ دے؛

(ط) قومی جائیداد کا تحفظ کرے اور تشدد سے گریز کرے؛

(ی) تمام انفرادی اور اجتماعی شعبوں کی بہتر کارکردگی کے لیے کوشاں رہے تاکہ قوم متواتر ترقی وکامیابی کی منازل طے کرنے میں سرگرمِ عمل رہے؛

(ک) ماں، باپ یا سرپرست جو بھی ہے، چھے سے چودہ سال تک کی عمر کے اپنے بچّے یا زیرِ ولایت، کو تعلیم کے مواقع فراہم کرے۔

© NCERT not to be republished

اظہارِ تشکر

نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ درسی کتب میں ’قومی درسیات کا خاکہ برائے اسکولی تعلیم۔ 2023‘ کے تصورات کے اطلاق کے لیے تشکیل کیے گئے این سی ایف اوورسائٹ کمیٹی (NCF Oversight Committee) کے چیئرپرسن اور اراکین کی ممنون ہے۔ این سی ای آر ٹی نیشنل سلیبس اینڈ ٹیچنگ لرننگ میٹریل ڈیولپمنٹ کمیٹی (NSTC) کے چیئرپرسن، شریک چیئرپرسن اور اراکین کی بھی ممنون ہے جنھوں نے درسی کتاب کی تیاری کے عمل کی مسلسل نگرانی اور سیر حاصل محاکمہ کیا۔ مزید برآں اس درسی کتاب کی تیاری اور کراس کٹنگ موضوعات پر رہنمائی اور مشورے کے لیے زبانوں اور دیگر مضامین کے لیے تشکیل کیے گئے ذیلی گروپ (اردو) کے چیئرپرسن اور ممبران کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہے۔

اس کتاب میں اختر شیرانی کی نظم ’وادیٔ گنگا میں ایک رات‘، خلیل الرحمن اعظمی کا گیت ’مٹی‘، جگن ناتھ آزاد کی نظم ’کسانوں کا گیت‘، اسرارالحق مجاز کی نظم ’رات اور ریل‘، شوکت پردیسی کی نظم ’عزم و عمل‘، ساحر لدھیانوی کی نظم ’اے شریف انسانو!‘، اکبر رحمانی کی کہانی ’حاضر جواب‘ (جو بچوں کی کہانیاں حصہ 1 میں شامل کہانی ’حکم کا غلام‘ سے ماخوذ ہے)، لیو ٹالسٹائی کی کہانی کا اردو ترجمہ ’تین سوال‘، مولوی عبدالحق کا خاکہ ’نام دیو مالی‘ شامل ہیں۔ کونسل ان سبھی کے وارثین کا شکریہ ادا کرتی ہے۔ سبق ’ایوریسٹ کی فتح‘ جو بچندری پال کی آپ بیتی سے ماخوذ ہے اور ڈاکٹر محمد اسلم پرویز کا مضمون ’مصنوعی ذہانت‘ بھی اس کتاب میں شامل ہے، کونسل ان کا بھی شکریہ ادا کرتی ہے۔

کونسل مضمون ’سیم مانک شا‘ کے لیے نیشنل وار میموریل، نئی دہلی کے ذمہ داران کے خصوصی تعاون کی تہہ دل سے شکر گزار ہے۔

© NCERT not to be republished

کونسل امر یندر بہرا، پروفیسر اینڈ جوائنٹ ڈائرکٹر، سی آئی ای ٹی؛ پرتیوش کمار منڈل، پروفیسر اینڈ ہیڈ، ڈی ای ای ایس؛ سنیتا فرکیا، پروفیسر اینڈ ہیڈ، ڈی ای ایس ایم؛ اندرانی بھادری، پروفیسر اینڈ ہیڈ، ای ایس ڈی؛ وِنَے سنگھ، پروفیسر اینڈ ہیڈ، ڈی ای جی ایس این؛ ملی رائے، پروفیسر اینڈ ہیڈ، ڈی ای جی ایس اور جیوتسنا تیواری، پروفیسر اینڈ ہیڈ، ڈی ای اے اے اور ان کی تمام ٹیموں کو پوری درسی کتاب میں اہم نصابی پہلوؤں کے متوازن انضمام اور دوسرے نصابی شعبوں کے ساتھ روابط کو یقینی بنانے کے لیے ان کی کوششوں کا اعتراف کرتی ہے۔

کونسل محمد نعمان خان، پروفیسر (ریٹائرڈ) این سی ای آر ٹی، نئی دہلی؛ نعیمہ جعفری، مشہور ادیبہ، نئی دہلی؛ انور خان، پرنسپل، گورنمنٹ ہائر سیکنڈری اسکول منڈی، ضلع پونچھ اور سہیل انجم، معروف کالم نگار و ادیب، ذاکر نگر، نئی دہلی کا شکریہ ادا کرتی ہے جنھوں نے کتاب کی تیاری کے سلسلے میں منعقدہ ورکشاپ میں شرکت کی اور اپنے قیمتی مشوروں سے نوازا۔

اس کتاب کی تیاری کے لیے محمد عرفان، سینئر ریسرچ ایسوسی ایٹ (کانٹر یکچول)، ظفر الاسلام، انجم آرا، محمد جلیل اقبال خاکی، حسن اصغر، جونیئر پروجیکٹ فیلو (سبھی کانٹر یکچول)، ریاض احمد، محمد عارض، ڈی ٹی پی آپریٹر (سبھی کانٹر یکچول) کی ممنون ہے۔ ان کے علاوہ کتاب کی حتمی شکل اور ایڈیٹنگ میں پبلی کیشن ڈویژن کی جانب سے مسعود احمد اسسٹنٹ ایڈیٹر (کانٹر یکچول)، محمد نظام الدین اسسٹنٹ ایڈیٹر (کانٹر یکچول)، جاوید احمد، صدر الدین، واعظ الرحمٰن صدیقی پروف ریڈر (سبھی کانٹر یکچول)، مسیح الدین، ڈی ٹی پی آپریٹر (کانٹر یکچول) اور پون کمار بریار، انچارج، ڈی ٹی پی سیل نے پوری دل چسپی سے حصہ لیا۔ کونسل ان سبھی کا شکریہ ادا کرتی ہے۔

© NCERT not to be republished

ترتیب

	پیش لفظ			*iii*
	اس کتاب کے بارے میں			*vii*
.1	وادیٔ گنگا میں ایک رات	(نظم)	اختر شیرانی	1
.2	سورج کی گواہی	(کہانی)	لوک کہانی	10
.3	نمک کی کہانی	(مضمون)	ادارہ	22
.4	اشفاق اللہ خاں	(مضمون)	ادارہ	33
	مٹّی پڑھنے کے لیے	(گیت)	خلیل الرحمٰن اعظمی	41
.5	کسانوں کا گیت	(نظم)	جگن ناتھ آزاد	42
.6	تین سوال	(کہانی)	لیو ٹالسٹائی	49

© NCERT not to be republished

.7	کازی رنگا نیشنل پارک		(مضمون)	ادارہ	60
.8	نام دیو مالی		(خاکہ)	مولوی عبدالحق	71
	زعفران	پڑھنے کے لیے	(مضمون)	ادارہ	81
.9	رات اور ریل		(نظم)	اسرارالحق مجازؔ	83
.10	حاضر جواب		(کہانی)	لوک کہانی	93
.11	سیم مانک شا		(مضمون)	ادارہ	106
.12	ایوریسٹ کی فتح		(آپ بیتی)	بچندری پال	117
	عزم و عمل	پڑھنے کے لیے	(نظم)	شوکت پردیسی	127
.13	اے شریف انسانو!		(نظم)	ساحرلدھیانوی	129
.14	ہاکی کا جادوگر		(مضمون)	ادارہ	137
.15	مصنوعی ذہانت		(مضمون)	ڈاکٹر محمد اسلم پرویز	147
	اسٹیفن ہاکنگ	پڑھنے کے لیے	(مضمون)	ادارہ	157
.16	پیغام رسانی		(مضمون)	ادارہ	159
	نیتی شتکم	پڑھنے کے لیے	(مضمون)	بھرتری ہری	168

© NCERT not to be republished

4871CH01

1 وادیٔ گنگا میں ایک رات

کرتے ہیں مسافر کو محبت سے اشارے
اے وادیٔ گنگا، تیرے شاداب نظارے
یہ بکھرے ہوئے پھول، یہ نکھرے ہوئے تارے
خوشبو سے مہکتے ہوئے دریا کے کنارے

یہ چاندنی رات اور یہ پُرخواب فضائیں
اک موجِ طرب کی طرح بے تاب فضائیں
سبزے کا ہجوم اور یہ شاداب فضائیں
مہکے ہوئے نظّارے ہیں بہکے ہوئے تارے

© NCERT not to be republished

نیندوں میں ہیں کھوئی ہوئی بیدار ہوائیں
گل زار ہیں گل ریز، گہر بار ہوائیں
ہیں نور میں ڈوبی ہوئی سرشار ہوائیں

یا بال فشاں، مستیِ نکہت کے نظّارے

صحرا ہیں کہ خوابیدہ نظاروں کے شبستاں
دامن میں لیے چاند ستاروں کے شبستاں
فردوس کی پُر کیف بہاروں کے شبستاں

اخترؔ کی تمنّا ہے، یہیں رات گزارے

— اختر شیرانی

© NCERT not to be republished

لفظ و معنی

شاداب	:	ہرا بھرا
پُرخواب	:	نیند سے بوجھل، خواب آلود
موجِ طرب	:	خوشی کی لہر
نظّارہ	:	منظر
گل ریز	:	پھول بکھیرنا
گہر بار	:	موتی برسانا
سرشار	:	مست
بال فشاں	:	بال پھیلائے ہوئے
نکہت	:	خوشبو
خوابیدہ	:	سویا ہوا
شبستاں	:	خواب گاہ، سونے کی جگہ
پُرکیف	:	مستی سے بھرا ہوا
صحرا	:	ریگستان

© NCERT not to be republished

غور کیجیے

- دریا کے کنارے پُرلطف مناظر ہوتے ہیں۔ ٹھنڈی ہوائیں، کھلا آسمان، رات کے وقت پانی میں جھلملاتے تاروں کا عکس ایسے خوش نما مناظر ہیں جنھیں نظم میں بڑی خوب صورتی کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔
- رات کے وقت چاندنی کھلی ہوئی ہے اور فضا پُرسکون ہے جسے نظم میں پُرخواب فضا سے تعبیر کیا گیا ہے۔ یہی فضائے بے تاب دیکھنے والوں کے دل میں خوشی کی لہر پیدا کر رہی ہے۔

- دریائے گنگا کا شمار ہماری قدیم ترین ندیوں میں ہوتا ہے۔ اس کا ہندوستانی تہذیب سے بہت گہرا تعلق ہے۔ یہ ہماری وراثت اور تہذیب کی بہت بڑی علامت ہے۔ گنگا جمنی تہذیب رواداری کے ساتھ رہنے کا درس دیتی ہے۔
- انسانیت کی بقا کا انحصار پانی پر ہے۔ انسانوں، مویشیوں کے پینے کے لیے اور کھیتی باڑی کے لیے پانی کا سب سے بڑا ذریعہ ندیاں ہی ہیں۔ ابتدا میں دریاؤں کے کنارے ہی انسانوں نے بستیاں بسائیں۔ انھیں دریاؤں کے آس پاس انسانی تہذیب پھلی پھولی۔ یہی سبب ہے کہ ہمارے ملک میں دریاؤں کو مقدس مانا جاتا ہے اور مختلف موقعوں پر ان کے کنارے میلے بھی لگتے ہیں۔

سوچیے اور بتائیے

1. وادیٔ گنگا کے شاداب نظارے ہمیں کس طرح پُرکیف نظر آتے ہیں؟
2. دریا کے کنارے واقع میدانی علاقوں کے نظارے دیکھ کر دل میں کیا تمنّا پیدا ہوتی ہے اور کیوں؟
3. 'بیدار ہوا' سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟
4. آپ گنگا کے نظارے کو کس طرح بیان کریں گے؟

نظم کو دوبارہ پڑھیے اور خالی جگہوں میں صحیح لفظ بھریے اور مصرعے مکمل کیجیے:

1. اے وادیٔ گنگا ترے ________ نظارے (پُرخواب/شاداب/بے تاب)
2. یہ چاندنی رات اور یہ ________ فضائیں (سرشار/پُرکیف/پُرخواب)
3. گلزار ہیں گل ریز گہر بار ________ (فضائیں/ہوائیں/صدائیں)
4. دامن میں لیے ________ ستاروں کے شبستاں (چاند/سورج/خوابیدہ)
5. اختر کی تمنّا ہے یہیں ________ گزارے (رات/شام/دن)

◆ نظم کا عنوان ہے 'وادیٔ گنگا' یعنی گنگا کی وادی۔ آپ بھی 'وادی' لفظ کے ساتھ اضافت کا استعمال کرتے ہوئے نئے الفاظ بنائیے اور ان کے معنی معلوم کر کے لکھیے:

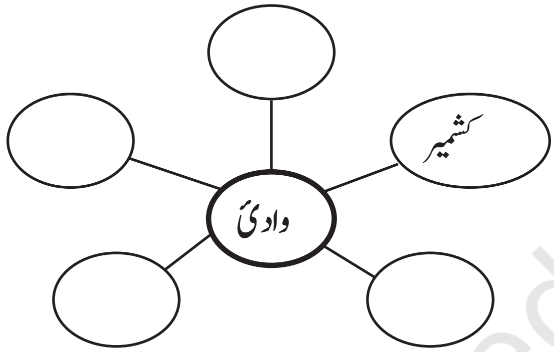

◆ دی گئی مثال کے مطابق درج ذیل الفاظ کے متضاد الفاظ لکھیے:

الفاظ	متضاد الفاظ
مثال: کنارا	درمیان
i. نور	________
ii. ہجوم	________
iii. امن	________
iv. خواب	________
v. شاداب	________

◆ 'اُلٹی گنگا بہانا' محاورہ ہے جس کے معنی ہیں 'اُلٹی بات یا الٹا کام کرنا'۔ دریائے گنگا سے متعلق کئی اور محاورے بھی ہیں۔ اپنے ساتھیوں سے گفتگو کر کے کچھ اور محاورے تلاش کر کے لکھیے اور ان کے معنی بھی بتائیے:

i. ________ ________

ii. ________ ________

© NCERT not to be republished

iii. ________ ____________________

iv. ________ ____________________

v. ________ ____________________

پڑھیے، سمجھیے اور لکھیے

- نظم میں لفظ 'پُرکیف' استعمال ہوا ہے۔ یہ دو لفظوں سے مل کر بنا ہے۔ 'پُر' کے معنی بھرپور یا بھرا ہوا اور 'کیف' کے معنی ہیں مستی یا سرور۔ دو مختلف معنی والے الفاظ سے مل کر جو نیا لفظ بنتا ہے، اسے 'مرکّب' لفظ کہتے ہیں۔ سبق سے پانچ مرکّب الفاظ تلاش کر کے لکھیے:

i. ____________________

ii. ____________________

iii. ____________________

vi. ____________________

v. ____________________

- اس نظم میں قدرتی مناظر جیسے شاداب نظارے، بکھرے ہوئے پھول، مہکتے ہوئے دریا کے کنارے وغیرہ کا ذکر آیا ہے۔ اس میں 'شاداب'، 'بکھرے ہوئے' اور 'مہکے ہوئے' الفاظ نظارے، پھول اور دریا کی خصوصیات کا بیان کرتے ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ وہ الفاظ جن سے کسی اسم کی خصوصیات کا علم ہوتا ہے انھیں 'صفت' کہتے ہیں۔ نظم کو دوبارہ پڑھیے اور نیچے دیے ہوئے اسم کے ساتھ صفت تلاش کر کے لکھیے:

i. ____________ فضائیں

ii. ____________ نظارے

iii. ____________ تارے

iv. ____________ ہوائیں

v. ____________ بہاریں

© NCERT not to be republished

- نظم میں 'موجِ طرب' مرکب لفظ استعمال ہوا ہے۔ اس میں زیر اضافت کا استعمال ہوا ہے۔ اضافت دو لفظوں کا آپس میں تعلق ظاہر کرتے ہیں جیسے موجِ طرب کا مطلب طرب کی موج یعنی خوشی کی لہر۔ ایسے پانچ مرکب الفاظ تلاش کر کے لکھیے جن میں زیر اضافت کا استعمال ہوا ہو:

i. ________________

ii. ________________

iii. ________________

iv. ________________

v. ________________

تلاش کیجیے

- جس طرح گنگا ندی روحانیت اور ثقافت کی علامت ہے اور ہندوستانی تہذیب میں اس کی بڑی اہمیت ہے۔ اسی طرح کسی دوسری ندی کے بارے میں معلوم کر کے لکھیے۔
- مختلف شاعروں نے دریائے گنگا کے حوالے سے کئی نظمیں لکھی ہیں۔ چند نظمیں تلاش کیجیے اور پڑھیے۔ قدیم شہر ندیوں کے کنارے ہی کیوں آباد ہیں اس پر غور کیجیے۔
- ہمارے ملک میں بہنے والی زیادہ تر ندیاں ہمالیہ سے نکلی ہیں جیسے گنگا، سندھ اور برہم پُتر وغیرہ۔ گنگا کا منبع (نکلنے کی جگہ) گنگوتری ہے۔ ہمارے ملک کی بڑی ندیوں کے نام اور ان کے نکلنے کی جگہوں کے بارے میں معلوم کر کے لکھیے۔

© NCERT not to be republished

◆ نظم میں آئے ہوئے الفاظ تلاش کیجیے اور نیچے دی گئی جگہ پر لکھیے:

گ	گ	ن	گ	ا	گ	س
ہ	چ	ا	ن	د	ہ	ت
ر	ے	خ	ب	ہ	ا	ا
ن	ط	ا	ر	ے	ل	ر
ص	ح	ر	ا	ء	ن	و
ف	ر	د	و	س	و	ل
ن	ک	ہ	ت	گ	ر	ن

1. ____________ 2. ____________

3. ____________ 4. ____________

5. ____________ 6. ____________

7. ____________ 8. ____________

تخلیقی اظہار

- آپ نے ناؤ میں بیٹھ کر کسی دریا کی سیر کی ہوگی۔ اپنے سفر کی روداد لکھیے اور اپنے ساتھیوں کو سنائیے۔
- اس نظم میں شاعر نے گنگا کے کنارے کا منظر پیش کیا ہے۔ آپ کو بھی ایسے کئی مناظر بہت پسند آئے ہوں گے جو آپ کی یادوں کا حصّہ ہوں گے۔ ہوسکتا ہے کوئی منظر آپ کے لیے یادگار ہو مثلاً آسمان پر منڈلاتے بادل، اُڑتے پرندے یا قوس و قزح کا منظر۔ ایسے کسی پسندیدہ منظر کو بنیاد بنا کر ایک پیراگراف لکھیے جو پڑھنے والوں کے لیے دل چسپ ہو۔

© NCERT not to be republished

- اپنے گھر کے افراد یا علاقے کے لوگوں سے بات چیت کیجیے اور آپ کے آس پاس بہنے والی ندی کے بارے میں معلوم کر کے اپنی کاپی میں لکھیے۔ جیسے ندی کہاں سے نکلتی ہے؟ کہاں کہاں سے گزرتی ہے؟ ندی کے پانی کا استعمال کن کاموں میں ہوتا ہے اور اس کے تحفظ کی کیا کیا تدابیر کی جا رہی ہیں؟

عملی کام

- ہندوستان میں ندیوں کا جال بچھا ہوا ہے۔ آپ کے علاقے سے بھی کوئی ندی بہتی ہوگی۔ ندی ہمارے لیے کس طرح مفید ہے اور اس سے کون کون سی چیزیں حاصل ہوتی ہیں، اس کی ایک رپورٹ تیار کیجیے۔
- ندیوں کو سب سے بڑا خطرہ آلودگی سے ہے۔ کل کارخانوں سے نکلنے والا فضلہ، گھروں کی گندگی، کھیتی میں ملائی جا رہی کیمیائی دوائیں اور کھادیں، زمین کا کٹاؤ اور بھی کئی ایسے عناصر ہیں جو ندی کے پانی کو آلودہ کر رہے ہیں۔ آلودگی کم کرنے اور گنگا کے تحفظ اور بحالی کے لیے حکومت کے ذریعے قومی مشن برائے صاف گنگا (NMCG) اور نمامی گنگے پروگرام جاری کیا گیا ہے۔ دیے گئے لنک کے ذریعے اس بارے میں مزید معلومات حاصل کیجیے اور ایک مضمون لکھیے:

https://nmcg.nic.in/NamamiGanga.aspx

- **اپنے استاد اور ساتھیوں کی مدد سے درج ذیل پہیلیوں کا حل تلاش کیجیے:**

1. امرت ہے، جل کی دھارا گڑھ میں بھی ہے کنارا
جاتے ہیں سب اس کے درشن کو موہ لیتے ہیں نظارے اس کے من کو

2. وہ اک شے انمول بڑی ہے ساری دنیا پیچھے اس کے پڑی ہے
خاص ہے رب کی نعمت بچّو! سنبھال کر اسے ہمیشہ رکھو

3. پہاڑ سے میں چلی گنگناتی قدم قدم پر لہراتی بل کھاتی
میداں میں آ کر روپ نکھراتی سب ہی جگہ میں پائی جاتی

© NCERT not to be republished

2 سورج کی گواہی

4871CH02

آدھی رات کا وقت تھا۔ساری دنیا سنّاٹے میں ڈوبی ہوئی تھی۔اچانک کسی کے رونے کی آواز آئی۔

راجہ رائے دیسل رعایا کے دکھ سکھ سے باخبر رہنے کے لیے رات کے سناٹے میں بھیس بدل کر گھوم رہے تھے۔ جہاں سے آواز آ رہی تھی اُن کے قدم اسی جانب اٹھنے لگے۔وہ کیا دیکھتے ہیں کہ ایک سنسان چوراہے پر ایک شخص بیٹھا سر پکڑ کر رو رہا ہے۔

”کیا بات ہے؟ روتے کیوں ہو؟“ رائے دیسل نے پوچھا۔

”کیا بتاؤں؟ اس دنیا میں دین ایمان نام کی کوئی چیز رہی ہی نہیں۔ کس سے کہوں؟ کس کو بتاؤں؟“ اس شخص نے کہا۔

”تم رائے دیسل کے پاس کیوں نہیں جاتے؟“ رائے دیسل نے کہا۔

”کیسے جاؤں؟ پہرے دار مجھے باہر ہی سے ڈھکیل نہ دیں گے۔“

© NCERT not to be republished

”نہیں ڈھکیلیں گے؟ لو یہ انگوٹھی! کل رائے دیسل کے سامنے جاکر دہائی دینا۔“ رائے دیسل نے یہ کہتے ہوئے اسے اپنی انگوٹھی پکڑا دی۔

اگلے روز وہ شخص پہرے داروں کو انگوٹھی دکھاکر رائے دیسل کے دربار میں جاپہنچا اور یوں فریاد کرنے لگا۔

”باپو! میں ایک کسان ہوں۔ میں نے نگرسیٹھ سے ایک ہزار کوڑیاں اُدھار لی تھیں۔ سود سمیت میں ساری کوڑیاں لوٹا چکا ہوں لیکن نگرسیٹھ کہتے ہیں کہ میں جوں کا توں قرض دار ہوں۔ سود سمیت سو ہزار کوڑیاں میں پھر کہاں سے لاؤں؟ ”میرے پاس تو کانی کوڑی بھی نہیں ہے۔“

”کیا کوئی ثبوت یا گواہ ہے تمھارے پاس کہ تم اپنا قرض ادا کر چکے ہو؟“ رائے دیسل نے سوال کیا۔

”مہاراج! میں نے نگرسیٹھ کو رقعہ لکھ کر دیا تھا۔ اور اس رقعے پر دستور کے مطابق سورج کی گواہی لکھ دی تھی۔ رقم لوٹاتے وقت میں نے اس کا مضمون خود اپنے ہاتھ سے کاٹ دیا تھا!“ اس شخص نے جواب دیا۔

”پھر نگرسیٹھ تم سے دوبارہ کیوں مانگ رہا ہے؟“ رائے دیسل نے پوچھا۔

”باپو! نگرسیٹھ نے کوئی چالاکی کی ہے۔ کیسے کی ہے؟ میں نہیں جانتا۔“ اس شخص نے کہا۔

رائے دیسل سوچ میں پڑ گئے۔ انھوں نے کسان کو اگلے روز آنے کو کہا۔

کسان چلا گیا۔ رائے دیسل نے نگرسیٹھ کے نام پیغام بھجوا دیا کہ کل تم کو دربار میں حاضر ہونا ہے۔ دوسرے دن نگرسیٹھ اور کسان دونوں رائے دیسل کے سامنے کھڑے تھے۔ رائے دیسل نے آنکھیں دکھاتے ہوئے نگرسیٹھ سے کہا۔

”کیا چال چلی ہے تم نے؟ ایسی سزا دوں گا کہ ساری زندگی یاد رکھو گے؟“

نگرسیٹھ نے ہاتھ جوڑ کر جواب دیا۔ ”گستاخی معاف حضور“ جھوٹا میں نہیں، یہ کسان ہے۔ میں نے اسے قرض کے طور پر ہزار کوڑیاں دی تھیں، اس نے نہ تو اب تک اصل رقم لوٹائی اور نہ ہی سود۔ اب یہ رو رو کر اپنے بے قصور ہونے کا ناٹک کر رہا ہے اور آپ کی ہمدردی چاہتا ہے۔“

”جس مضمون کو کسان نے کاٹ دیا تھا کیا تم وہ رقعہ مجھے دکھا سکتے ہو؟“ رائے دیسل نے پوچھا۔

”آقا! میرے پاس ایسا کوئی رقعہ نہیں جس کا مضمون کسان نے کاٹا ہو۔ البتہ وہ رقعہ ضرور میرے پاس ہے جس کا مضمون کٹا ہوا نہیں ہے!“ یہ کہتے ہی نگرسیٹھ نے رقعہ نکال کر بھرے دربار میں رائے دیسل کے سامنے رکھ دیا۔

مضمون کے کاٹے جانے کا واقعی کوئی نشان نہ تھا۔ لیکن رائے دیسل کو نہ جانے کیوں یہ یقین ہو گیا تھا کہ کسان سچّا ہے۔

اگلے دن بھی رائے دیسل کو کوئی تدبیر نہ سوجھی۔

آخر رائے دیسل نے سوچنا شروع کیا۔ ”کسان نے رقعے پہ سورج کی گواہی کا ذکر کیوں کیا ہے؟ کسی جیتے جاگتے شخص کی گواہی رکھی جاتی تو وہ شخص دربار میں آ کر اس کی مدد کرتا! سورج کو دربار میں کیسے بلایا جائے۔“

رائے دیسل سوچتے سوچتے تھک گئے۔ آخر کچھ سوچ کر انھوں نے رقعہ کا رخ سورج کی طرف کر دیا۔ سورج کی

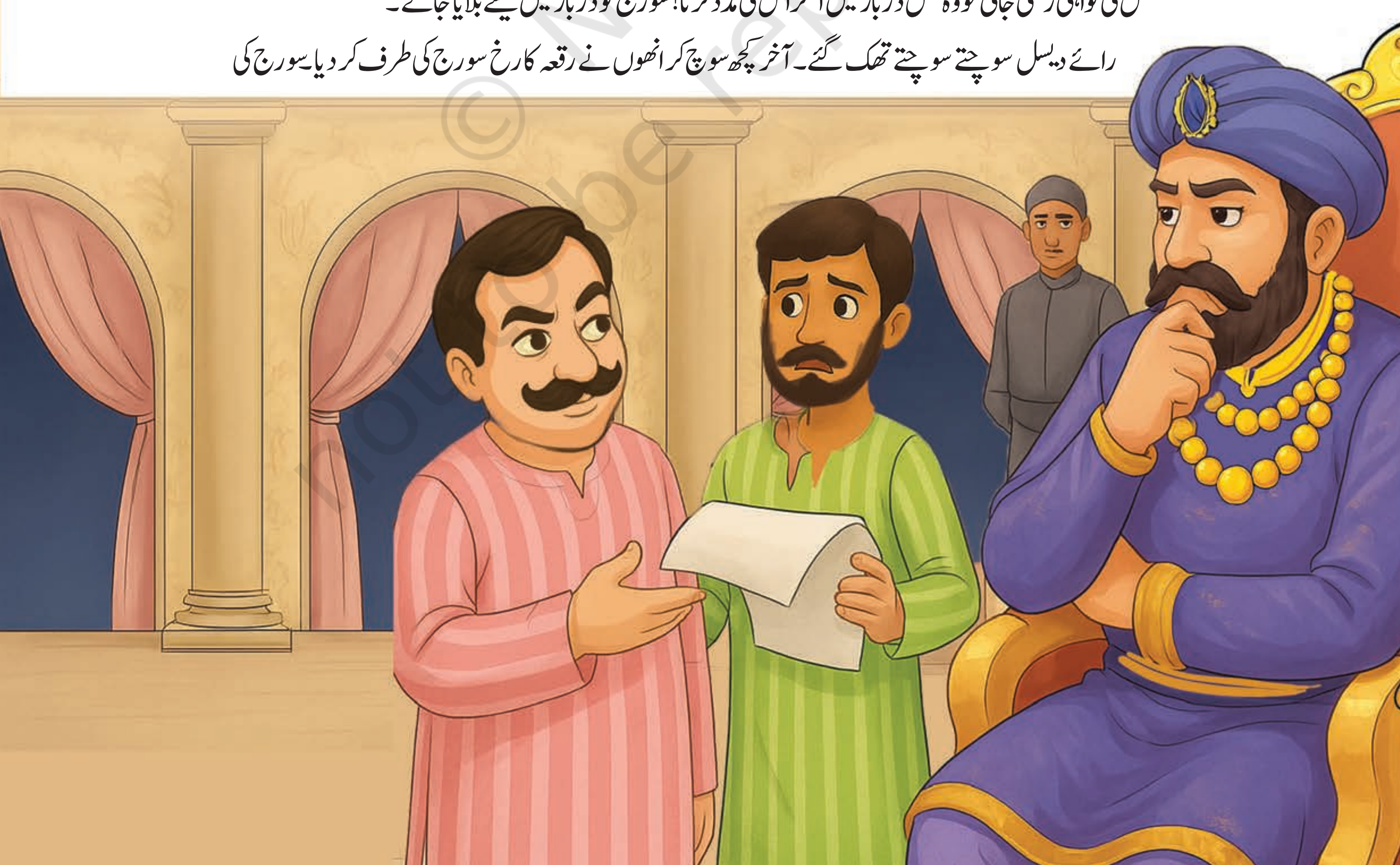

© NCERT not to be republished

شعاعوں کو انھوں نے رقعے کے آر پار دیکھنے کی کوشش کی، شعاعیں بھلا رقعے کے آر پار کیسے نکلیں! لیکن اس وقت سورج نے گواہی دے ہی دی۔ کیسی تھی یہ گواہی!

رائے دیسل لمبے قدم بھرتے ہوئے دربار میں پہنچے۔ حاضرینِ دربار اُٹھ کر آداب بجالائے۔

رائے دیسل نے نگرسیٹھ سے پوچھا۔ ”رقعے پر سورج کی گواہی کیوں لکھا ہے؟“

”مہاراج آپ جانتے ہیں ایسا لکھنا محض ایک دستور ہے۔ اس کا کوئی خاص مطلب نہیں ہوتا۔“ نگرسیٹھ نے جواب دیا۔

”لیکن نگرسیٹھ! اس بار سورج نے سچ مچ گواہی دے دی ہے۔ میں تم کو پانچ سال کی قیدِ بامشقت کی سزا دیتا ہوں۔ تم نے ایک بھولے بھالے کسان کے خون پسینے کی کمائی ہڑپ کرنی چاہی ہے۔“ رائے دیسل نے آنِ واحد میں اپنا فیصلہ سناتے ہوئے کڑک کر کہا۔ ”ادھر آؤ! رقعہ ہاتھ میں لو، اسے سورج کی طرف کرو، رقعے کے آر پار سورج کو دیکھو۔ بتاؤ کیا نظر آرہا ہے؟“

رائے دیسل کی زبان سے یہ الفاظ سنتے ہی نگرسیٹھ کا رنگ اڑ گیا۔

سورج نے صاف صاف گواہی دے دی۔ کسان نے مضمون اپنے ہاتھ سے کاٹ تو دیا تھا لیکن وہ لکیریں نظر نہیں آتی تھیں۔ نظر تبھی آتیں جب رقعہ سورج کی طرف اُٹھایا جاتا۔

© NCERT not to be republished

رائے دیسل کا اشارہ ہوتے ہی نگر سیٹھ کو گرفتار کر لیا گیا۔ رائے دیسل نے کہا۔ ’’اگر تم یہ بتاؤ کہ کٹے ہوئے مضمون کی لکیریں تم نے کیسے غائب کیں تو میں تمہاری سزا کم کر سکتا ہوں۔‘‘

مہاراج! ’’میں نے کیا طریقہ اپنایا تھا، میں سب بتائے دیتا ہوں لیکن میں نے ایک غریب اور بھولے بھالے کسان کو دھوکہ دیا ہے۔ اس لیے میری سزا میں کوئی کمی نہ کی جائے۔‘‘ نگر سیٹھ نے اقبال جرم کرتے ہوئے کہا۔

’’بتاؤ! کیا تھا وہ طریقہ؟‘‘ رائے دیسل نے پوچھا۔

نگر سیٹھ نے بیان کرنا شروع کیا۔

’’مہاراج! جب یہ کسان رقعے کا مضمون کاٹنے آیا تو میں نے روشنائی میں ملانے کے لیے باریک شکر پیس کر تیار کر لی تھی۔ میں نے کسان سے آنکھ بچا کر اس گیلی سیاہی میں پسی ہوئی شکر ڈال دی۔ چیونٹیوں نے ساری شکر کھا لی تھی۔ شکر گیلی سیاہی کو چوس چکی تھی۔ جب شکر چیونٹیوں نے کھائی تو اس کے ساتھ ساتھ سیاہی بھی کھا لی۔ اس سے مضمون پر ڈالی گئی لکیریں اُڑ گئیں۔ لیکن میں نے سوچا بھی نہ تھا کہ چیونٹیوں نے رقعے کا کاغذ بھی اس طرح چاٹ ڈالا ہوگا کہ سارے مضمون پر دھاریاں پڑ گئی ہوں گی۔ یہ دھاریاں مجھے بھی نظر نہیں آئیں کیوں کہ میں نے رقعے کو سورج کی کرنوں کے سامنے رکھ کر نہیں دیکھا تھا۔‘‘

نگر سیٹھ کو سزا بھگتنے کے لیے بھیج دیا گیا۔ سب نے رائے دیسل کی انصاف پروری کی بڑی تعریف کی۔ رائے دیسل نے کہا ’’انصاف میں نے نہیں، سورج نے کیا ہے۔‘‘

— لوک کہانی

© NCERT not to be republished

لفظ و معنی

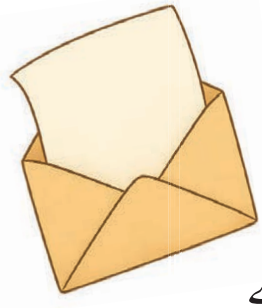

رعایا	:	محکوم، عوام
تدبیر	:	ترکیب
آنِ واحد	:	لمحہ بھر میں
انصاف پروری	:	انصاف پسندی
قیدِ بامشقّت	:	ایسی سزا جس میں قید کے ساتھ سخت محنت بھی کرنی پڑے
اقبالِ جرم	:	جرم قبول کرنا
رقعہ	:	خط، چٹّھی

غور کیجیے

- ملک، قوم اور معاشرہ کی ترقی اور فلاح کے لیے امن اور انصاف کا ہونا بہت ضروری ہے۔ اس کہانی میں سورج کی گواہی کسان کو انصاف دلانے میں معاون ثابت ہوئی ہے۔
- عدالتی نظام کا بنیادی مقصد ہر شہری کو انصاف فراہم کرنا ہے۔ ہندوستان میں الگ الگ سطحوں پر مختلف قسم کی عدالتیں ہیں۔ عدالتِ عظمیٰ یعنی سپریم کورٹ ملک کی سب سے بڑی عدالت ہے۔ ہر ریاست میں عدالت عالیہ یعنی ہائی کورٹ ہے۔ ان عدالتوں کے تحت ضلعی عدالتیں اور ان کے تحت بھی عدالتیں ہیں جنھیں نچلی عدالت کہتے ہیں۔
- کہانی میں 'کوڑی' کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ پرانے زمانے میں لین دین کے لیے کرنسی کی شکل میں کوڑی، آنا، ٹکا اور دھیلا وغیرہ استعمال ہوتا تھا۔ 'پھوٹی کوڑی' ایک ٹوٹی ہوئی کوڑی ہوتی تھی جس کی قیمت بہت معمولی ہوتی تھی۔ کانی کوڑی میں سوراخ ہوتا تھا جو پھوٹی کوڑی کے مقابلے بہت کم قیمت کی ہوتی تھی۔
- قدیم زمانے میں کرنسی کا کوئی تصور نہیں تھا۔ لوگ اپنی ضرورتیں پوری کرنے کے لیے چیزوں کے بدلے چیزوں کا لین دین کرتے تھے۔ مثال کے طور پر ایک کسان گندم اگاتا اور اگر اسے کپڑوں کی ضرورت ہوتی تو وہ درزی کو گندم دے کر کپڑے حاصل کر لیتا تھا۔ اِسے تبادلہ اشیا (Barter Trading) کا نظام کہا جاتا ہے۔

© NCERT not to be republished

- موجودہ زمانے میں لین دین کے لیے کرنسی کے طور پر روپے، پیسے کا استعمال عام ہے ساتھ ہی ڈیجیٹل طریقے سے بھی لین دین کی مختلف سہولتیں دستیاب ہیں جیسے RTGS،NEFT،IMPS وغیرہ۔

سوچیے اور بتائیے

1. کیا کسان اپنے قرض کی ادائیگی ثابت کرنے کا کوئی اور طریقہ استعمال کر سکتا تھا؟
2. نگر سیٹھ نے رقعے کی لکیریں غائب کرنے کے لیے روشنائی میں شکر کیوں ملائی؟ یہ عمل کس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے؟
3. کسان نے دعویٰ کیا کہ اس نے اپنا قرض ادا کر دیا ہے، جب کہ نگر سیٹھ نے دوبارہ رقم کا مطالبہ کیا۔ اس تضاد کو سلجھانے کے لیے رائے دیسل نے کیا حکمت عملی اختیار کی؟
4. سکّوں اور روپیوں کی بہ نسبت غیر کاغذی کرنسی (Paperless Currency) استعمال کرنے کے کیا فائدے ہیں؟
5. موجودہ دور میں خریداری کے رائج طریقوں میں سے آپ کو کون سا طریقہ پسند ہے؟ وجہ بھی بتائیے۔

کس نے کہا؟ کس سے کہا؟ کیوں کہا؟

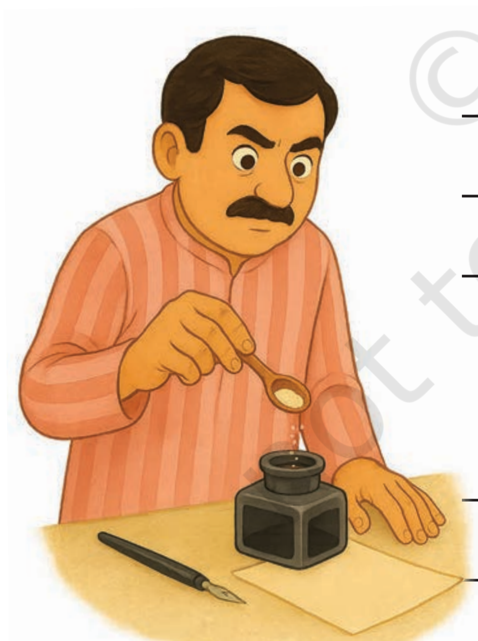

1. کیا بات ہے روتے کیوں ہو؟
   - کس نے کہا ____________________
   - کس سے کہا ____________________
   - کیوں کہا ____________________

2. نگر سیٹھ نے کوئی چالاکی کی ہے، کیسے کی ہے، میں نہیں جانتا۔
   - کس نے کہا ____________________
   - کس سے کہا ____________________
   - کیوں کہا ____________________

© NCERT not to be republished

3. آقا! میرے پاس ایسا کوئی رقعہ نہیں جس کا مضمون کسان نے کاٹا ہو۔

- کس نے کہا ______
- کس سے کہا ______
- کیوں کہا ______

4. لیکن نگر سیٹھ اس بار سورج نے سچ مچ گواہی دے دی ہے۔

- کس نے کہا ______
- کس سے کہا ______
- کیوں کہا ______

5. انصاف میں نے نہیں، سورج نے کیا ہے۔

- کس نے کہا ______
- کس سے کہا ______
- کیوں کہا ______

© NCERT not to be republished

◆ ذیل میں دیے گئے الفاظ کے مترادف لکھ کر انھیں جملوں میں استعمال کیجیے۔

لفظ	مترادف	جملوں میں استعمال
1. عدل		______
2. سکونت		______
3. رُقعہ		______
4. مشقّت		______

متن پر گفتگو

اپنے ساتھیوں کے ساتھ بات چیت کیجیے اور ان جملوں کے اصل مفہوم تک پہنچنے کی کوشش کیجیے:

i. ”اس دنیا میں دین ایمان نام کی کوئی چیز رہی ہی نہیں۔“

ii. ”سود سمیت ساری کوڑیاں لوٹا چکا ہوں۔“

iii. ”حاضرینِ دربار اٹھ کر آداب بجالائے۔“

iv. ”رقعے پر دستور کے مطابق سورج کی گواہی لکھ دی تھی۔“

درج ذیل سابقے اور لاحقے کی مدد سے نئے الفاظ بنائیے۔

با	عزت	دار
کم	عقل	مند
بے	غیرت	مند
ہم	عمر	دراز
بے	ثمر	دار

i. ________ ________

ii. ________ ________

iii. ________ ________

iv. ________ ________

v. ________ ________

© NCERT not to be republished

آپس میں گفتگو

- کیا اپنی بات صحیح ثابت کرنے کے لیے آپ کو کبھی کسی مدد کی ضرورت پیش آئی ہے؟ اُس وقت آپ نے کیا محسوس کیا تھا؟ اپنا تجربہ ہم جماعت ساتھیوں کو بتائیے اور یہ بھی بتائیے کہ آپ نے اس تجربے سے کیا سبق حاصل کیا؟
- کسان کی طرح اگر آپ کے ساتھ اسی طرح کا واقعہ پیش آئے تو آپ کس طرح اس مشکل کا حل تلاش کریں گے؟ اپنے ہم جماعت ساتھیوں کے ساتھ گفتگو کیجیے۔

پڑھیے، سمجھیے اور لکھیے

اس جملے کو پڑھیے:

"میرے پاس تو پھوٹی کوڑی بھی نہیں ہے"

اس جملے میں ایک محاورہ 'پھوٹی کوڑی نہ ہونا' آیا ہے۔ اسی طرح ایک اور محاورہ استعمال کیا جاتا ہے کہ 'میرے پاس کانی کوڑی بھی نہیں ہے۔' یعنی کچھ بھی پیسے نہیں ہیں۔ اپنے ساتھیوں کی مدد سے درج ذیل محاوروں اور کہاوتوں کے معنی ومفہوم کا درست جوڑ ملائیے:

الف	ب
1. کوڑی کوڑی کا محتاج ہونا	i. لمحہ در لمحہ کیفیت کا تبدیل ہونا
2. چمڑی جائے دمڑی نہ جائے	ii. کمائی سے زیادہ خرچ کرنا
3. دو کوڑی کا ہونا	iii. بہت زیادہ غربت اور پریشانی کی حالت کا سامنا کرنا
4. کوڑیوں کے مول ہونا	iv. پیسے کو صحت پر ترجیح دینا
5. آمدنی اٹھنی خرچہ روپیہ	v. کسی حیثیت کے حامل نہ ہونا
6. گھڑی میں ماشا گھڑی میں تولا	vi. بہت کم قیمت ہونا

© NCERT not to be republished

- نیچے دیے گئے جملوں میں درست متضاد الفاظ کا استعمال کرتے ہوئے خالی جگہوں کو پُر کیجیے۔ جملے کی دونوں خالی جگہوں میں ایک ہی لفظ کے متضاد استعمال کیے جائیں گے:

i. جو لوگ محنت کرتے ہیں وہ ______ ہوتے ہیں لیکن جو محنت نہیں کرتے وہ ______ ہوتے ہیں۔

ii. جہاں ______ ہو وہاں سکون ہوتا ہے اور جہاں ______ ہو وہاں بے چینی ہوتی ہے۔

iii. بعض اوقات انسان ______ حاصل کرتا ہے اور کبھی اسے ______ کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہے۔

iv. سردیوں میں موسم ______ ہوتا ہے، جبکہ گرمیوں میں ______ ہوتا ہے۔

v. سب کے ساتھ ______ سے پیش آنا چاہیے ______ سے نہیں۔

تلاش کیجیے

- سورج کی روشنی سے شمسی توانائی حاصل کرنے کے بارے میں معلومات جمع کیجیے اور ایک مضمون لکھیے۔
- لائبریری سے 'انصاف' کے موضوع پر کہانیاں تلاش کیجیے اور انھیں پڑھیے۔

تخلیقی اظہار

- سورج کی گواہی سے کسان کو انصاف مل گیا تھا۔ اگر سورج نے گواہی نہ دی ہوتی تو کہانی کا اختتام کیا ہوتا؟ تفصیل سے لکھیے۔
- جب موبائل اور ٹیلی فون کا استعمال عام نہیں تھا تب ایک دوسرے کی خیریت کے لیے خط، رقعہ یا چٹّھی لکھنے کا رواج تھا۔ آپ گھر کے کسی فرد کے نام لکھے خط کو اس کی اجازت لے کر پڑھیے۔ خط لکھنے اور بھیجنے کا طریقہ کیا تھا۔ اسی طرز پر اپنے دوست کے نام ایک خط لکھیے جس میں امتحان میں کامیاب ہونے کی خبر دی گئی ہو۔
- سورج ایک روشن ستارہ اور روشنی کا مرکز ہے۔ سورج کی روشنی کے بغیر زمین پر زندگی کا تصور محال ہے اگر سورج چند روز نظر نہ آئے تب کیا صورت ہوگی؟ دوستوں کے ساتھ گفتگو کیجیے اور اپنے خیالات لکھیے۔

© NCERT not to be republished

عملی کام

- سچائی، ایمانداری اور انصاف کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے ایک مختصر مضمون لکھیے۔
- آج کل پیسوں کے لین دین میں سائبر جرائم جیسے مسائل ہمارے سامنے آ رہے ہیں۔ ان خطرات سے بچنے کے لیے آپ کیا تدابیر اختیار کریں گے؟
- اپنے ہم جماعت ساتھیوں کے ساتھ مل کر اس کہانی کو ڈرامے کی صورت میں جماعت میں پیش کیجیے۔ کہانی کے کرداروں کے جذبات و احساسات کو ظاہر کیجیے، تاکہ پوری کہانی کے مناظر واضح طور پر سامنے آ سکیں۔ ہر کردار کے مطابق مکالمے اور حرکات و سکنات کا انتخاب کر کے اسے دل چسپ انداز میں پیش کیجیے۔

یہ بھی جانیے

3 پھوٹی کوڑی	-	1 کوڑی
10 کوڑی	-	1 دمڑی
2 دمڑی	-	1 دھیلا
1 دھیلا	-	1.5 پائی
2 دھیلا	-	1 پیسہ
3 پیسہ	-	1 ٹکا
2 ٹکا	-	1 آنہ
2 آنے	-	1 دوانّی
4 آنے	-	چونی
8 آنہ	-	اٹھنّی
3 پائی	-	1 پیسہ
4 پیسہ	-	1 آنہ
16 آنے	-	1 روپیہ

© NCERT not to be republished

4871CH03

3 نمک کی کہانی

نمک ہماری زندگی کے لیے قدرت کا ایک انمول تحفہ ہے۔ اس کا استعمال اکثر ضروری اور تاثیر لامحدود ہے۔ نمک ہماری غذا کا اہم جز ہے۔ ہمارے جسم میں بھی کئی قسم کے نمک (Salt) اور معدنیات (Minerals) پائے جاتے ہیں جن کی کمی یا زیادتی صحت کے لیے نقصان دہ ہوسکتی ہے۔ آنکھ سے گرنے والے آنسو، لعابِ دہن، رگوں میں دوڑتے ہوئے خون، جسم کے پسینے اور مختلف رطوبتوں میں نمک ہوتا ہے۔ غرض کہ نمک نہ صرف غذا کے ذائقے بلکہ جسمانی اور ذہنی صحت کے لیے بھی ضروری ہے۔ ہماری زبان، کردار، چہرے، جذباتی رشتوں اور وفاداریوں میں بھی نمک بطور استعارہ استعمال ہوا ہے۔

نمک ایک ایسی چیز ہے جو مٹی، سمندر، پہاڑ، بعض پیڑ پودوں اور دھاتوں وغیرہ میں بھی پایا جاتا ہے۔ اس کا کیمیائی نام سوڈیم کلورائیڈ (Sodium Chloride) ہے۔ یہ خالص شکل میں بھی ملتا ہے اور مختلف چیزوں سے کشید بھی کیا جاتا ہے۔ اس کی کچھ خاص قسمیں ہیں جیسے سیندھا نمک، سانبھر نمک، سمندری نمک، کالا نمک، نوشادر اور سہاگا وغیرہ۔ سیندھا نمک، امرت سری نمک بھی کہلاتا ہے جو پہاڑوں سے نکالا جاتا ہے۔ سانبھر اور سمندری نمک کا استعمال سب سے زیادہ ہوتا ہے۔ 'سانبھر نمک' جھیل سے حاصل کیا جاتا ہے۔ یہ جھیل راجستھان صوبے کی راجدھانی جے پور کے مغرب میں سانبھر نامی مقام پر واقع ہے۔ یہ ہندوستان کی سب سے بڑی نمک کی جھیل ہے۔ اس کا رقبہ 90 مربّع میل ہے۔ اس میں آس پاس کی کئی ندیاں آ کر گرتی ہیں جس کے سبب ان کا پانی

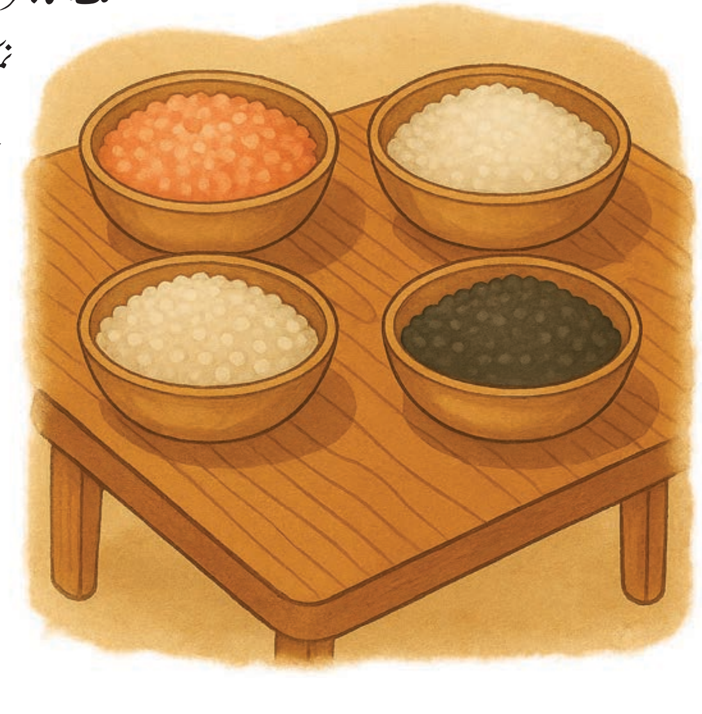

© NCERT not to be republished

بھی نمکین ہو جاتا ہے۔ یہاں سے ملک میں نمک کی پیداوار کا تقریباً نو فیصد حصّہ ہی حاصل ہوتا ہے۔ گرمی کے موسم میں یہ جھیل خشک ہو جاتی ہے۔ اسی زمانے میں یہاں سے نمک اکٹھا کر کے فیکٹریوں میں صفائی کے لیے بھیجا جاتا ہے۔

اس جھیل کی کہانی بھی دل چسپ ہے۔ کہتے ہیں کہ آج جہاں تھار کا ریگستان واقع ہے، وہاں ہزاروں سال پہلے ٹیتھیس نامی اُتھلا سمندر تھا۔ ماحولیاتی تبدیلیوں کے زیر اثر سمندر خشک ہو گیا لیکن اس کا نمک ریت میں گھل مل گیا۔ اسی لیے اس علاقے کی جھیل میں نمک کی مقدار اتنی زیادہ ہے کہ جب پانی سوکھ کر جم جاتا ہے تو نمک بن جاتا ہے۔ یہ غذائی نمک کی پیداوار کا بڑا وسیلہ ہے۔

سمندر کا پانی عام طور پر نمک کی پیداوار کا سب سے بڑا عالمی مخزن ہے۔ پانی بے حد کھارا ہونے کے باعث پینے یا زراعت کے کام کا نہیں ہوتا البتہ یہ بڑی مقدار میں نمک بنانے کے کام آتا ہے۔

سمندری پانی سے نمک بنانے کا معاملہ تو ہمارے ملک کی تحریک 'ستیہ گرہ' سے بھی جڑا ہوا ہے۔ نمک پر انگریزی حکومت کے کنٹرول کے خلاف ہمارے ملک میں بہت بڑی تحریک چلائی گئی تھی جسے 'نمک ستیہ گرہ' کہا جاتا ہے۔ انگریزوں نے ہندوستانی عوام سے زیادہ سے زیادہ ٹیکس وصول کرنے کی خاطر نمک کا قانون بنایا اور ملک میں نمک بنانے اور بیچنے پر ٹیکس لگا دیا۔

مہاتما گاندھی اور دیگر قومی رہنماؤں کا کہنا تھا کہ نمک پر ٹیکس لگانا ایک غیر اخلاقی اور مذموم عمل ہے کیوں کہ نمک تو ہمارے کھانے کا بہت اہم جز ہے۔ انھوں نے انگریزوں کے ذریعہ نافذ کیے گئے نمک کے قانون کو ماننے سے انکار کر دیا اور 12 مارچ 1930 کو سابرمتی آشرم سے اس کے خلاف اپنی تحریک کا آغاز کر دیا۔

گاندھی جی اور ان کے پیروکاروں نے سابرمتی سے ساحلی شہر ڈانڈی تک 240 میل سے زیادہ کا مارچ کیا جہاں انھوں نے ساحل سمندر پر پائے جانے والے قدرتی نمک کو جمع کر کے اور سمندر کے پانی کو ابال کر نمک بنا کر حکومت کا قانون توڑا۔ اس ستیہ گرہ میں کسانوں، قبائلیوں اور عورتوں نے بڑی تعداد میں حصہ لیا۔

© NCERT not to be republished

یہ تحریک تیزی سے پھیلی جس نے ملک کی آزادی کی جدوجہد کو ایک نئی راہ دکھائی۔ اس کا مقصد برطانوی حکومت کے ذریعے لگائے گئے نمک پر ٹیکس کی مخالفت کرنا ہی نہیں بلکہ اہلِ وطن کو ان کے حقوق کا احساس دلا کر بیدار کرنا اور قومی اتحاد کو فروغ دینا بھی تھا۔ اسی تحریک کے پس منظر میں ملک میں 'سول نافرمانی کی تحریک' بھی شروع ہوئی۔ نمک کی اس تحریک نے جدوجہد آزادی کے مشن کو بڑی تقویت بخشی۔

نمک صرف ہماری غذاؤں کو مزے دار ہی نہیں بناتا، ہماری جسمانی ضروریات کی تکمیل اور صحت کا بھی ضامن ہے۔

انسانی جسم میں نمک کی مقدار ایک توازن کے ساتھ موجود ہے۔ یہ توازن بگڑ جائے تو بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ مناسب مقدار میں نمک ہاضمہ کو درست رکھنے، خون کے دباؤ کو نارمل رکھنے اور ہماری نسوں اور پٹھوں کو فعال رکھنے میں مدد کرتا ہے۔ یہ جسم میں موجود رقیق مادّوں کو متوازن رکھتا ہے۔ دوسری طرف اگر ان Minerals کی مقدار بڑھ جاتی ہے تو کئی موذی امراض لاحق ہو جاتے ہیں مثلاً خون کا دباؤ بڑھنا، دل کے دورے پڑنا، رگوں پٹّھوں کا درد، اعصابی نظام متاثر ہونے کی وجہ سے یادداشت کی کمزوری، گردوں کا فعل متاثر ہونا اور جسم میں رقیق مادوں (Fluids) کا کم ہو جانا۔ نمک کی مقدار بڑھ جانے سے آج موٹاپا اور امراض قلب میں اضافہ ہو رہا ہے۔ عالمی صحت کے ادارے WHO کے ماہرین کے مطابق ایک دن میں 2300 ملی گرام یعنی ایک چائے کا چمچہ نمک ہی استعمال کرنا چاہیے۔ ضرورت سے زیادہ استعمال جان لیوا بھی ہو سکتا ہے۔ خاص بات یہ بھی ہے کہ کھانے میں گھلا ہوا نمک پھلوں پر چھڑکے ہوئے نمک کے مقابلہ میں کم نقصان دہ ہوتا ہے۔ ہمیں خالص نمک کی جگہ آیوڈین نمک ہی استعمال کرنا چاہیے۔

not to be republished

آیوڈین ایک ضروری مائیکرو نیوٹرینٹ ہے۔ انسانی جسم کے نشو ونما کے لیے روزانہ اوسطاً سو سے ایک سو پچاس مائیکروگرام آیوڈین کی ضرورت ہوتی ہے۔خوراک میں غذایت سے متعلق آیوڈین کی کمی کی وجہ سے پیدا ہونے والے عوارض یا خرابی میں جسمانی معذوری اور دماغی کمزوری شامل ہیں۔ ان ہی عوارض سے حفاظت کے لیے اگست 1992 میں ’نیشنل گوئٹر کنٹرول پروگرام‘ کا نام تبدیل کرکے ’نیشنل آیوڈین ڈیفیشینسی ڈس آرڈرز کنٹرول پروگرام‘ رکھا گیا۔ آیوڈین کی اہمیت کو دیکھتے ہوئے فوڈ سیفٹی اینڈ اسٹینڈرڈ نے 2011 میں غیر آیوڈائزڈ نمک کے فروخت پر پابندی لگادی۔ اس ریگولیشن کے مطابق کوئی بھی شخص عام نمک کو براہ راست انسانی استعمال کے لیے فروخت یا پیش نہیں کرے گا۔

نمک صرف غذا میں ہی نہیں بلکہ مختلف صنعتوں میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ دواسازی، غذا اور چمڑے کے تحفظ اور سڑکوں پر برف پگھلانے کے لیے بھی اس کا استعمال کیا جاتا ہے۔ قدیم زمانے میں جب Deep Freezers نہیں ہوتے تھے تو آئس کریم جمانے کی مشینوں میں برف کے ساتھ ثابت نمک ڈال کر آئس کریم جمائی جاتی تھی۔ کپڑا رنگنے کی صنعت میں بھی نمک کا استعمال ہوتا ہے۔ نمک کی ایک قسم سہاگا ہے جو سونے چاندی کو پگھلا کر صاف کرنے میں استعمال ہوتا ہے۔

نمک کے ان تمام تاریخی، طبی، کیمیائی اور صنعتی فائدوں کے علاوہ زبان و ادب میں ہمارے محاوروں، کہاوتوں اور ضرب الامثال میں بھی اس کا استعمال ہوا ہے۔ چہرے پر نمک ہونا بمعنی پُرکشش ہونا، گفتگو میں نمک ہونا یعنی گفتگو کا پُر لطف ہونا ہے۔ زخموں پر نمک چھڑکنا یعنی تکلیفوں کو بڑھاوا دینا، نان نمک کی فکر کرنا یعنی روزگار تلاش کرنا وغیرہ۔ یہ مثالیں نمک کی ہمہ جہتی اور اہمیت کا ثبوت ہیں۔

— ادارہ

© NCERT not to be republished

لفظ و معنی

تحفہ	:	ہدیہ، سوغات
تاثیر	:	اثر کرنا، نشان چھوڑنا
لامحدود	:	جس کی حد نہ ہو
جُز	:	حصّہ، ٹکڑا
لعابِ دہن	:	تھوک، رال
رطوبتوں	:	(رطوبت کی جمع) تری، نمی
کشید کرنا	:	کھینچنا
خشک	:	سوکھا ہوا
ریگستان	:	ریتیلا میدان
مخزن	:	خزانہ، گودام
زراعت	:	کاشتکاری، کھیتی باڑی
نافذ	:	جاری ہونے والا
مخالفت	:	اختلاف
ضامن	:	ذمہ دار
فعال	:	سرگرم، خوب کام کرنے والا
رقیق	:	ملائم، پانی کی طرح
موذی	:	ایذا دینے والا
قلب	:	دِل

© NCERT not to be republished

غور کیجیے

- نمک ہماری زندگی کا ایک لازمی جُزہے۔ یہ صرف کھانوں کا ذائقہ بڑھانے کا ذریعہ نہیں بلکہ صحت کے لیے بھی بے حد مُفید ہے۔ یہ جسم میں پانی کے توازن کو برقرار رکھتا ہے۔ پٹھوں اور اعصاب کے درست کام کرنے میں مدد کرتا ہے۔
- نمک حاصل کرنے کے مختلف قدرتی ذرائع ہیں۔ ایک ذریعہ سمندر کا پانی ہے۔ ساحلی علاقوں میں جیسے گجرات، مہاراشٹر، تمل ناڈو اور آندھرا پردیش وغیرہ میں سمندر سے نمک حاصل کیا جاتا ہے۔ دوسرا بڑا ذریعہ نمک کی چٹانیں ہیں جن سے نمک نکالا جاتا ہے۔ جھیلوں کے کھارے پانی سے بھی نمک حاصل کیا جاتا ہے۔ راجستھان میں سانبھر جھیل کھارے پانی کی جھیل ہے۔ نمک کا استعمال چمڑا سازی، صابن اور کیمیکل سازی میں بھی کیا جاتا ہے۔
- نمک ہماری زبان اور ثقافت کا بھی مظہر ہے۔ ہماری بول چال میں نمک سے جڑے کئی محاورے اور کہاوتیں استعمال کی جاتی ہیں جو اس کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہیں مثلاً 'نمک حلال' ایک ایسا محاورہ ہے جس کا مطلب اپنے کام اور ذمہ داری کو دیانت سے نبھانا ہے۔

سوچیے اور بتائیے

1. ہماری زندگی میں نمک کی کیا اہمیت ہے؟
2. انگریزوں نے نمک کا قانون کب اور کیوں بنایا؟
3. نمک کی مقدار کے بڑھنے اور گھٹنے سے جسم پر کون سے موذی اثرات پیدا ہوتے ہیں؟
4. نمک کا استعمال روزمرہ زندگی کے علاوہ اور کن کن جگہوں اور شعبوں میں کیا جاتا ہے۔

- نیچے دیے گئے اسم کو صفت میں تبدیل کیجیے اور خالی جگہوں میں بھریئے:

بحر روشنی عمارت تحقیق بچپن

1. کھیت کی منڈیر پر بیٹھا ہوا بزرگ آدمی ______ حرکتیں کر رہا تھا۔

2. جنگل سے کاٹے گئے درخت کی لکڑی ________ ضرورت کے لیے استعمال ہوتی ہے۔

3. عام طور پر دو جزیروں کے درمیان ________ سواریاں ہی کام آتی ہیں۔

4. حادثے کی وجوہ معلوم کرنے کے لیے ________ کمیشن قائم کیا گیا۔

5. سورج نکلتے ہی دنیا ________ ہو جاتی ہے۔

پڑھیے سمجھیے اور لکھیے

- آپ جانتے ہیں کہ جملوں میں کسی پہلو پر زور ڈالنے یا تاکید کے لیے جو حروف استعمال ہوتے ہیں اُنھیں حروف تخصیص کہتے ہیں۔ نیچے دیے گئے جملوں کو پڑھیے اور غور کیجیے کہ انھیں پڑھتے یا بولتے ہوئے ہم کن لفظوں پر زور دیتے ہیں:

اس جھیل کی کہانی **بھی** دل چسپ ہے۔ نمک صرف غذا میں **ہی** نہیں بلکہ مختلف صنعتوں میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ **ہر** اہلِ وطن کو اپنے حقوق سے واقف ہونا چاہیے۔ تم نے سیندھا نمک کا نام سنا ہے **نا**۔

ان جملوں کو ادا کرتے ہوئے 'بھی، ہی، ہر اور نا' لفظوں پر زور دیا گیا ہے۔ اپنے ہم جماعتوں کے ساتھ گفتگو کیجیے اور پانچ جملے بنائیے جن میں حروف تخصیص کا استعمال کیا گیا ہو:

i. ________________________________

ii. ________________________________

iii. ________________________________

iv. ________________________________

v. ________________________________

© NCERT not to be republished

- وہ لفظ جو اپنے اصل معنی کے بجائے مجازی معنیٰ میں استعمال کیا جائے اسے استعارہ کہتے ہیں۔ جیسے ہارون 'شیر' ہے۔ اس جملے میں ہارون کو شیر کہا گیا نہ کہ شیر جیسا۔ یہاں شیر کا استعارہ ایک ساتھ کئی معنی پیدا کرتا ہے۔ ہارون شیر کی طرح پھرتیلا ہے یا بہادر ہے یا خوفناک ہے یا بھاری بھرکم ہے یا شیر کی طرح دوسروں کا سہارا نہیں لیتا ہے۔ اس طرح کی بہت سی خوبیاں ایک ساتھ سامنے آتی ہیں۔ اپنے دوستوں کے ساتھ گفتگو کیجیے اور پانچ جملے بنائیے جن میں استعارے کا لفظ استعمال کیا گیا ہو:

i. ____________________

ii. ____________________

iii. ____________________

iv. ____________________

v. ____________________

- آپ کو معلوم ہے کہ ایک جملہ کو مفرد جملہ کہتے ہیں۔ جب دو یا دو سے زیادہ جملوں کو جوڑ کر جملہ بنایا جاتا ہے تو اسے مرکّب جملہ کہتے ہیں جیسے سورج ڈوب گیا اور چاروں طرف اندھیرا چھا گیا۔ آپ مفرد جملوں کو جوڑ کر مرکّب جملے بنائیے اور نیچے لکھیے:

i. ____________________

ii. ____________________

iii. ____________________

iv. ____________________

v. ____________________

© NCERT not to be republished

- آپ پڑھ چکے ہیں کہ کہاوت وہ فقرہ، جملہ یا قول ہے جسے بات میں زور پیدا کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے جیسے اونچی دکان پھیکا پکوان، آٹے میں نمک۔ کہاوت کے پیچھے کوئی واقعہ یا کہانی ضرور ہوتی ہے۔ ہماری زبان میں کہاوتوں کا ایک بڑا خزانہ پایا جاتا ہے۔ اپنے استاد کی مدد سے چند کہاوتیں اور ان کے پیچھے واقعات یا کہانی کو معلوم کر کے لکھیے:

____

____

____

____

تلاش کیجیے

- نمک میں موجود آیوڈین کی مقدار کتنی ہونی چاہیے؟ اپنے اساتذہ یا گھر کے بڑوں سے معلوم کیجیے اور اپنی نوٹ بک میں لکھیے۔

- ہمارے ملک میں کچھ شہر کچھ چیزوں کے لیے مشہور ہیں۔ نیچے دیے گئے شہروں کے نام کے سامنے وہاں کی مشہور چیزوں کے نام لکھیے:

i. کولکاتا ______________________

ii. بنارس ______________________

iii. آگرہ ______________________

iv. متھرا ______________________

v. ملیح آباد ______________________

- بعض ایسے مرکّب ہوتے ہیں جن میں دو الگ الگ لفظ مل کر ایک نیا لفظ بناتے ہیں لیکن اس میں دونوں الفاظ کی صفات نہیں پائی جاتیں جیسے گلاب جامن، اس میں نہ گلاب ہوتا ہے اور نہ ہی جامن، اسی طرح آپ بھی تین مرکّب تلاش کر کے لکھیے:

i. ______________________

ii. ______________________

iii. ______________________

© NCERT not to be republished

- نمک کے حوالے سے کچھ محاورے دیے جا رہے ہیں ان کے معنی لکھیے اور جملوں میں استعمال کیجیے:

معنی	جملوں میں استعمال
i. نمک چھڑکنا	______________________
ii. نمک کا حق ادا کرنا	______________________
iii. زخموں پر نمک چھڑکنا	______________________
iv. نمک مرچ لگانا	______________________
v. گفتگو میں نمک ہونا	______________________

- سمندر کے کنارے آباد پانچ بڑے شہروں کے نام معلوم کر کے لکھیے:

i. ______________________

ii. ______________________

iii. ______________________

iv. ______________________

v. ______________________

تخلیقی اظہار

- آپ نے نمک کی کہانی کا مطالعہ کیا اس طرح آپ شکر پر ایک کہانی تخلیق کیجیے۔
- نمک کے فوائد و نقصانات پر اپنے مختصر خیالات کا اظہار کیجیے۔
- آپ اپنے ساتھیوں کی مدد سے نمک پر ایک نظم لکھیے۔
- ڈانڈی مارچ کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کیجیے۔

© NCERT not to be republished

عملی کام

- 'ڈانڈی مارچ' سے متعلق کچھ تصاویر جمع کیجیے اور واقعاتی تسلسل کے ساتھ اپنی نوٹ بک میں چسپاں کرتے ہوئے ہر ایک کے لیے تعارفی جملہ لکھیے۔
- ہم سمندر سے اپنا نمک خود بنائیں گے اور انگریزوں کا نمک نہیں کھائیں گے۔ اسی طرح اپنے ساتھیوں کی مدد سے نعروں کی فہرست تیار کر کے اپنی جماعت میں لگائیے۔
- سبق میں نمک کی مختلف قسموں کا ذکر ہوا ہے جن میں سانبھر اور سیندھا نمک کھانے میں استعمال ہوتے ہیں اور ان کے علاوہ بھی جو نمک ہیں ان کے نام لکھ کر بتائیے کہ وہ کہاں سے حاصل ہوتے ہیں اور ان کا استعمال کیا ہے۔ اپنے ہم جماعت ساتھیوں کے ساتھ مل کر لائبریری کی مدد سے لکھ کر کمرۂ جماعت میں سنائیے۔
- دیے گئے ویب لنک کی مدد سے ڈانڈی مقام پر واقع قومی نمک ستیہ گرہ میموریل کے بارے میں معلومات جمع کیجیے۔

https://nssm.in

https://www.indiaculture.gov.in/dandi-memorial

4871CH04

4 اشفاق اللہ خاں

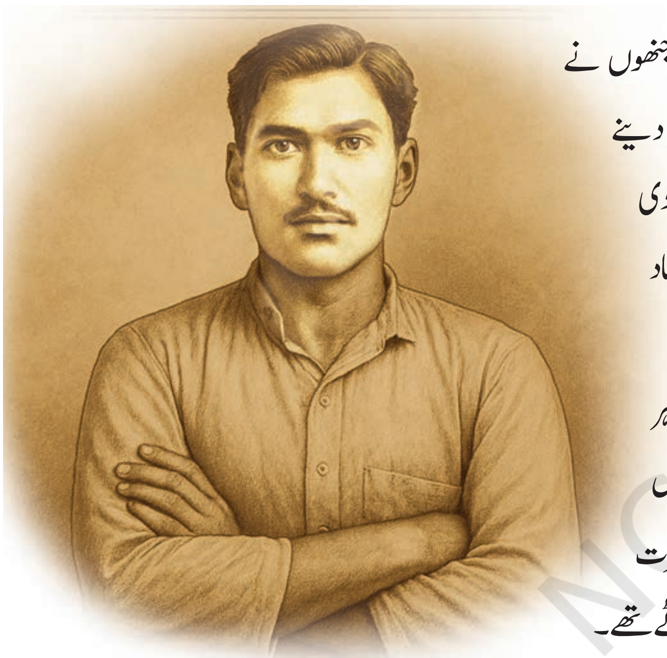

ہندوستان کی تحریکِ آزادی میں ایسے بے شمار نام شامل ہیں جنھوں نے وطنِ عزیز کے لیے اپنی جانیں تک قربان کردی ہیں۔قربانی دینے والے انھیں سپوتوں میں ایک نام کاکوری کیس میں شامل مجاہد آزادی اشفاق اللہ خاں کا بھی ہے۔وہ نہ صرف ایک عظیم محبِّ وطن بلکہ قومی اتحاد کے بھی علم بردار تھے۔

اشفاق اللہ خاں 22/اکتوبر 1900 کو اترپردیش کے شہر شاہ جہاں پور میں پیدا ہوئے۔ان کے والد شفیق اللہ خاں محکمہ پولیس سے بہ حیثیت انسپکٹر ریٹائرڈ تھے۔اور والدہ مظہر النسا ایک نیک سیرت خاتون تھیں۔اشفاق اللہ خاں اپنے بہن بھائیوں میں سب سے چھوٹے تھے۔ وہ نہایت ذہین، خوش مزاج، جوشیلے اور بہادر تھے۔ان کی والدہ اکثر انھیں بہادری اور وطن دوستی کے قصّے سناتی تھیں۔ان قصوں نے انھیں حد درجہ متاثر کیا۔وہ وطن پر انگریزوں کے ظلم وستم کے واقعات سن کر تڑپ اٹھتے تھے۔زیادتیوں کے واقعات سن سن کر ان کے ذہن میں انگریزی حکومت کے خلاف بغاوت کا جذبہ شدید ہوتا گیا۔ بڑھتی عمر کے ساتھ اشفاق اللہ خاں کے دل میں ہندوستان کو انگریزوں کے قبضے سے آزاد کرانے کی خواہش زور پکڑتی گئی۔یہی خواہش انھیں انقلابی تحریک کی طرف لے گئی۔

اس تحریک کے روحِ رواں اُس وقت رام پرساد بسملؔ تھے۔اشفاق اللہ خاں کے بڑے بھائی ریاست اللہ خاں انھیں اکثر رام پرساد بسملؔ کے انقلابی کارناموں کے قصے سنایا کرتے تھے۔جس سے اُن کے دل میں بسملؔ سے ملنے کی خواہش پنپنے لگی۔جب وہ اُن سے ملے تو ان کے انقلابی خیالات سے بہت متاثر ہوئے اور ان کے ساتھ مل کر ایک انقلابی تنظیم 'ہندوستان ری پبلیکن ایسوسی ایشن' کی بنیاد ڈالی۔

رام پرساد بسملؔ کو اشفاق اللہ خاں پر اتنا بھروسہ ہو گیا کہ انھوں نے انھیں اپنا راز دار بنالیا۔دونوں کے آپسی مراسم بہت گہرے ہوتے گئے۔دونوں قومی اتحاد اور معاشرتی و مذہبی اصلاحات کے بڑے حامی تھے۔دونوں کو سیاست اور

© NCERT not to be republished

شاعری سے شغف تھا۔ ان کی انقلابی نظموں اور تقریروں کو بڑے شوق سے سنا جاتا تھا۔ شاعری میں اشفاق اللہ خاں کا تخلص حسرتؔ تھا۔

انگریزی حکومت کے خلاف انقلابی سرگرمیوں کو تیز کرنے کے لیے سرمایہ کی ضرورت تھی چنانچہ انقلابیوں نے سرمایے کی فراہمی کے لیے سرکاری خزانے پر قبضہ کرنے کا منصوبہ بنایا۔ اس کام کے لیے دس افراد کی جماعت بنائی گئی۔ جس میں اشفاق اللہ خاں خود شامل تھے۔ رام پرساد بسملؔ نے اپنے انقلابی ساتھیوں کے سامنے ٹرین سے لے جائے جا رہے سرکاری خزانے پر قبضہ کرنے کی تجویز پیش کی۔ اس تجویز کو تمام ساتھی خاموشی سے سُن رہے تھے۔ اشفاق اللہ نے خاموشی توڑی اور پچھلے معاملات میں اپنائے گئے طریقوں کی کمزوریوں کا ذکر کیا اور اس منصوبے کو ان کمزوریوں سے بچانے کا مشورہ دیا۔ ان کے مشوروں کو انقلابی جماعت کے لوگ ہمیشہ قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ تجویز اتفاق رائے سے منظور ہو گئی۔ پھر اشفاق اللہ خاں نے کہا، ”کہنا میرا کام تھا کہہ دیا۔ کام ہم سب مل کر کریں گے۔ ضرورت پڑی تو میں جان بھی دے دوں گا لیکن منصوبے کو ناکام نہیں ہونے دوں گا۔“

انقلابیوں کی جماعت نے طے کیا تھا کہ سرکاری خزانہ لے جا رہی ٹرین کو لکھنؤ سے

کچھ فاصلہ پر عالم نگر اور کاکوری اسٹیشن کے درمیان روکیں گے اور خزانہ اپنی تحویل میں لے لیں گے۔ چنانچہ انھوں نے یہی کیا۔سرکاری خزانہ ان کے قبضے میں آ گیا۔اس دشوارترین کام میں اشفاق اللہ خاں نے بڑی جرأت اور دلیری کا مظاہرہ کیا۔

کاکوری کا یہ واقعہ تاریخِ آزادیٔ ہند میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ واقعہ انگریزوں کی طاقت، ان کے غرور و گھمنڈ پر ایک ضربِ کاری تھا۔ اس سے برطانوی حکومت بوکھلا اُٹھی۔ ہندوستان میں موجود برطانوی وائسرائے لارڈ ریڈنگ نے فوراً اسکاٹ لینڈ یارڈ پولس محکمے کو تفتیش کے لیے نام زد کیا۔انقلابیوں کی پکڑ دھکڑ شروع ہوگئی۔ کئی انقلابی گرفتار کر لیے گئے۔ مگر اشفاق اللہ خاں کسی طرح بچ نکلے۔ گرفتاری سے بچنے کے لیے وہ پہلے بنارس چلے گئے۔ پھر مسلسل مقامات بدلتے رہے۔ جن میں لکھنؤ، بھوپال، اُجین اور جھابوا وغیرہ کے مقام شامل ہیں۔ اس کے بعد بہار کے ضلع پلاموں میں ڈالٹن گنج (موجودہ جھارکھنڈ میں) ہوتے ہوئے دہلی آئے جہاں وہ گرفتار کر لیے گئے۔ گرفتاری کے بعد انھیں کچھ دنوں تک لکھنؤ جیل میں رکھا گیا اور پھر فیض آباد جیل منتقل کر دیا گیا۔

کاکوری مقدمے میں برطانوی حکومت نے اشفاق اللہ خاں، رام پرساد بسملؔ، راجندر لاہری اور ٹھاکر روشن سنگھ کو موت کی سزا سنائی۔اشفاق اللہ خاں نے جیل سے ایک خط لکھ کر اپنے ہم وطنوں سے اپیل کی تھی ”آپ کا مذہب، آپ کی روایات چاہے کچھ بھی ہوں، آپ ان سے اوپر اٹھ کر ملک کی خدمت میں ایک دوسرے کا تعاون کیجیے... حکومت برطانیہ سے لوہا لیجیے اور ملک کو آزاد کرائیے۔“

لکھنؤ میں اشفاق اللہ خاں کا مقدمہ ڈپٹی کلکٹر عین الدین کی عدالت میں پیش ہوا۔اس کے بعد یہ مقدمہ سیشن جج ہملٹن کی عدالت میں زیرِسماعت آیا۔ 6 اپریل 1927 کو لکھنؤ کے سیشن جج ہملٹن نے اشفاق اللہ خاں کو پھانسی کی سزا سنائی۔ان پر پانچ دفعات لگائی گئی تھیں۔جن میں دو دفعات کے تحت تاعمر کالا پانی کی سزا اور تین دفعات کے تحت

© NCERT not to be republished

سزائے موت دی گئی تھی۔ اشفاق اللہ خاں سزائے موت کا اعلان سن کر جب عدالت سے باہر نکلے تو اپنے دوستوں اور رشتے داروں سے کہا ''آپ کو فخر کرنا چاہیے کہ خاندان کا ایک شخص ظلم و جبر سے ٹکر لیتا ہوا تختۂ دار پر چڑھ گیا۔'' مقدمہ کے دوران انگریزوں نے اشفاق اللہ خاں کو سرکاری گواہ بنانے اور رام پرساد بسملؔ کے خلاف گواہی دینے کے لیے رضامند کرنے کی کوشش کی لیکن انھوں نے انگریزوں کی اس کوشش کو حقارت سے ٹھکرا دیا۔ 19 دسمبر 1927 کو انھیں پھانسی دے دی گئی۔ پھانسی کے تختے کی طرف جاتے ہوئے ان کی زبان پر یہ جملہ تھا۔ ''اگر مجھے ہزار بار پھانسی دی جائے اور میں ایک ہزار دفعہ مر مر کے دوبارہ پیدا ہوں تو بھی وطنِ عزیز کے لیے مرمٹنے کا میرا جذبہ اسی طرح تروتازہ رہے گا۔'' جیلر نے ان سے جب آخری خواہش دریافت کی تو انھوں نے یہ شعر پڑھا

کچھ آرزو نہیں ہے، بس آرزو تو یہ ہے
رکھ دے کوئی ذرا سی خاکِ وطن کفن میں

اشفاق اللہ خاں ملک کو انگریزوں کی غلامی سے نجات دلانے کے لیے بہ خوشی تختۂ دار پر چڑھ گئے۔ اُن کے آبائی شہر شاہ جہاں پور میں نصب کیا گیا ان کا مجسمہ آج بھی ہمیں ان کی عظیم قربانی اور وطن سے گہری محبت کی یاد دلاتا ہے۔

— ادارہ

لفظ و معنی

مجاہد آزادی	:	آزادی کے لیے جدوجہد کرنے والا
نیک سیرت	:	اچھے اخلاق و کردار والا
حسّاس	:	احساس رکھنے والا، دردمند
شغف	:	گہری دل چسپی
آبیاری	:	نشوونما کرنا
انجمن	:	مجلس، محفل
مراسم	:	تعلقات
اسلحہ جات	:	ہتھیار
کثیر	:	بہت زیادہ، زیادہ مقدار یا تعداد
ضرب کاری	:	گہری چوٹ
دفعات	:	دفعہ کی جمع، قانون کی شرح
حقارت	:	ذلت، بے عزتی

غور کیجیے

- اشفاق اللہ خاں ایک محبِّ وطن اور تحریکِ آزادی کے جانباز سپاہی تھے۔ ان کا نام رام پرساد بسملؔ، روشن سنگھ، راجندر سنگھ لاہری، چندر شیکھر آزاد وغیرہ کے ساتھ لیا جاتا ہے، جنھوں نے ملک کو انگریزوں کی غلامی سے نجات دلانے کے لیے اپنی جانیں قربان کر دیں۔
- آزادی کی تحریک میں حصّہ لینے والے رہنما اور سرگرم افراد دو مختلف نظریات کے حامل تھے۔ ایک وہ جو پُر امن طریقے سے اپنے مطالبات منوانا چاہتے تھے اور دوسرے شدّت پسند نوجوان جو جان کی بازی لگا دیتے، سزائیں کاٹتے حتیٰ کہ وہ پھانسی پر لٹکا دیے جاتے تھے۔

© NCERT not to be republished

سوچیے اور بتائیے

1. اشفاق اللہ خاں کی کردار سازی میں ان کی والدہ کا کیا رول تھا؟
2. اشفاق اللہ خاں کی شخصیت کی نمایاں خوبیاں کیا تھیں؟
3. اشفاق اللہ خاں کے علاوہ ان کے ساتھ کن مجاہدینِ آزادی کو پھانسی دی گئی؟
4. اشفاق اللہ خاں اور ان کے ساتھیوں کی انقلابی تنظیم کے کیا مقاصد تھے؟
5. پھانسی کے تختے پر اشفاق اللہ خاں کے آخری الفاظ کیا تھے؟

پڑھیے، سمجھیے اور لکھیے

- سبق میں 'مجاہدِ آزادی' اور 'محبِ وطن' الفاظ کا استعمال ہوا ہے۔ جو مرکب الفاظ ہیں۔ ان میں اضافت کا استعمال کیا گیا ہے۔ اسی طرح کے پانچ مرکّب الفاظ سبق سے تلاش کر کے لکھیے اور جملوں میں استعمال کیجیے:

i. ____________ ____________________
ii. ____________ ____________________
iii. ____________ ____________________
iv. ____________ ____________________
v. ____________ ____________________

- نیچے دیے گئے لفظوں کے متضاد لکھیے اور انھیں جملوں میں استعمال کیجیے:

i. پختہ ____________ ____________________
ii. جاں باز ____________ ____________________
iii. متحرک ____________ ____________________
iv. دائمی ____________ ____________________
v. حقیقت ____________ ____________________

© NCERT not to be republished

- کچھ اسم ایسے ہوتے ہیں جن میں ذرا سی تبدیلی کر کے اسم فاعل بنائی جاتی ہے یعنی فعل کی نسبت سے کام کرنے والے کو 'اسم فاعل' کہتے ہیں جیسے کھیل سے کھلاڑی یعنی کھیلنے والا۔ نیچے دیے گئے اسم سے اسمِ فاعل بنایئے اور ان کے معنی بھی لکھیے:

مثال: شکر	شاکر	شکر ادا کرنے والا
i. انتظار	ــــــ	ــــــــــــــــ
ii. ادب	ــــــ	ــــــــــــــــ
iii. مہارت	ــــــ	ــــــــــــــــ
iv. تجارت	ــــــ	ــــــــــــــــ
v. تصویر	ــــــ	ــــــــــــــــ

- ذیل میں بہادری سے متعلق محاورے دیے گئے ہیں۔ ان محاوروں پر غور کیجیے اور ان کے آگے معنی لکھ کر انھیں اپنے جملوں میں استعمال کیجیے:

i. دانت کھٹّے کرنا	ــــــ	ــــــــــــــــ
ii. منہ توڑ جواب دینا	ــــــ	ــــــــــــــــ
iii. چھٹی کا دودھ یاد دلانا	ــــــ	ــــــــــــــــ
iv. ناکوں چنے چبوانا	ــــــ	ــــــــــــــــ
v. ہوش اڑا دینا	ــــــ	ــــــــــــــــ
vi. دن میں تارے دکھانا	ــــــ	ــــــــــــــــ

- آپ پچھلی جماعت میں فعل، فاعل اور مفعول کے بارے میں پڑھ چکے ہیں۔ نیچے دیے گئے جملوں پر غور کیجیے اور مثال کے مطابق ان میں فعل، فاعل اور مفعول کے الفاظ ان کے آگے لکھیے اور ان کی وضاحت بھی کیجیے:

مثال: بچے نے بلی کو دودھ پلایا۔	پلانا	بچہ	بلی
i. کسان نے کھیت میں ہل چلایا۔	ــــ	ــــ	ــــ
ii. طالبِ علم نے یومِ آزادی پر مضمون لکھا۔	ــــ	ــــ	ــــ

© NCERT not to be republished

iii. سعدیہ کتاب پڑھ رہی ہے۔ ____ ____ ____

iv. موہن لال قلعہ دیکھنے گیا۔ ____ ____ ____

تخلیقی اظہار

- ملک کی جدوجہد آزادی کے دوران انگریزوں نے آزادی کے متوالوں پر ظلم وستم کی انتہا کر دی۔ ایسے کئی دل دہلا دینے والے واقعات پیش آئے جن میں سے ایک روح فرسا واقعہ 'جلیان والا باغ' کا سانحہ تھا۔ اس سانحے کی تفصیلات لائبریری سے تلاش کیجیے اور ایک مضمون لکھیے۔

عملی کام

- اشفاق اللہ خاں کی طرح آزادی کے کچھ اور متوالے نوجوان تھے جنھوں نے حکومتِ برطانیہ کے خلاف آواز اٹھائی اور تختۂ دار پر چڑھا دیے گئے۔ اپنے علاقے کے مجاہدینِ آزادی کے نام اور کارناموں کی فہرست بنا کر چارٹ پر لگائیے۔ آپ نیچے دیے گئے لنک کے ذریعے ان کے متعلق معلومات اور ان کی تصاویر حاصل کر سکتے ہیں۔

https://www.indiaculture.gov.in

https://amritmahotsav.nic.in

- برطانوی حکومت میں تحریکِ آزادی کے متوالوں کو مختلف قسم کی سخت سزائیں دی جاتی تھیں جیسے عمر قید، جلاوطنی اور پھانسی وغیرہ۔ ان میں کالا پانی بھیجنے کی سزا بھی شامل تھی۔ دیے گئے ویب لنک کی مدد سے انڈمان اور نکوبار میں واقع تاریخی اہمیت کی حامل سیلولر جیل جہاں کالا پانی کی سزا پائے جانے والے قیدیوں کو رکھا جاتا تھا، کے بارے میں معلوم کیجیے اور اسے اپنی کاپی میں لکھیے۔

https://southandaman.nic.in/tourist-place/cellular/

- تحریکِ آزادی میں مردوں کے ساتھ خواتین نے بھی نمایاں خدمات انجام دیں۔ پانچ ایسی خواتین کے نام لکھیے جو ملک کی جدوجہد آزادی میں شامل تھیں؟

© NCERT not to be republished

مِٹّی

مٹی کے سب رنگ انوکھے، سب دیوانے مٹّی کے
مٹی کے سب کھیل کھلاڑی، نئے پرانے مٹّی کے
مٹّی کی یہ سُندر کایا، مٹّی کی ہی ساری مایا
کنکر پتّھر، سونا چاندی، سولہ آنے مٹّی کے
مٹّی کے سب کھیت ہمارے، مٹّی کی پگ ڈنڈی بھی
مٹّی کے ہریالے پودے، دانے دانے مٹّی کے
مٹّی کے سب محل دو محلے، مٹّی کی چھوٹی سی کٹیا
مٹّی کے سب دیے، یہ شمعیں، سب پروانے مٹّی کے
مٹّی کا بازار لگا ہے، کورے کورے سے برتن
کس کی صُراحی، کس کا پیالہ، سب پیمانے مٹّی کے
مٹّی کی خوش بوُ میں بسا ہے، مٹی کا یہ ذرّہ ذرّہ
مٹّی کو مٹّی ہی پکارے، حیلے بہانے مٹّی کے

— خلیل الرحمن اعظمی

(پڑھنے کے لیے)

© NCERT not to be republished

5 کسانوں کا گیت

قدم اپنے آگے بڑھاتے چلیں گے
زمانے کی بگڑی بناتے چلیں گے
زمینوں پہ جب ہل چلاتے چلیں گے
تو مٹی سے سونا اُگاتے چلیں گے
نِشاں بھوک کا ہم مٹاتے چلیں گے
زمانے کی بگڑی بناتے چلیں گے

کہیں چاولوں سے سجائیں گے دنیا
کہیں باجرے سے بسائیں گے دنیا
چنے کی کہیں ہم بنائیں گے دنیا
جو ہے کال اس کی مٹائیں گے دنیا
نِشاں بھوک کا ہم مٹاتے چلیں گے
زمانے کی بگڑی بناتے چلیں گے

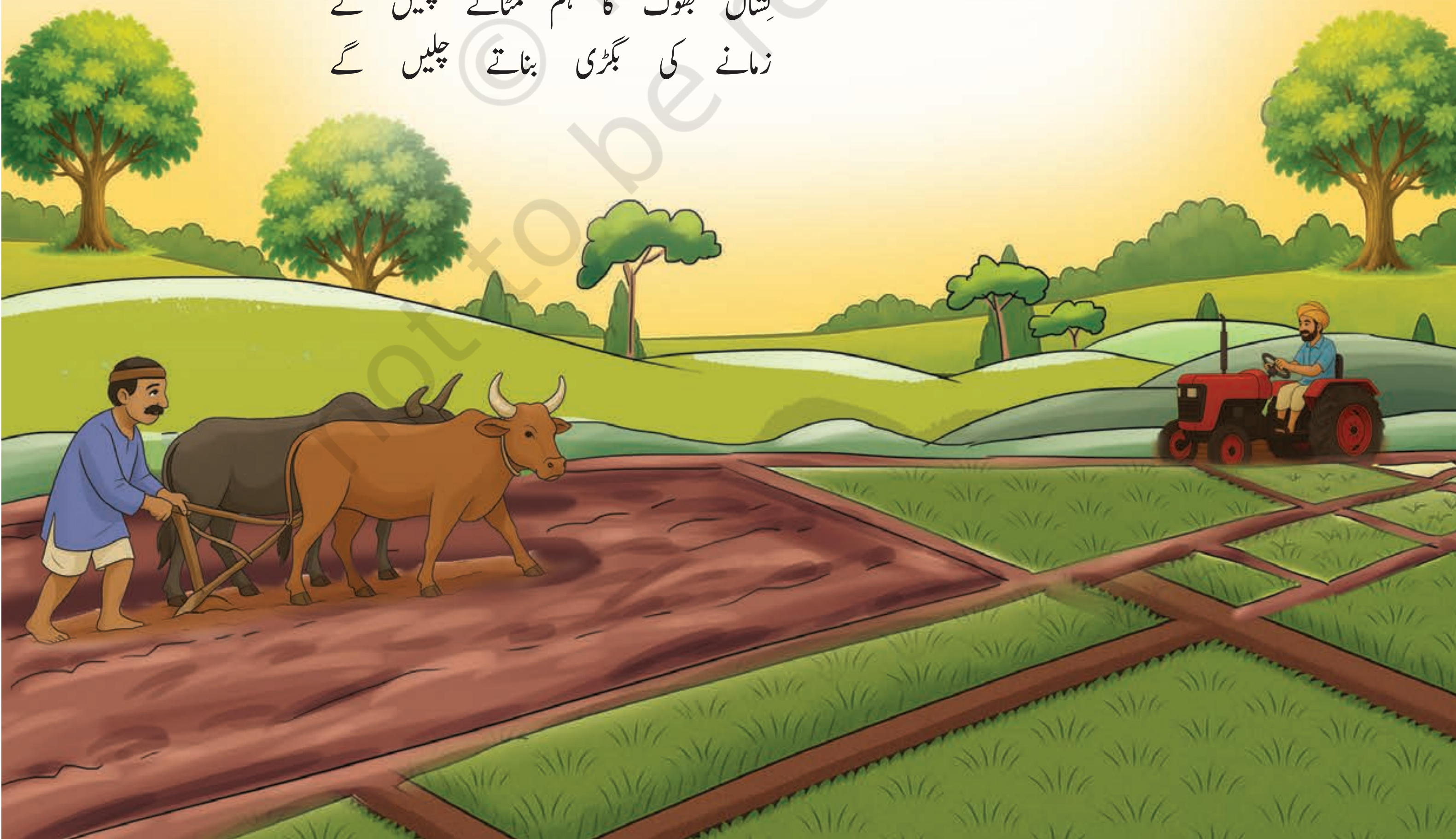

© NCERT not to be republished

نہیں کام کرنے سے ہم تھکنے والے
جہاں جانتا ہے کہ ہم ہیں جیالے
اندھیرے کی دنیا میں ہم ہیں اجالے
کہ ہیں ہم بڑی سخت محنت کے پالے
نِشاں بھوک کا ہم مٹاتے چلیں گے
زمانے کی بگڑی بناتے چلیں گے

— جگن ناتھ آزاد

لفظ و معنی

کال	:	قحط ہونا، کمی ہونا
جیالے	:	باہمّت، حوصلہ مند
پالے	:	پرورش کیے گئے

غور کیجیے

- اس نظم میں کسانوں کی محنت، ان کے عزم اور حوصلے کا ذکر کیا گیا ہے۔ وہ زمین سے اناج اُگا کر دنیا سے بھوک مٹانے کا کام کرتے ہیں اس لیے انھیں ’ان داتا‘ کہا جاتا ہے۔
- کاشت کاری کے لیے اب مختلف قسم کی مشینیں استعمال کی جاتی ہیں لیکن اس کے باوجود کسانوں کی جفاکشی اور محنت کسی بھی طور کم نہیں۔ کسانوں کی محنت سے ہمیں کھانا ملتا ہے، لہٰذا ہمیں کھانا برباد نہیں کرنا چاہیے۔
- کسانوں کی فلاح و بہبود کے لیے حکومت کی جانب سے کئی زرعی اسکیمیں چلائی جا رہی ہیں، جن میں پی ایم کسان، پی ایم فصل بیما یوجنا، کسان کریڈٹ کارڈ اور ایگریکلچر انفراسٹرکچر فنڈ وغیرہ شامل ہیں۔

© NCERT not to be republished

سوچیے اور بتائیے

1. کسان دنیا کو خوش حال کس طرح بناتے ہیں؟
2. مٹّی سے سونا اُگانے سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟
3. ’نشان بھوک کا ہم مٹاتے چلیں گے‘ سے کیا مراد ہے؟
4. نظم میں کس طرح مختلف اجناس سے دنیا کو سجانے کا ذکر کیا گیا ہے؟

◆ درج ذیل مصرعوں کے مفہوم کو اپنی زبان میں لکھیے:

- نہیں کام کرنے سے ہم تھکنے والے
- جہاں جانتا ہے کہ ہم ہیں جیالے
- اندھیرے کی دنیا میں ہم ہیں اجالے
- کہ ہیں ہم بڑی سخت محنت کے پالے

◆ مختلف قسم کے اناجوں کے نام تلاش کر کے لکھیے۔ نام دائیں سے بائیں اور اوپر سے نیچے تلاش کرنے ہیں:

ج	ا	و	ل	ج	د	ف
ب	ا	گ	ی	ہ	و	ل
ا	ڑ	ج	و	ا	ر	د
ج	د	و	د	ج	ا	ا
ر	ا	ر	ہ	ر	ئ	ل
ا	ل	گ	ق	م	ٹ	ر

دائیں سے بائیں: ________ ________ ________ ________

اوپر سے نیچے: ________ ________ ________ ________

◆ مثال کے مطابق درج ذیل الفاظ کے مترادفات لکھیے:

مثال: دنیا — عالم — جہان

i. قدم ________ ________

ii. زمین ________ ________

iii. مٹّی ________ ________

iv. اندھیرا ________ ________

v. کال ________ ________

© NCERT not to be republished

پڑھیے، سمجھیے اور لکھیے

- ’مٹّی سے سونا اگاتے چلیں گے۔‘ مصرعے میں سونا اگانے کا محاورہ استعمال کیا گیا ہے جس کے معنی ہیں زمین سے قیمتی اشیا کا پیدا کرنا۔ نیچے دیے گئے محاوروں کے معنی لکھیے اور جملوں میں استعمال کیجیے:

	معنی	جملہ
i. سبز باغ دکھانا	______	______________________
ii. زمین آسمان ایک کر دینا	______	______________________
iii. جنگل میں منگل ہونا	______	______________________
iv. خون پسینہ ایک کرنا	______	______________________
v. گھر کی کھیتی ہونا	______	______________________

نظم میں آئے ان الفاظ پر غور کیجیے: سجائیں، بسائیں، بنائیں، مٹائیں۔ یہ لفظ ایک جیسی آواز پر ختم ہوتے ہیں اور ان سب میں آخری حرف یا حروف مشترک بھی ہیں۔ وہ لفظ جو یکساں آواز اور یکساں حرف یا حروف پر ختم ہوتے ہیں انھیں قافیہ کہتے ہیں۔ قافیے کے الفاظ بدلتے رہتے ہیں اور قافیہ شعر میں ترنم پیدا کرتا ہے۔ نظم کو دوبارہ پڑھیے اور قافیے کے الفاظ تلاش کر کے لکھیے:

i. __________________________

ii. __________________________

iii. __________________________

iv. __________________________

v. __________________________

vi. __________________________

vii. __________________________

viii. __________________________

- آپ جانتے ہیں کہ کام کا تعلق کسی نہ کسی وقت سے ہوتا ہے۔ کام یا تو گزرے ہوئے وقت میں ہوتا ہے یا موجودہ وقت میں یا پھر آنے والے وقت میں۔ انھیں فعل ماضی، فعل حال اور فعل مستقبل کہا جاتا ہے۔ نظم کے پہلے اور

© NCERT not to be republished

دوسرے بند سے تین فعل مستقبل کی نشان دہی کیجیے اور دی گئی مثال کے مطابق ان افعال کو فعل ماضی اور حال میں تبدیل کر کے لکھیے:

مثال: مستقبل – قدم اپنے آگے بڑھاتے چلیں گے

حال – قدم اپنے آگے بڑھاتے چلے ہیں

ماضی – قدم اپنے آگے بڑھاتے چلے تھے

i. ماضی ____________________

ii. حال ____________________

iii. مستقبل ____________________

i. ماضی ____________________

ii. حال ____________________

iii. مستقبل ____________________

i. ماضی ____________________

ii. حال ____________________

iii. مستقبل ____________________

تلاش کیجیے

- ہیکٹر، ایکڑ، کنال، بیگھا، بسواوغیرہ۔ زمین کی ناپ کے پیمانے ہیں۔ معلوم کیجیے کہ آپ کے علاقے میں زمین اور کھیت کو ناپنے کے لیے کون کون سے پیمانے استعمال ہوتے ہیں؟

© NCERT not to be republished

تخلیقی اظہار

- کسان کی روزمرہ کی زندگی کے متعلق مختلف اخبارات کی سُرخیوں کو اکٹھّا کر کے پڑھیے اور ان کا خلاصہ اپنی زبان میں لکھیے۔
- اس نظم کے بارے میں ایک تصویر بنایئے اور اپنی مرضی سے اس میں رنگ بھریئے۔ آپ بغیر رنگ یا دستیاب رنگوں کی مدد سے بھی تصویر بنا سکتے ہیں۔

عملی کام

- ہمارے ملک کے ایک بڑے حصے میں کھیتی ہوتی ہے۔ کسی فصل کی کھیتی کے بارے میں درجِ ذیل معلومات حاصل کر کے لکھیے:

i. جُتائی
ii. بوائی
iii. کھاد دینا
iv. سینچائی
vi. نرائی
vii. کٹائی
viii. ذخیرہ کرنا

- کسانوں سے متعلق دوسری نظمیں تلاش کیجیے اور انھیں کمرۂ جماعت میں سنایئے۔
- انسان بغیر سوچے سمجھے جنگلوں کی مسلسل کٹائی کیے جا رہا ہے۔ اس سے جانوروں اور پرندوں کی زندگی متاثر ہو رہی ہے۔ انسان کے ایسے کاموں کی فہرست بنایئے جس سے ماحول اور ہمارے آس پاس کے جانداروں کے لیے خطرے کی صورت پیدا ہو رہی ہے۔ اس خطرے سے نمٹنے کی کیا تدابیر کی جا سکتی ہیں۔ آپ اپنے بڑوں، استاد، استانی اور لائبریری کی بھی مدد لے سکتے ہیں۔

© NCERT not to be republished

4871CH06

6 تین سوال

ایک بار ایک بادشاہ کے دل میں خیال آیا کہ اگر اُسے پہلے سے ہی معلوم ہو جایا کرے کہ کسی کام کے شروع کرنے کا صحیح وقت کیا ہے، وہ کون سے مناسب لوگ ہیں جن کی رائے پر بھروسہ کیا جائے اور وہ کہ جن سے بچا جائے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ اگر اُسے یہ پہلے سے معلوم ہو جائے کہ وہ کون سا کام ہے جس کا کرنا سب سے زیادہ ضروری ہے تو اسے کبھی ناکامی کا منھ نہ دیکھنا پڑے۔

© NCERT not to be republished

یہ خیال دل میں آتے ہی بادشاہ نے پوری سلطنت میں منادی کرادی کہ وہ اُس شخص کو ایک بڑا انعام دے گا جو اُسے یہ بتا سکے کہ ہر کام کے شروع کرنے کا صحیح وقت کیا ہے؟ بہت اہم لوگ کون ہیں؟ اور سب سے زیادہ ضروری کام کیا ہے جو اُسے کرنا چاہیے۔

بادشاہ کے پاس بہت سے لوگ آئے لیکن اُن سب نے بادشاہ کے سوالات کے مختلف جوابات دیے۔ جوابات مختلف ہونے کی وجہ سے بادشاہ ان میں سے کسی سے اتفاق نہ کر سکا اور نہ اس نے کسی کو انعام دیا۔ لیکن چوں کہ وہ اپنے سوالوں کے جوابات جاننے کے لیے اب بھی فکرمند تھا، اس لیے اُس نے طے کیا کہ وہ ایک سادھو سے مشورہ کرے گا جو اپنی سوجھ بوجھ کی وجہ سے سلطنت کے کونے کونے میں مشہور تھا۔

وہ سادھو ایک جنگل میں رہتا تھا جس کے باہر کبھی نہیں گیا تھا۔ وہ عام آدمیوں کے علاوہ کسی سے نہیں ملتا تھا۔ چنانچہ بادشاہ نے معمولی کپڑے پہنے اور سادھو کی کُٹیا سے پہلے ہی وہ اپنے گھوڑے سے اُتر کر اور اپنے سپاہیوں کو پیچھے چھوڑ کر سادھو سے ملنے کے لیے اکیلا چل پڑا۔

not to be republished © NCERT

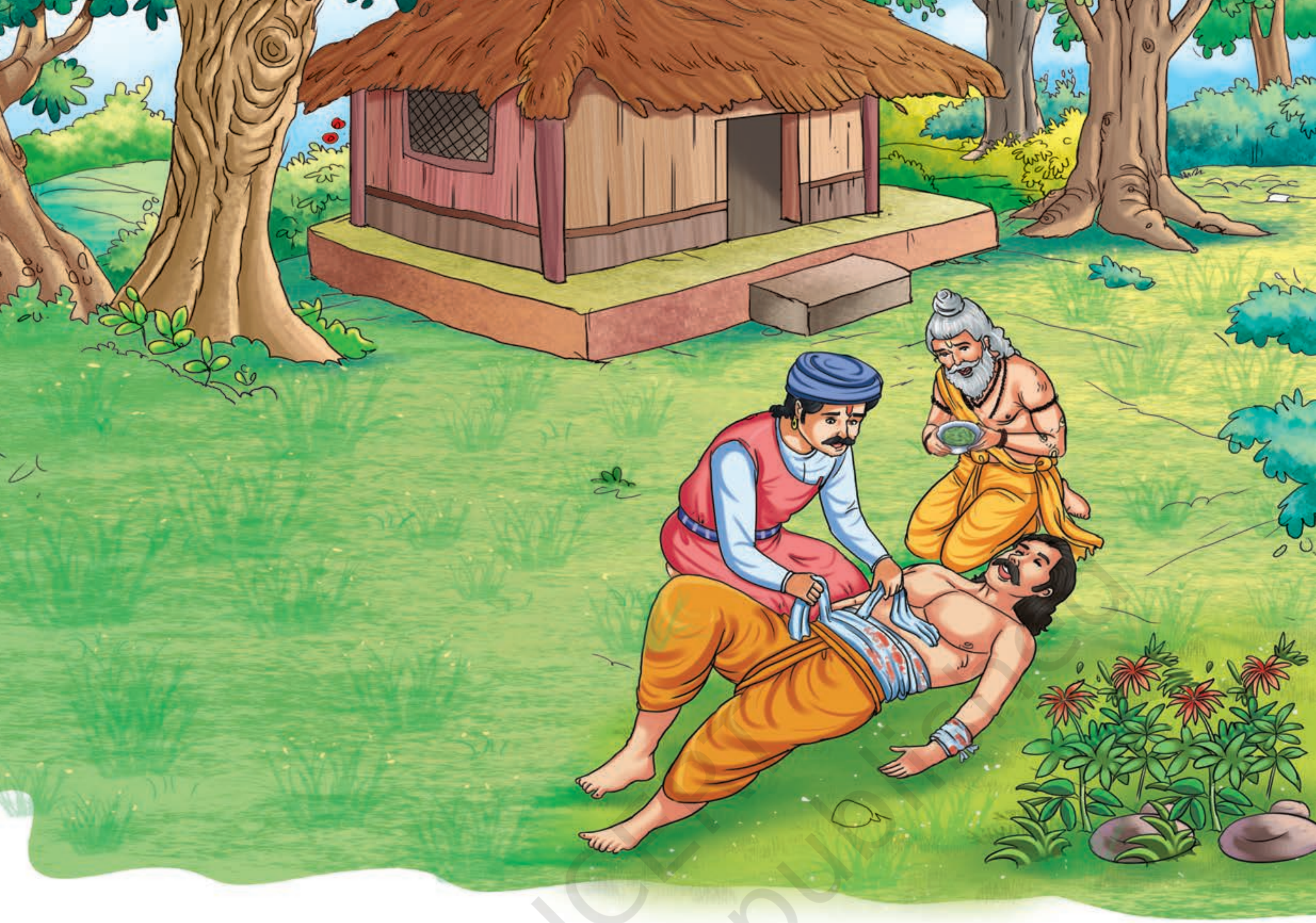

بادشاہ قریب پہنچا تو دیکھا کہ اُس وقت سادھو اپنی کُٹیا کے سامنے زمین کی کھدائی کر رہا تھا۔ بادشاہ کو دیکھتے ہی اس نے اُسے سلام کیا اور گھومتا رہا۔ سادھو دُبلا پتلا اور کمزور تھا۔ ہر بار جب وہ اپنا پھاوڑا زمین پر چلاتا، بہت تھوڑی مٹی کھود پاتا اور بُری طرح ہانپنے لگتا۔

بادشاہ اس کے پاس گیا اور کہا، ''سادھو مہاراج، ہم آپ کے پاس تین سوالوں کے جواب لینے آئے ہیں۔ ایک یہ کہ میں یہ کیسے جان سکتا ہوں کہ کام کرنے کا صحیح وقت کیا ہے؟ دوم یہ کہ وہ کون لوگ ہیں جن کی مجھے بہت ضرورت ہے تا کہ میں دوسروں کے مقابلے میں ان پر زیادہ توجہ دے سکوں؟ تیسرا یہ کہ وہ کون سے معاملات ہیں جو بہت ضروری ہیں اور جن پر مجھے فوراً توجہ کرنی چاہیے؟''

سادھو نے بادشاہ کی بات سنی لیکن کوئی جواب نہیں دیا۔ اور پھر زمین کھودنے لگا۔

''آپ تھک گئے ہیں۔''

بادشاہ نے کہا، ''مجھے پھاوڑا دیجیے، میں تھوڑی دیر آپ کا کام کروں گا۔''

''شکریہ'' سادھو نے کہا اور بادشاہ کو پھاوڑا دے کر زمین پر بیٹھ گیا۔

جب بادشاہ دو چار کیاریاں کھود چکا تو وہ ٹھہر گیا اور اس نے پھر اپنے سوال دہرائے۔ سادھو نے پھر کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ اٹھ کھڑا ہوا اور پھاوڑے کے لیے اپنا ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا، ''اب آپ دم بھر آرام کریں اور مجھے تھوڑا کام کرنے دیں۔'' لیکن بادشاہ نے ان کو پھاوڑا نہیں دیا اور زمین گوڑتا رہا۔ ایک گھنٹہ گزرا اور دوسرا بھی۔ سورج درختوں کے پیچھے چھُپنے لگا۔ بادشاہ نے آخر کار پھاوڑا زمین پر مارتے ہوئے کہا، ''عقل مند آدمی! میں آپ کے پاس اپنے سوالوں کے جواب لینے آیا تھا۔ اگر کوئی جواب نہیں دے سکتے تو کہہ دیجیے، میں اپنے گھر لوٹ جاؤں۔''

''کوئی آدمی بھاگا ہوا آرہا ہے۔'' سادھو نے کہا، ''آؤ دیکھیں وہ کون ہے۔''

بادشاہ گھوما۔ اس نے ایک زخمی آدمی کو جنگل سے بھاگ کر آتے ہوئے دیکھا۔ آدمی اپنے ہاتھوں سے اپنا پیٹ دبائے ہوئے تھا اور اس کے ہاتھوں سے خون ٹپک رہا تھا۔ وہ درد سے کراہتا ہوا بادشاہ کے پاس پہنچا اور زمین پر گر کر بے ہوش ہو گیا۔ بادشاہ اور سادھو نے اس آدمی کے کپڑے کھولے۔ اس کے پیٹ میں ایک بڑا زخم تھا۔ بادشاہ نے جہاں تک ہو سکا اس کے زخم کو اچھّی طرح دھویا۔ سادھو نے جڑی بوٹیوں سے بنی دوا کو زخم پر لگا کر پٹّی باندھ دی۔ خون کا بہنا بند ہو گیا۔ جب آدمی کو ہوش آیا تو اس نے کچھ پینے کے لیے مانگا۔ بادشاہ تازہ پانی لے کر آیا اور اسے پلایا۔ سورج ڈوب چکا

© NCERT not to be republished

تھا اور ٹھنڈک بھی بڑھ چلی تھی اِس لیے بادشاہ نے سادھو کی مدد سے زخمی کو جھونپڑے کے اندر پہنچایا اور اسے چار پائی پر لٹادیا۔ چار پائی پر لیٹتے ہی اس آدمی نے آنکھیں بند کرلیں اور خاموش ہو گیا۔ بادشاہ بھی دن بھر کی دوڑ دھوپ اور کام کی وجہ سے اتنا تھک گیا تھا کہ وہ دہلیز پر ہی پڑ کر سو رہا۔ رات بھر اس کی آنکھ نہ کھُلی۔ صبح جب اسے ہوش آیا تو اس کو بڑی دیر تک یاد نہ آیا کہ وہ کہاں ہے۔ وہ آدمی جو زخمی تھا اور چار پائی پر لیٹا ہوا اپنی چمکتی ہوئی آنکھوں سے اُسے ٹکٹکی لگائے ہوئے دیکھ رہا ہے، کون ہے؟

''مجھے معاف کر دیجیے۔'' اس آدمی نے بادشاہ کو اپنی طرف دیکھتے ہوئے دیکھا تو کہا۔

''میں تم کو جانتا نہیں اور ایسی کیا بات ہے جس کے لیے میں تم کو معاف کروں۔'' بادشاہ نے کہا۔

آپ مجھے نہیں جانتے لیکن میں آپ کو جانتا ہوں۔ میں آپ کا وہ دشمن ہوں جس نے آپ سے بدلہ لینے کی قسم کھائی تھی۔ آپ نے میرے بھائی کو قتل کر دیا تھا اور اس کی جائداد ضبط کر لی تھی۔ مجھے معلوم ہوا تھا کہ آپ سادھو سے ملنے اکیلے

گئے ہیں۔ میں نے طے کیا کہ جب آپ لوٹیں گے تو میں آپ کو راستے میں قتل کر دوں گا لیکن دن گزر گیا اور آپ نہیں لوٹے۔ اس لیے میں آپ کا پتہ لگانے کے لیے اپنی کمین گاہ سے نکل آیا۔ اسی درمیان آپ کے حفاظتی دستے کے سپاہیوں سے میری مڈ بھیڑ ہوگئی۔ انھوں نے مجھے پہچان لیا اور زخمی کر دیا۔ میں ان سے بچ کر تو بھاگ آیا لیکن اگر آپ میرے زخم پر پٹّی نہ باندھتے تو میں زیادہ خون نکل جانے کی وجہ سے مر جاتا۔ میں نے آپ کو قتل کرنا چاہا لیکن آپ نے میری جان بچالی۔ اب اگر میں زندہ رہا اور آپ نے میری درخواست قبول کی تو میں ساری زندگی آپ کی خدمت ایک وفادار غلام کی حیثیت سے کرتا رہوں گا۔ میں اپنے بچّوں کو بھی نصیحت کر جاؤں گا کہ وہ ایسا ہی کریں۔ مجھے معاف کر دیجیے۔"

بادشاہ اپنے دشمن سے اتنی آسانی سے صلح کر کے اور اُسے دوست بنا کر بہت خوش ہوا۔ اُس نے اس کو معاف ہی نہیں کیا بلکہ اس سے کہا کہ وہ اپنے نوکروں اور شاہی طبیب کو اس کی دیکھ بھال اور علاج کے لیے بھیجے گا اور اس کی جائداد بھی اسے واپس کر دے گا۔

زخمی آدمی سے رُخصت ہو کر بادشاہ دہلیز کے سامنے گیا اور اِدھر اُدھر سادھو کو دیکھنے لگا۔ جانے سے پہلے وہ ایک بار پھر اپنے سوالوں کے جواب حاصل کرنا چاہتا تھا۔ سادھو باہر بیٹھا ہوا اُن کیاریوں میں بوائی کر رہا تھا جو ایک روز پہلے کھودی اور بنائی گئی تھیں۔

بادشاہ سادھو کے پاس پہنچا اور کہنے لگا۔

"عقل مند آدمی! میں آخری بار آپ سے اپنے سوالوں کے جواب کی درخواست کرتا ہوں۔"

"جواب تو تم پا چکے ہو۔" سادھو نے کہا جو ابھی تک اپنی دبلی پتلی ٹانگوں پر جھکا ہوا بادشاہ کی طرف دیکھ رہا تھا۔

"کیسا جواب؟ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟"

"کیا تمھاری سمجھ میں نہیں آیا؟" سادھو نے پوچھا۔ اگر تم نے کل مجھ کمزور پر ترس کھا کر میری ان کیاریوں کو کھودا نہ ہوتا اور اپنے راستے پر چلے گئے ہوتے تو وہ آدمی تم پر حملہ کر دیتا اور تم میرے ساتھ نہ ٹھہرے رہنے پر افسوس کر رہے ہوتے۔ اس لیے وہ وقت بہت اہم تھا جب تم کیاریاں کھود رہے تھے۔ میں بھی بہت اہم تھا اور میرے ساتھ نیکی کرنا سب سے اہم کام تھا۔ بعد کو جب وہ آدمی بھاگ کر ہم لوگوں کے پاس آیا تو وہ وقت بھی بڑا اہم تھا اور تم نے اس کے لیے جو کچھ کیا وہ بھی بہت اہم کام تھا۔ اس لیے یاد رکھو کہ وقت ایک ہی بہت اہم ہے اور وہ ہے 'اب'! یہ وقت بہت اہم ہے۔ اس لیے کہ یہی وہ وقت ہے جب ہمارے پاس طاقت ہے۔ وہ آدمی سب سے اہم ہے جس کے ساتھ تم ہو۔ کیوں کہ کسی کو نہیں معلوم کہ اس سے پھر کبھی سابقہ پڑے گا بھی یا نہیں ضروری ہے کہ ایسے انسان کے ساتھ نیکی کی جائے، اس لیے کہ انسان کو یہ زندگی اسی مقصد سے عطا ہوئی ہے۔"

—— لیو ٹالسٹائی

لفظ و معنی

منادی	:	اعلان
کٹیا	:	جھونپڑی
گوڑنا	:	بیج بونے کے لیے زمین کھودنا
جائداد	:	مکان، زمین، مال و اسباب
ضبط کرنا	:	سرکاری قبضے میں لے لینا
کمین گاہ	:	چھُپنے کی جگہ، وہ جگہ جہاں چھپ کر دشمن پر حملہ کیا جائے
حفاظتی دستہ	:	سپاہیوں کا وہ دستہ جو حفاظت کے کام پر معمور ہو
طبیب	:	حکیم، علاج کرنے والا، معالج

© NCERT not to be republished

غور کیجیے

- ہر کام کا ایک وقت مقرّر رہوتا ہے اگر وہ کام وقت پر نہ کیا جائے تو پھر ٹھیک سے انجام نہیں پا سکتا اسی لیے کہا گیا ہے کہ 'گیا وقت پھر ہاتھ نہیں آتا۔'
- اپنے مقصد کو حاصل کرنے کے لیے ہمیں سخت محنت اور لگن سے کام کرنا چاہیے۔ کسی بھی کام کو کرنے کے لیے صبر اور تحمّل کی اشد ضرورت ہوتی ہے۔

سوچیے اور بتائیے

1. آپ کو تین سوالوں میں سب سے مشکل سوال کون سا لگا اور کیوں؟
2. بادشاہ نے اپنے سوالوں کے جواب حاصل کرنے کے لیے کیا طریقہ استعمال کیا؟

3. سادھو کا بادشاہ کو اپنے پاس روکنے کا سبب کیا تھا؟
4. زخمی آدمی کون تھا اور اس کی بادشاہ سے کیا دشمنی تھی؟
5. بادشاہ کو اپنے سوالوں کا اطمینان بخش جواب کب اور کس طرح ملا؟
6. اگر بادشاہ کی جگہ آپ ہوتے تو سوالوں کا حل کس طرح تلاش کرتے؟

پڑھیے، سمجھیے اور لکھیے

- آپ پڑھ چکے ہیں کہ تین حرفی مادے سے مختلف نئے الفاظ بنائے جاتے ہیں۔ یہ مادّہ تین حرفی یا چار حرفی ہوتا ہے۔ جیسے 'شکر' مادّہ ہے،اس سے مشکور، تشکر، شکور، شاکر اور متشکر الفاظ بنتے ہیں۔اپنے ہم جماعت ساتھیوں سے گفتگو کیجیے اور نیچے دیے الفاظ سے نئے الفاظ بنائیے:(آپ لغت کی مدد بھی لے سکتے ہیں۔)

i. نظر ____ ____ ____ ____
ii. نظم ____ ____ ____ ____
iii. کَتَب ____ ____ ____ ____
iv. کرم ____ ____ ____ ____

- ایسے الفاظ جو تلفظ یا املا کے لحاظ سے تو ایک جیسے ہوں، مگر معنی کے اعتبار سے مختلف ہوں 'صنعت تجنیس' کہلاتے ہیں۔ نیچے دیے گئے تجنیسی الفاظ کا استعمال کرتے ہوئے ایسے جملے بنائیے، لیکن خیال رہے دونوں کے معنی مختلف ہوں:

مانگ ____________________
کَل ____________________
خط ____________________
کان ____________________
پَر ____________________
بند ____________________

© NCERT not to be republished

● آپ جانتے ہیں کہ عام بول چال کے وہ جملے جو اپنے لفظی معنی سے ہٹ کر کچھ اور معنی ادا کرتے ہیں انھیں ضرب المثل کہتے ہیں۔مثال کے مطابق نیچے دیے گئے جملوں کو ان سے متعلق ضرب المثل سے ملایئے:

1. مایوسی میں ذراسی مدد بھی بہت کام دے جاتی ہے۔	دور کے ڈھول سہانے
2. ایک وقت میں دو کام انجام دینا۔	جیسا بوئے گا ویسا کاٹے گا
3. برائی کا نتیجہ برا اور اچھائی کا نتیجہ اچھا ہوتا ہے۔	ڈوبتے کو تنکے کا سہارا
4. کسی شخص یا چیز کو بغیر جانے ہوئے اچھا سمجھ لینا	ایک پنتھ دو کاج
5. جو چیز آنکھوں کے سامنے ہو اس کو کیا بیان کرنا	آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا
6. ایک آفت سے نکلا تو دوسری میں پھنس گیا۔	ہاتھ کنگن کو آرسی کیا

● آپ جانتے ہیں کہ جب ایک ہی لفظ کو دوبارا استعمال کیا جاتا ہے تو اس سے معنی میں شدّت پیدا ہوتی ہے۔ایسے الفاظ کو 'تکرارِ لفظی' کہتے ہیں۔ذیل میں دیے ہوئے لفظوں کو جملوں میں استعمال کیجیے:

الفاظ	جملے
i. جلدی جلدی	______________
ii. موٹے موٹے	______________
iii. باغ باغ	______________
iv. اچھے اچھے	______________
v. آہستہ آہستہ	______________
vi. رفتہ رفتہ	______________

© NCERT not to be republished

- نیچے دیے گئے جملوں میں فعل کی نشان دہی کیجیے اور اس فعل کی قسم بھی بتائیے:

i. بادشاہ سادھو سے مشورہ کرے گا۔ ____________

ii. سادھو اپنی کٹیا کے سامنے زمین کی کھدائی کر رہا تھا۔ ____________

iii. بادشاہ نے کہا کہ "مجھے پھاوڑا دو میں تمھارا کام کروں گا۔" ____________

iv. وہ آدمی زمین پر گر کر بے ہوش ہو گیا۔ ____________

v. آپ کے حفاظتی دستوں سے میری مڈبھیڑ ہو گئی۔ ____________

تلاش کیجیے

- کہانی میں آئے اس جملے پر غور کیجیے: "وہ آدمی جو زخمی تھا اور چارپائی پر لیٹا ہوا اپنی چمکتی آنکھوں سے ٹکٹکی لگائے ہوئے دیکھ رہا تھا۔" اس جملے میں لفظ 'چارپائی' استعمال ہوا ہے۔ چارپائی کے مترادفات ہیں چھوٹا پلنگ، کھاٹ، پلنگڑی، مسہری۔ آپ لائبریری سے رشید احمد صدیقی کا انشائیہ 'چارپائی' اور مشتاق احمد یوسفی کا 'چارپائی اور کلچر' حاصل کرکے پڑھیے۔

تخلیقی اظہار

- آپ نے کوئی کہانی ضرور پڑھی ہوگی۔ اپنی پسندیدہ کہانی کے مرکزی خیال کو بنیاد بنا کر اپنی زبان میں ایک کہانی لکھیے۔ آپ نیچے دیے گئے الفاظ کی مدد سے بھی کہانی لکھ سکتے ہیں:

جنگل کا ماحول — صبح کا وقت — سادھو کی کٹیا — ندی کا کنارہ — ہرنوں کا جھنڈ —

گھوڑے پر سوار شہزادہ — زخمی ہرن — مرہم پٹّی کرتا ہوا سادھو —

© NCERT not to be republished

- ہم جماعت طلبا کے ساتھ مل کر اسکول کے سالانہ جلسے کے پروگرام کا منصوبہ تیار کیجیے اور اسے اسکول انتظامیہ کے سامنے پیش کیجیے۔
- تصور کیجیے کہ آپ کو اپنے علاقے کے اعلیٰ عہدیدار سے ملاقات کا موقع حاصل ہو، آپ اُن سے کون سے دس سوالات پوچھنا چاہیں گے۔ دی گئی جگہ میں لکھیے:

i. ________________

ii. ________________

iii. ________________

iv. ________________

v. ________________

vi. ________________

vii. ________________

viii. ________________

ix. ________________

x. ________________

عملی کام

- آج کل درخت بہت تیزی سے کاٹے جا رہے ہیں اور شہر بسائے جا رہے ہیں جس کی وجہ سے ماحول کا توازن بگڑتا اور آلودگی دن بہ دن بڑھتی جا رہی ہے۔ آپ آس پاس کے درختوں کی حفاظت کے لیے کون سی تدابیر اختیار کریں گے اپنے ہم جماعت ساتھیوں سے گفتگو کیجیے۔
- اپنے اسکول میں اپنے ہم جماعت ساتھیوں سے مل کر ایک کیاری بنائیے اس کی نرائی، گڑائی کیجیے اور اس میں اپنے پسندیدہ پھولوں کے پودے لگا کر ان کی دیکھ بھال کیجیے۔

© NCERT not to be republished

7 کازی رنگا نیشنل پارک

4871CH07

انسانی آبادی مسلسل بڑھ رہی ہے، جس کے سبب نئی نئی بستیاں بسانے کی ضرورت پیش آ رہی ہے۔ اس ضرورت کو پورا کرنے کے لیے جنگلات کاٹنے شروع کر دیے گئے۔ جنگلات کم ہوئے تو آب و ہوا اور ماحولیات کا توازن بگڑنے لگا۔ انسان کو اپنی ناسمجھی کے باعث نقصانات کا اندازہ ہوا تو جنگلوں کو محفوظ کیے جانے کی فکر ہوئی تاکہ ان میں رہنے والے جانور اور پیڑ پودوں کی بھی حفاظت کی جا سکے اور ماحولیاتی توازن بھی نہ بگڑنے دیا جائے۔ حکومت کے ذریعے بنائے قوانین کی مدد سے جنگلوں کے تحفظ کو یقینی بنایا گیا۔ اِن محفوظ جنگلات کو نیشنل ریزرو پارک کہا جاتا ہے۔ ان پارکوں میں پیڑ پودوں اور جانوروں کو وہاں پہلے سے موجود قدرتی ماحول میں قائم رکھا جاتا ہے۔ ان میں کسی قسم کی تبدیلی کی اجازت نہیں ہوتی۔ البتہ تفریحی سیاحت یا تحقیقی مقاصد کے لیے داخلہ کی اجازت ہوتی ہے۔

ہندوستان میں اس وقت سو سے زیادہ نیشنل ریزرو پارک ہیں۔ ان پارکوں میں اترا کھنڈ میں واقع جم کاربٹ پارک، راجستھان کا رنتھمبور، گجرات کا گیر جنگل، مغربی بنگال کا سندر بن اور آسام کا کازی رنگا نیشنل پارک بہت مشہور ہیں۔

© NCERT not to be republished

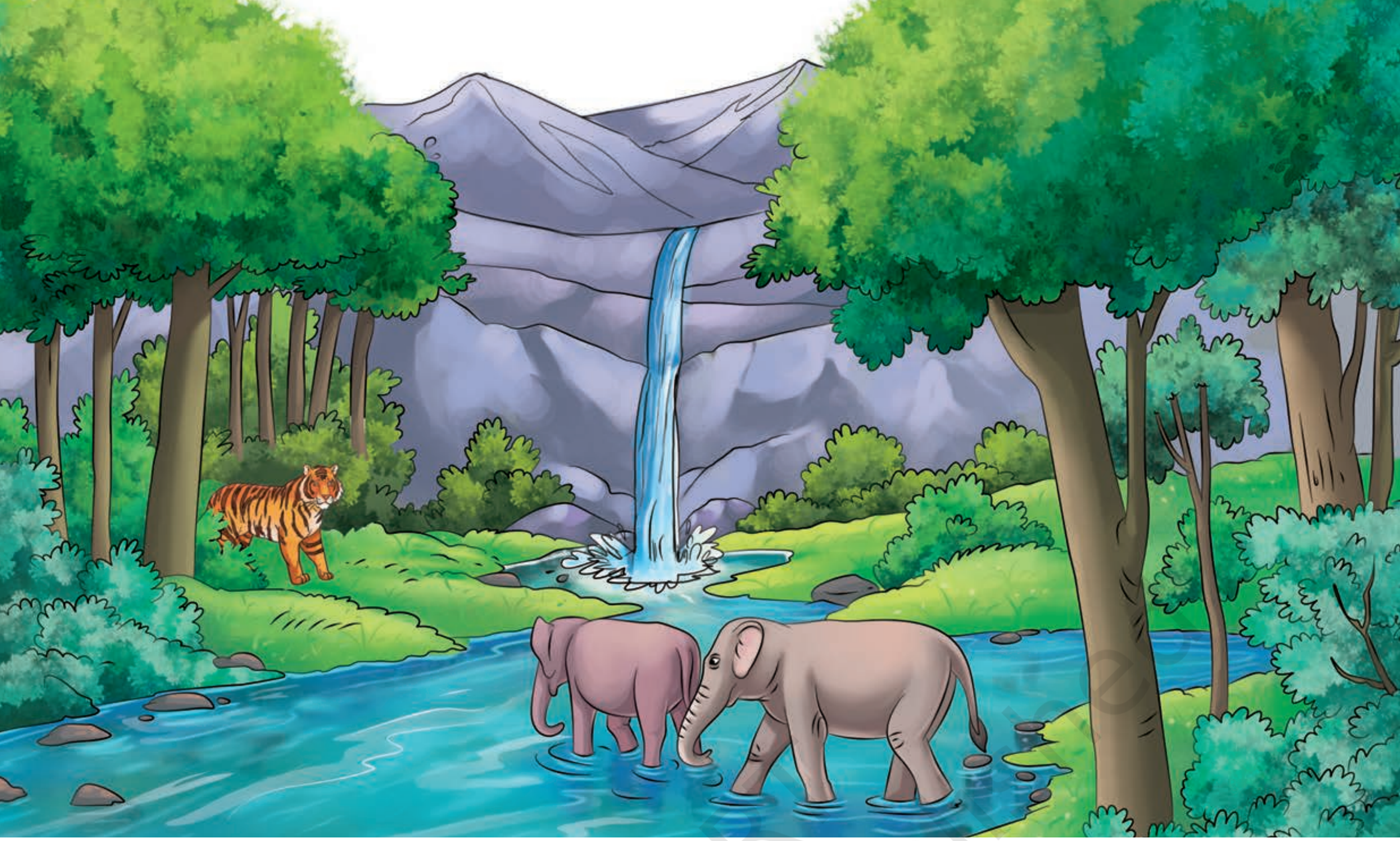

کازی رنگا نیشنل ریزرو پارک ہمارے ملک کے بڑے اور مشہور پارکوں میں سے ایک ہے۔ یہ پارک آسام کے گولاگھاٹ اور نوگاؤں ضلعوں کے درمیان پھیلا ہوا ہے۔ یہ ہمالیہ کی ترائی میں مشرقی سرے کے گرم اور مرطوب آب وہوا والے علاقہ میں واقع ہے۔ اس پارک میں جنگلی جانوروں اور پرندوں کی بہت سی قسمیں پائی جاتی ہیں۔ خصوصاً ایک سینگ والے گینڈے یہاں بڑی تعداد میں پائے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ قدرتی مناظر کا حسن بھی چاروں طرف بکھرا پڑا ہے۔

کازی رنگا نیشنل پارک کا قیام 1905 میں انگریز وائسرائے لارڈ کرزن کے ہاتھوں عمل میں آیا۔ لارڈ کرزن نے ڈھائی سو کلومیٹر کے رقبے کو محفوظ کر کے یہاں شکار پر پابندی لگا دی تھی۔ صرف سیّاحوں کو اجازت نامہ جاری کر کے گھومنے کی اجازت تھی۔ 1974 میں حکومت کی جانب سے اسے نیشنل پارک کا درجہ دیا گیا اور 1985 میں یونیسکو (UNESCO) نے اسے عالمی ثقافتی ورثہ (World Heritage Site) کا درجہ دیا۔ یہ قومی پارک برہم پتر ندی کے کنارے واقع ہے۔ برہم پتر میں تقریباً ہر سال زبردست سیلاب آتا ہے جس سے پارک کے تین چوتھائی حصّہ میں پانی بھر جاتا ہے۔ اس سیلاب کی وجہ سے بڑی تعداد میں جانوروں کی جانیں تلف ہو جاتی ہیں۔ پارک کے جانوروں کی جان بچانے کے لیے اس پارک کی سرحد پر ایک اور نیشنل پارک بنایا گیا جس کا نام مانس (Manas) ہے۔ بارش کے دنوں میں جانوروں کو اس پارک میں منتقل کر دیا جاتا ہے۔ یہ پارک کازی آنگ (Kazi Aang) پہاڑ کے قریب واقع ہے۔ سیلاب کی صورت حال ختم ہونے کے بعد یہ جانور واپس نیچے آجاتے ہیں۔

اس پارک کا نام کازی رنگا کیوں پڑا؟ اس سے متعلق یوں تو کئی دل چسپ کہانیاں مشہور ہیں۔ لیکن یہ بات زیادہ قرین قیاس معلوم ہوتی ہے کہ ’کربی‘ زبان میں ’کازی‘ بکری یا ہرن کو کہتے ہیں اور ’رنگا‘ سرخ رنگ کو کہا جاتا ہے۔ چوں کہ اس پارک میں سرخی مائل ہرن بکثرت پائے جاتے ہیں، اسی لیے اس کا نام ’کازی رنگا‘ پڑ گیا۔

یہ پارک گرچہ ایک سینگ والے گینڈوں کے لیے دنیا بھر میں مشہور ہے لیکن یہاں اس کے علاوہ بھی انواع واقسام کے جانور پائے جاتے ہیں۔ مثلاً ہاتھی، سفید موزوں والے بڑے اور طاقتور پانی کے بھینسے، پاڑے، سانبھر، ہرن، بارہ سینگھے، جنگلی سور، تیندوے، جنگلی بلّی، سانپ جیسی پھنکار نکالنے والے خرگوش، بڑے اور بھورے نیولے، لومڑیاں، گیدڑ، لمبی تھوتھنی والے بھالو، چھلانگ لگانے والی لومڑیاں، مکاؤ بندر، لنگور، بن مانس جنھیں انگریزی میں Ape کہتے ہیں اور کالے سر والے بندر بلکہ پینگوئن بھی اس پارک میں مل جاتے ہیں۔ یہ پارک پروجیکٹ ٹائیگر (Project Tiger) کے تحت بھی منظور ہے۔ یہاں بڑی تعداد میں سیّاح آزاد گھومتے باگھوں کو دیکھنے کے مقصد سے آتے ہیں۔ ایک دل چسپ بات یہ ہے کہ باگھ، چیتا اور تیندوا جیسے سبھی جانور بلّی کے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں کیوں کہ ان کی شکل و صورت اور عادات و اطوار بڑی حد تک بلّی سے مشابہت رکھتے ہیں۔ اسی لیے انھیں ’بڑی بلّی‘ (Big Cat) کہا جاتا ہے۔ کازی رنگا کی ایک اور خاصیت یہاں جنگلی بلّیوں کی بڑی تعداد میں موجودگی ہے۔ جنگلی بلّیاں جسامت میں ہمارے شہروں میں پائے جانے والی بلّیوں سے کہیں زیادہ بڑی اور بے حد خونخوار ہوتی ہیں۔ کئی بلیاں مل کر کسی بڑے جانور پر حملہ کر دیں تو اسے جان بچانی مشکل ہو جاتی ہے۔ ایسی جنگلی بلیاں عام طور پر ہر نیشنل پارک میں نہیں پائی جاتیں۔ یہاں کے جنگلی بھینسے بھی اپنی مثال آپ ہیں۔ سیاہ، لمبے چوڑے طاقتور، نوکیلے سینگوں والے بھینسے یہاں کثرت سے ملتے ہیں۔ اگر شیر اُن پر حملہ کرنے کی غلطی کر بیٹھے تو اسے بھی دانتوں پسینہ آ جاتا ہے۔ یہ مضبوط بھینسے، شیر

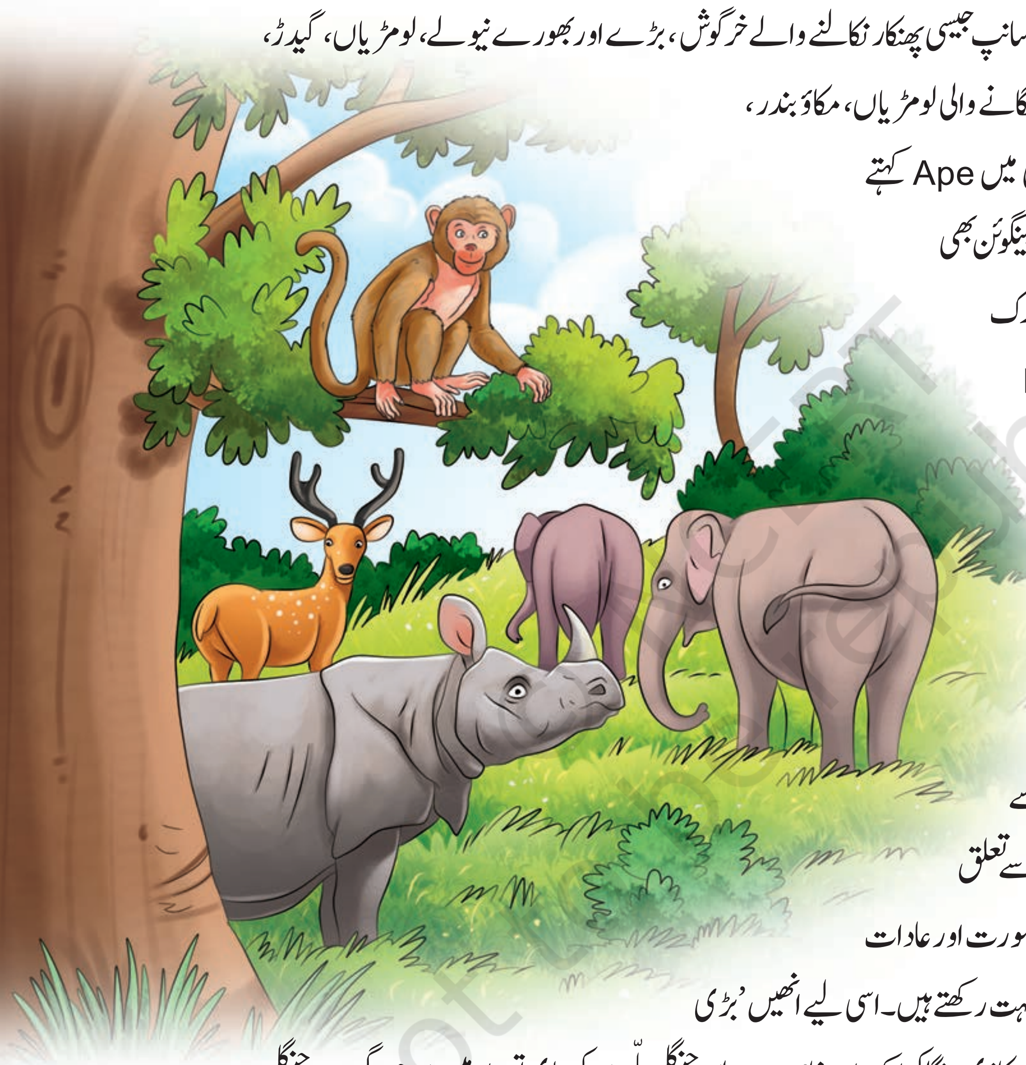

اور چیتے کو اپنے سینگوں پر اٹھا کر دور پھینک دیتے ہیں۔ جھنڈ میں یہ اور بھی خطرناک ہو جاتے ہیں۔ بڑی بلیاں (شیر وغیرہ) اگر انھیں اپنا شکار بنانا چاہیں تو پورا جھنڈ اس کی مدد کے لیے پہنچ جاتا ہے اور باگھ کو جان بچا کر بھاگتے ہی بن پڑتا ہے۔ یہ گہرے کالے ہوتے ہیں لیکن ان کے پاؤں کے بال نیچے سے ایک ڈیڑھ فٹ اوپر تک بالکل سفید ہوتے ہیں جیسے انھوں نے سفید موزے پہن رکھے ہوں۔ پارک میں گھومنے والے سیاحوں کی گاڑیوں کو اگر بھینسے، ہاتھی یا گینڈوں کا جھنڈ سڑک پار کرتا نظر آ جائے تو وہ کافی فاصلے پر گاڑی روک لیتے ہیں تا کہ کسی امکانی خطرے سے محفوظ رہ سکیں۔

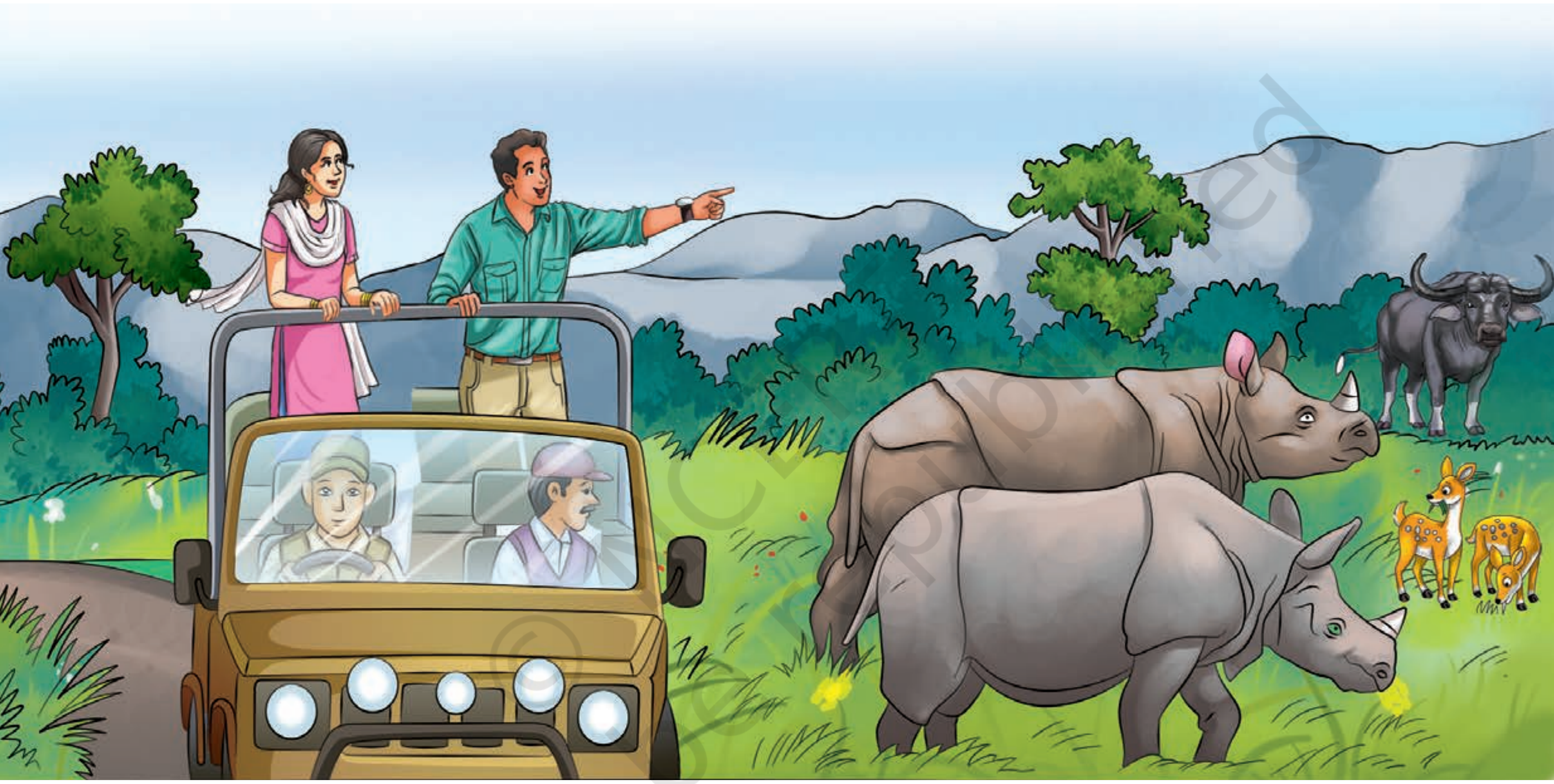

گینڈوں کی طاقت کا تو جواب ہی نہیں ہے۔ نیشنل پارک کی اصل رونق انھی سے ہے۔ ان کا سینگ کالا، بڑا اور نوکیلا ہوتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ان کی جان ان سینگوں میں ہوتی ہے۔ یہ گینڈے عموماً تنہا گھومتے ہوئے اکثر سیّاحوں کو نظر آ جاتے ہیں۔

کازی رنگا نیشنل پارک مختلف قسم کے پرندوں کے لیے بھی مشہور ہے۔ سردی کے موسم میں ٹھنڈے ملکوں سے ہجرت کر کے آنے والے پرندوں کے لیے بھی یہ ایک بہترین پناہ گاہ ہے۔ آس پاس کی جھیلوں اور ندیوں میں مچھلیاں اور مگرمچھ بھی ہیں۔ ان پانیوں میں آبی پرندے سارس اور بگلے (Sea Guls) بھی مِل جاتے ہیں۔ ایک زمانے میں یہاں بڑی تعداد میں گِدھ بھی ہوا کرتے تھے۔

جانوروں کی حفاظت کے لیے جنگلات کے محکمے نے بڑی تعداد میں رینجرس (Rangers) مقرر کیے ہیں جو پوچروں (Poachers) سے جانوروں کی حفاظت کرتے ہیں۔ سیّاحوں کو پارک میں گھمانے کے لیے جیپوں (Jeep) اور ہاتھیوں کا انتظام ہے۔ آبی راستوں پر کشتیاں بھی کرائے پر مل جاتی ہیں۔ اس طرح زمین اور پانی دونوں مقامات کی سیر کا عمدہ انتظام ہے۔ ریاستی حکومت کا محکمۂ جنگلات جانوروں کی فلاح، درختوں کی دیکھ بھال اور نئے درختوں کی پود لگانے کا کام بھی انجام دیتا ہے۔

کازی رنگا نیشنل پارک نہایت شاندار پارک ہے۔ یہ اپنے قدرتی حسن، نایاب جانوروں، پرندوں، آبی جانوروں اور درختوں کے لیے ساری دنیا میں شہرت رکھتا ہے۔ مخصوص موسم میں دیس بدیس کے سیاحوں کا یہاں میلہ سا لگا رہتا ہے۔ یہ پارک ہمارے ملک کا ایک بیش قیمت اور نایاب قدرتی ورثہ ہے۔

— ادارہ

لفظ و معنی

ماحولیات	:	ماحول کی جمع
توازن	:	برابری، تناسب
تحفظ	:	حفاظت، بچاؤ
سیاحت	:	سیر کرنا، گھومنا پھرنا
پناہ گاہ	:	محفوظ جگہ
تلف	:	نقصان، بربادی
ترائی	:	پہاڑوں کی ڈھلان کا زرخیز حصّہ
مرطوب	:	گیلی، نم
رقبہ	:	زمینی لمبائی چوڑائی
سیاح	:	سیر کرنے والا

© NCERT not to be republished

غور کیجیے

- نیشنل پارک جنگلی جانوروں اور درختوں کی حفاظت کے لیے بنایا گیا ایک ایسا مقام ہے جہاں جانور قدرتی ماحول میں آزادی کے ساتھ گھومتے پھرتے اور زندگی گزارتے ہیں۔
- جانوروں کی حفاظت کے لیے جنگلات کے محکمے نے بڑی تعداد میں رینجرس کی تقرری کی ہوئی ہے۔ اسی طرح 'ون درگا' جنگلاتی محافظ دستہ بھی تعینات کیا ہے جو خواتین پر مشتمل ہے۔

سوچیے اور بتایئے

1. کازی رنگا نیشنل پارک میں ایک سینگ والے گینڈے کے علاوہ کون کون سے جانور موجود ہیں؟
2. وائلڈ لائف سنکچری میں دوسرے جنگلات سے لاکر جانور کیوں چھوڑے جاتے ہیں؟

3. نیشنل پارک مانس کے قیام کا مقصد کیا ہے؟

4. نیشنل پارک میں رینجرس (Rangers) کس کام کے لیے تعینات کیے جاتے ہیں؟

5. بڑی بلی کس کو کہا گیا ہے اور کیوں؟

◆ خالی جگہوں کو پُر کیجیے:

1. بہادر لوگ ______________ سے خوف زدہ نہیں ہوتے۔ (مشکل/مشکلات)
2. سمندر کی بعض ______________ ہوا میں اڑتی بھی ہیں۔ (مچھلی/مچھلیاں)
3. جاپان میں لکڑی کی ______________ بنائی جاتی ہیں۔ (عمارت/عمارتیں)
4. پارک میں کئی ______________ فوارے لگے ہوئے ہیں۔ (عدد/اعداد)

پڑھیے، سمجھیے اور لکھیے

◆ ان جملوں کو غور سے پڑھیے:

— آسمان میں کالے کالے بادل چھا رہے ہیں۔

— آبادی میں بڑھوتری کے سبب نئی نئی بستیاں بسانے کی ضرورت پیش آتی ہے۔

پہلے جملے میں 'کالے کالے' اور دوسرے جملے میں 'نئی نئی' الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ جب تحریر میں کسی بات پر زور پیدا کرنا ہوتا ہے تو جملے میں ایک ہی لفظ دو مرتبہ استعمال کیا جاتا ہے۔ اس سے نہ صرف بات میں زور پیدا ہوتا ہے بلکہ تحریر میں خوبصورتی بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ آپ ایسے پانچ الفاظ تلاش کر کے لکھیے اور اُنھیں جملوں میں استعمال کیجیے:

i. ______________________________

ii. ______________________________

iii. ______________________________

iv. ______________________________

v. ______________________________

© NCERT not to be republished

◆ دی گئی عبارت کو پڑھیے اور خالی جگہوں کو مناسب صفت سے پُر کیجیے:

ضرورت مند، پابند، سعادت مند، شاندار، سونے کا، ذہین، نوّے، پہلی

عارف بہت ______ لڑکا ہے۔اس نے ______ بار میں ہی مقابلہ جاتی امتحان میں ______ فی صد نمبروں سے کامیابی حاصل کی ہے۔اس کی ______ کامیابی پر اسکول سے ______ کا تمغہ دیا گیا ہے۔اس میں اور بھی کئی خوبیاں ہیں۔وہ وقت کا ______ ہے۔وہ ایک ______ بیٹا اور شاگرد ہے۔ وہ ______ لوگوں کی مدد کے لیے ہمیشہ تیار رہتا ہے۔

◆ دیے گئے جملوں کو صحیح فعل زماں کی مدد سے مکمل کیجیے:

1. قدرت نے انسان کو اعلیٰ درجے کا دماغ عطا ______ ہے۔
2. قدیم زمانے کا انسان دو پتھروں کی رگڑ سے آگ پیدا ______ تھا۔
3. وہ دن دور نہیں جب انسان مریخ پر بھی قدم ______ گا۔
4. ہمارے ملک میں مختلف قسم کے جانور پائے ______ ہیں۔
5. آبی راستوں کا سفر کشتیوں سے ______ ہیں۔

◆ دیے گئے الفاظ سے لاحقے الگ کر کے لکھیے:

سبزہ زار ______
سبزی خور ______
مددگار ______
پناہ گاہ ______
فکرمند ______

مثال کے مطابق نیچے دیے گئے الفاظ کی جمع اور جمع الجمع لکھیے:

	واحد	جمع	جمع الجمع
مثال:	خبر	اخبار	اخبارات
i.	رقم	______	______
ii.	وجہ	______	______
iii.	رکن	______	______
iv.	حکم	______	______
v.	عجیب	______	______

مثال کے مطابق درج ذیل نیشنل پارکوں کا ان کے علاقوں سے جوڑ ملایئے:

1. جم کاربٹ نیشنل پارک	کرناٹک
2. کازی رنگا نیشنل پارک	کیرلہ
3. گیر نیشنل پارک	اتراکھنڈ
4. پیری یار نیشنل پارک	گجرات
5. باندی پور نیشنل پارک	آسام

تلاش کیجیے

- مکاؤ بندر، لنگور اور بن مانس کے بارے میں معلومات حاصل کیجیے اور ان کے درمیان فرق کی نشاندہی کیجیے۔
- برڈ سنکچری میں کس قسم کے پرندے پائے جاتے ہیں ان کے بارے میں معلومات حاصل کیجیے۔
- اپنے ہم جماعت ساتھیوں کے ساتھ مل کر دنیا کے کم سے کم چار مشہور نیشنل پارکوں، ان میں پائے جانے والے جانوروں اور ان ملکوں و شہروں کے نام لکھیے جہاں یہ واقع ہیں۔

© NCERT not to be republished

◆ نیچے دیے گئے معمّے میں سے جانوروں کے نام تلاش کیجیے:

ہ	ل	گ	م	خ	ر	گ	و	ش
ا	ب	ن	و	ل	و	م	ڑ	ی
ت	ن	ہ	ر	ن	چ	ی	ت	ا
ھ	د	س	ل	گ	ی	ن	ڈ	ا
ی	ر	گ	ی	د	ڑ	ی	چ	ھ
ب	ل	ل	ی	ل	ن	گ	و	ر

1. ____________ 2. ____________

3. ____________ 4. ____________

5. ____________ 6. ____________

7. ____________ 8. ____________

9. ____________ 10. ____________

تخلیقی اظہار

- اگر آپ کے گھر میں یا آس پاس کوئی پالتو جانور ہے تو اس کی عادات و اطوار کا مشاہدہ کیجیے اور اس سے متعلق اپنے خیالات کو ایک مضمون کی شکل میں لکھیے۔
- آپ اپنے دوست کو خط لکھیے جس میں جم کاربٹ، رنتھنبور یا گیر (گِر) جنگل یا کسی نیشنل پارک کی سیر کے بارے میں بتائیے۔

عملی کام

- اپنے استاد کے ساتھ کسی چڑیا گھر (Zoo) کی سیر کیجیے اور وہاں موجود جانوروں کے نام لکھیے اور یہ بتائیے کہ ان کے لیے کس قسم کی سہولیات کا انتظام ہے۔

© NCERT not to be republished

- اپنے آس پاس اور گھریلو جانوروں کی حفاظت کے لیے آپ کیا اقدامات کرتے ہیں؟ پیراگراف لکھ کر بیان کیجیے۔
- سبق میں جن جنگلی جانوروں کا ذکر ہوا ہے ان میں سے اپنے پسندیدہ پانچ جانوروں کی تصاویر اپنی نوٹ بک میں چسپاں کیجیے۔ اپنے ہم جماعت ساتھیوں سے گفتگو کرکے ہر جانور کے بارے میں مختصر معلومات تحریر کیجیے۔
- درج ذیل اقتباس کی روشنی میں 'جنگل ہماری زندگی میں بہت ضروری ہیں' موضوع پر اپنے تاثرات کا اظہار کیجیے۔

"زیادہ تر جانوروں کو پودوں سے غذا ملتی ہے۔ کچھ جانور ایسے بھی ہوتے ہیں جو دوسرے جانوروں کا شکار کر کے ان کا گوشت کھاتے ہیں، جیسے: شیر، چیتا وغیرہ۔ چرندوں سے یہ فائدہ ہے کہ وہ جنگل کے پیڑ پودوں کو کھاتے رہتے ہیں۔ اگر ایسا نہ ہو تو جنگل اتنے گھنے ہو جائیں کہ ان میں روشنی، ہوا اور پانی کی کمی ہو جائے اور پیڑ پودے مر جائیں۔ دوسری طرف اگر درندے نہ ہوں تو چرندا اتنے ہو جائیں گے کہ سارے کا سارا جنگل کھا کر ختم کر دیں گے۔ چڑیاں جنگلوں کے لیے ضروری ہیں، اس لیے کہ ان کی وجہ سے کیڑے مکوڑے کم ہوتے رہتے ہیں۔ وہ بیجوں کو بھی بکھیرتی ہیں اور ان کی بیٹ سے جنگل زرخیز ہوتے رہتے ہیں۔ غرض ہر جانور اور ہر پودا جنگل کی زندگی کے لیے اپنی اپنی جگہ پر ضروری ہے۔"

© NCERT not to be republished

4871CH08

8 نام دیو مالی

نام دیو 'مقبرۂ رابعہ درّانی' اورنگ آباد (دکن) کے باغ میں مالی تھا۔ مقبرے کا باغ میری نگرانی میں تھا۔ میرے رہنے کا مکان بھی باغ کے احاطے ہی میں تھا۔ میں نے اپنے بنگلے کے سامنے چمن بنانے کا کام نام دیو کے سپرد کیا۔ میں اندر کمرے میں کام کرتا رہتا تھا۔ میری میز کے سامنے بڑی سی کھڑکی تھی۔ اس میں سے چمن صاف نظر آتا تھا۔ لکھتے لکھتے کبھی نظر اٹھا کر دیکھتا، تو نام دیو کو ہمہ تن اپنے کام میں مصروف پاتا۔ بعض دفعہ اس کی حرکتیں دیکھ کر بہت تعجب ہوتا۔ مثلاً کیا دیکھتا ہوں کہ نام دیو ایک پودے کے سامنے بیٹھا اس کا تھانولا صاف کر رہا ہے۔ تھانولا صاف کر کے حوض سے پانی لیا اور آہستہ آہستہ ڈالنا شروع کیا۔ پانی ڈال کر ڈول درست کیا اور ہر رخ سے پودے کو مڑ مڑ کر دیکھا۔ پھر الٹے پاؤں پیچھے ہٹ کر اسے دیکھنے لگا۔ دیکھتا جاتا تھا اور مسکراتا اور خوش ہوتا تھا۔ یہ دیکھ کر مجھے حیرت بھی ہوئی اور خوشی بھی۔ کام اسی وقت ہوتا ہے جب اس میں لذت آنے لگے۔ بے مزہ کام، کام نہیں بے گار ہے۔

© NCERT not to be republished

اب مجھے اس سے دل چسپی ہونے لگی۔ یہاں تک کہ بعض وقت اپنا کام چھوڑ کر اسے دیکھا کرتا۔ مگر اسے خبر نہ ہوتی کہ کوئی دیکھ رہا ہے یا اس کے آس پاس کیا ہو رہا ہے۔ وہ اپنے کام میں مگن رہتا۔ اس کی کوئی اولاد نہ تھی۔ وہ اپنے پودوں اور پیڑوں ہی کو اپنی اولاد سمجھتا تھا اور اولاد کی طرح ان کی پرورش اور نگہداشت کرتا۔ ان کو سبز اور شاداب دیکھ کر ایسا ہی خوش ہوتا جیسے ماں اپنے بچوں کو دیکھ کر خوش ہوتی ہے۔ وہ ایک ایک پودے کے پاس بیٹھتا، ان کو پیار کرتا، جُھک جُھک کے دیکھتا اور ایسا معلوم ہوتا گویا ان سے چپکے چپکے باتیں کر رہا ہے۔ جیسے جیسے وہ بڑھتے، پھولتے پھلتے اس کا دل بھی بڑھتا اور پھولتا پھلتا تھا، ان کو توانا دیکھ کر اس کے چہرے پر خوشی کی لہر دوڑ جاتی۔ کبھی کسی پودے کو اتفاق سے کیڑ الگ جاتا یا کوئی اور روگ پیدا ہو جاتا تو اسے بڑی فکر ہوتی۔ بازار سے دوائیں لاتا۔ باغ کے داروغہ یا مجھ سے کہہ کر منگواتا۔ دن بھر اسی میں لگا رہتا اور اُس پودے کی ایسی سیوا کرتا جیسے کوئی ہمدرد اور نیک دل ڈاکٹر اپنے عزیز بیمار کی کرتا ہے۔ ہزار جتن کرتا اور اسے بچا لیتا اور جب تک وہ تندرست نہ ہو جاتا اسے چین نہ آتا۔ اس کے لگائے ہوئے پودے ہمیشہ پروان چڑھے اور کبھی کوئی پیڑ ضائع نہ ہوا۔

باغوں میں رہتے رہتے اسے جڑی بوٹیوں کی بھی شناخت ہو گئی تھی۔ خاص کر بچوں کے علاج میں اسے بڑی مہارت تھی۔ دور دور سے لوگ اس کے پاس بچوں کے علاج کے لیے آتے تھے۔ وہ اپنے باغ ہی میں سے جڑی بوٹیاں لا کر بڑی شفقت اور غور سے ان کا علاج کرتا۔ کبھی کبھی دوسرے گاؤں والے بھی اسے علاج کے لیے بلا لے جاتے۔ بلا تامل چلا جاتا۔ مفت علاج کرتا اور کبھی کسی سے کچھ نہیں لیتا۔

وہ خود بھی بہت صاف ستھرا رہتا تھا اور ایسا ہی چمن کو بھی رکھتا۔ اس قدر پاک صاف جیسے رسوئی کا چوکا۔

کیا مجال جو کہیں گھاس پھوس یا کنکر پتھر پڑا رہے۔ روشیں باقاعدہ، تھانولے درست، سینچائی اور شاخوں کی کاٹ چھانٹ وقت پر، جھاڑنا بہارنا صبح شام روزانہ۔ غرض سارے چمن کو آئینہ بنا رکھا تھا۔

ایک سال بارش بہت کم ہوئی۔ کنوؤں اور باولیوں میں پانی برائے نام رہ گیا۔ باغ پر آفت ٹوٹ پڑی۔ بہت سے پودے اور پیڑ تلف ہو گئے۔ جو بچ رہے وہ ایسے نڈھال اور مرجھائے ہوئے تھے جیسے دق کے بیمار، لیکن نام دیو کا چمن ہرا بھرا تھا۔ وہ دور دور سے ایک ایک گھڑا پانی کا سر پر اٹھا کے لاتا اور پودوں کو سینچتا۔ یہ وہ وقت تھا کہ قحط نے لوگوں کے اوسان خطا کر رکھے تھے اور انھیں پینے کو پانی مشکل سے میسر آتا تھا۔ مگر یہ خدا کا بندہ کہیں نہ کہیں سے لے ہی آتا اور اپنے پودوں کی پیاس بجھاتا۔ جب پانی کی قلت اور بڑھی تو اس نے راتوں کو بھی پانی ڈھو ڈھو کے لانا شروع کیا۔ پانی کیا تھا یوں سمجھیے کہ آدھا پانی اور آدھی کیچڑ ہوتی تھی۔ لیکن یہی گدلا پانی پودوں کے حق میں آبِ حیات تھا۔

میں نے اس بے مثل کارگزاری پر اسے انعام دینا چاہا تو اس نے لینے سے انکار کر دیا۔ شاید اس کا کہنا ٹھیک تھا کہ اپنے بچوں کو پالنے پوسنے میں کوئی انعام کا مستحق نہیں ہوتا۔

جب اعلیٰ حضرت حضور نظام کو اورنگ آباد کی خوش آب وہوا میں باغ لگانے کا خیال ہوا تو یہ کام ڈاکٹر سید سراج الحسن

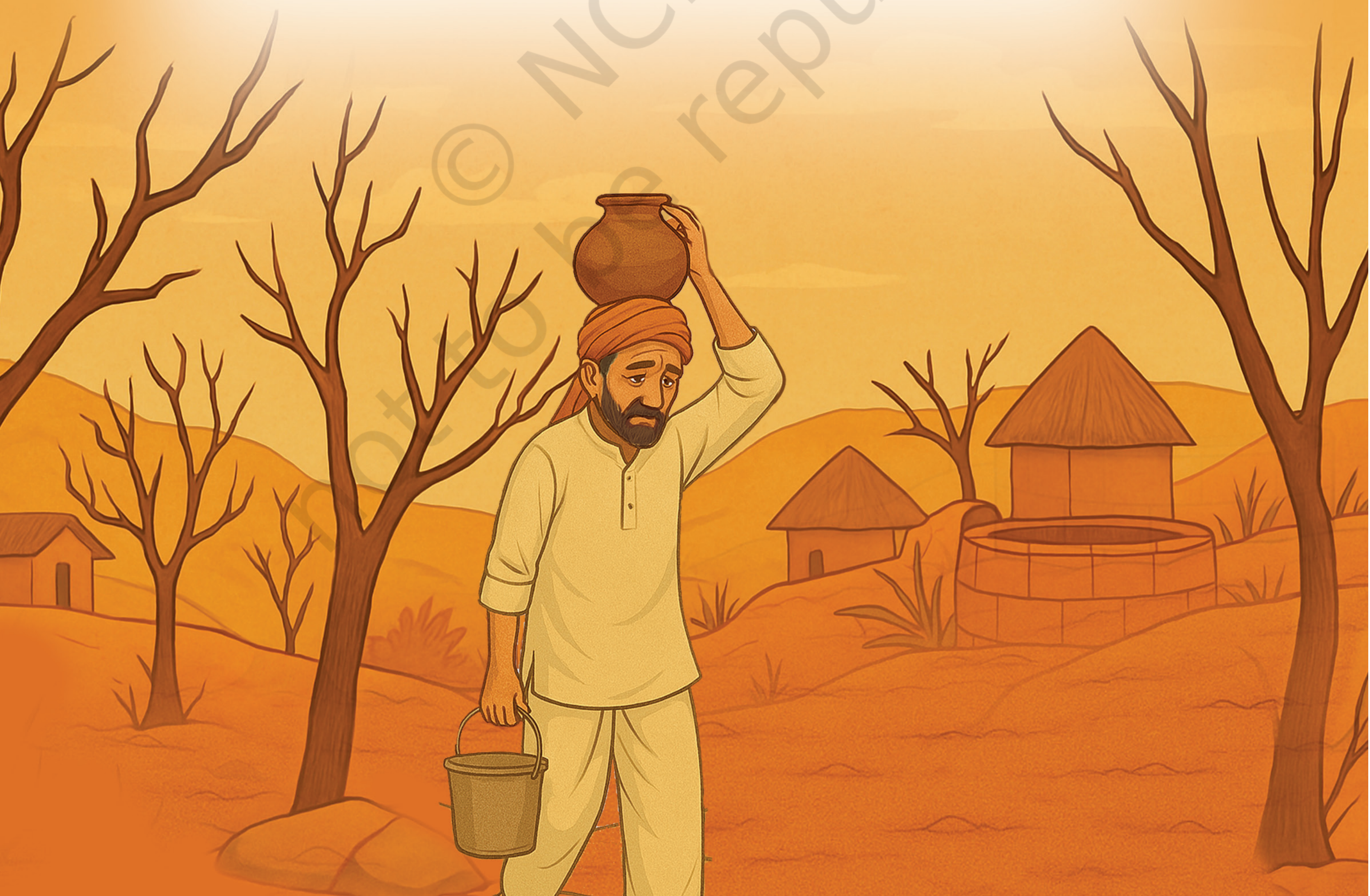

© NCERT not to be republished

(نواب سراج یار جنگ بہادر) ناظمِ تعلیمات کے سپرد ہوا۔ ڈاکٹر صاحب کا ذوقِ باغبانی مشہور تھا۔مقبرہ رابعہ درانی اور اس کا باغ جو اپنی ترتیب و تعمیر کے اعتبار سے مغلیہ باغ کا بہترین نمونہ ہے مدت سے ویران اور سنسان پڑا تھا۔ وحشی جانوروں کا مسکن تھا اور جھاڑ جھنکار سے پٹا پڑا تھا۔ آج ڈاکٹر صاحب کی بدولت سرسبز، شاداب اور آباد نظر آتا ہے۔ اب دور دور سے لوگ اسے دیکھنے آتے اور سیر و تفریح سے محظوظ ہوتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کو آدمی پرکھنے میں بھی کمال تھا، وہ نام دیو کے بڑے قدردان تھے، اسے مقبرے سے شاہی باغ میں لے گئے۔ شاہی باغ آخر شاہی باغ تھا۔ کئی کئی نگراں کار اور بیسیوں مالی اور مالی بھی کیسے کیسے، ٹوکیو سے جاپانی، تہران سے ایرانی اور شام سے شامی آئے تھے۔ ان کے بڑے ٹھاٹ تھے۔ یہ ڈاکٹر صاحب کی اپج تھی۔ وہ شاہی باغ کو حقیقت میں شاہی باغ بنانا چاہتے تھے۔ یہاں بھی نام دیو کا وہی رنگ تھا۔ اس نے نہ فنِ باغبانی کی کہیں تعلیم پائی تھی اور نہ اس کے پاس کوئی سند یا ڈپلوما تھا۔ البتہ کام کی دھن تھی۔ کام سے سچا لگاؤ تھا اور اسی میں اس کی جیت تھی۔ شاہی باغ میں بھی اس کا کام مہا کاج رہا۔ بس یہ تھا اور اس کا کام۔

وہ بہت سادہ، بھولا بھالا اور منکسر مزاج تھا۔ اس کے چہرے پر بشاشت اور لبوں پر مسکراہٹ کھیلتی رہتی تھی۔ چھوٹے بڑے ہر ایک سے جھک کر ملتا۔ غریب تھا اور تنخواہ بھی کم تھی اس پر بھی اپنے غریب بھائیوں کی بساط سے بڑھ کر مدد کرتا رہتا تھا۔ کام سے عشق تھا اور آخر کام کرتے کرتے ہی اس دنیا سے رخصت ہو گیا۔

© NCERT not to be republished

گرمی ہو یا جاڑا، دھوپ ہو یا سایہ، وہ دن رات برابر کام کرتا رہا لیکن اسے کبھی یہ خیال نہ آیا کہ میں بہت کام کرتا ہوں یا میرا کام دوسروں سے بہتر ہے۔ اسی لیے اسے اپنے کام پر فخر یا غرور نہ تھا۔ وہ یہ باتیں جانتا ہی نہ تھا۔ اسے کسی سے بیر تھا نہ جلاپا۔ وہ سب کو اچھا سمجھتا اور سب سے محبت کرتا تھا۔ وہ غریبوں کی مدد کرتا، وقت پر کام آتا، آدمیوں جانوروں، پودوں کی خدمت کرتا۔ لیکن اسے کبھی یہ احساس نہ ہوا کہ وہ کوئی نیک کام کر رہا ہے۔ نیکی اسی وقت تک نیکی ہے جب تک آدمی کو یہ نہ معلوم ہو کہ وہ کوئی نیک کام کر رہا ہے۔ جہاں اس نے یہ سمجھنا شروع کیا، نیکی نیکی نہیں رہتی۔

جب کبھی مجھے نام دیو کا خیال آتا ہے تو میں سوچتا ہوں کہ نیکی کیا ہے اور بڑا آدمی کسے کہتے ہیں۔ ہر شخص میں قدرت نے کوئی نہ کوئی صلاحیت رکھی ہے۔ اس صلاحیت کو درجۂ کمال تک پہنچانے میں ساری نیکی اور بڑائی ہے۔ درجۂ کمال تک نہ کبھی کوئی پہنچا ہے نہ پہنچ سکتا ہے۔ لیکن وہاں تک پہنچنے کی کوشش ہی میں انسان انسان بنتا ہے۔ یہ سمجھو کندن ہو جاتا ہے۔ اگر نیکی اور بڑائی کا یہ معیار ہے تو نام دیو نیک بھی تھا اور بڑا بھی۔

— مولوی عبدالحق

© NCERT not to be republished

لفظ و معنی

ہمہ تن	پوری توجہ کے ساتھ
تھانولا	وہ گڑھا جو درخت کے چاروں طرف پانی روکنے کے لیے بنایا جاتا ہے
توانا	صحت مند، تندرست
نگہداشت	دیکھ بھال، نگرانی
جتن	کوشش
تامّل	ہچکچاہٹ
آئینہ بنا دینا	صاف شفاف بنا دینا، چمکا دینا
باولی	پکّا کنواں جس کے اندر سیڑھیاں ہوتی ہیں
ستائش	تعریف
اوسان خطا ہونا	بدحواس، پریشان ہو جانا
قحط	خشک سالی
کارگزاری	کارکردگی، اچھا کام کرنا
مستحق	حق دار
محظوظ	لطف اندوز ہونا
جلاپا	جلنا، حسد
تلف	ضائع، رائگاں
بشاشت	خوشی، تازگی

© NCERT not to be republished

غور کیجیے

- 'نام دیو مالی' مولوی عبدالحق کا لکھا ہوا خاکہ ہے جو ان کے خاکوں کا مجموعہ 'چند ہم عصر' میں شامل ہے۔ 'خاکہ' ایک ایسی نثری صنف ہے جس میں کسی شخصیت کی قلمی تصویر پیش کی جاتی ہے۔
- کہانی کا اختتام، نیکی اور انسانی عظمت کے حقیقی مفہوم کو واضح کرتا ہے۔ یہاں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ نیکی کی اصل روح اخلاص ہے۔ جب تک انسان بغیر کسی ذاتی مفاد، فخر، یا ستائش کی تمنا کے نیک عمل کرتا ہے، تبھی تک وہ نیکی رہتی ہے۔
- نام دیو مالی کی سادہ زندگی اور مسلسل محنت اور پودوں سے اس کی محبت ہمیں قدرتی ماحول کے ساتھ ہم آہنگ ہو کر جینے کا سلیقہ سکھاتی ہے۔ نام دیو مالی کا کردار ماحولیاتی مسائل جیسے گلوبل وارمنگ اور آلودگی کے خلاف شعور پیدا کرتا ہے۔
- نام دیو مالی کا مسکن اورنگ آباد بتایا گیا ہے۔ اورنگ آباد کا موجودہ نام سَمبھا جی نگر ہے۔

سوچیے اور بتائیے

1. نام دیو اپنے پودوں کی دیکھ بھال میں کیا کیا جتن کرتا تھا؟
2. نام دیو اپنی خدمات کے بدلے کوئی بھی انعام لینا کیوں پسند نہیں کرتا تھا؟
3. نام دیو کی زندگی کے کس پہلو نے آپ کو متاثر کیا ہے اور کیوں؟
4. ماں اور مالی میں کیا مماثلت ہے؟ سبق کی روشنی میں اظہارِ خیال کیجیے۔
5. اس خاکے میں محنت کی اہمیت کو کس طرح اجاگر کیا گیا ہے؟
6. نام دیو مالی کی پانچ خصوصیات لکھیے۔

© NCERT not to be republished

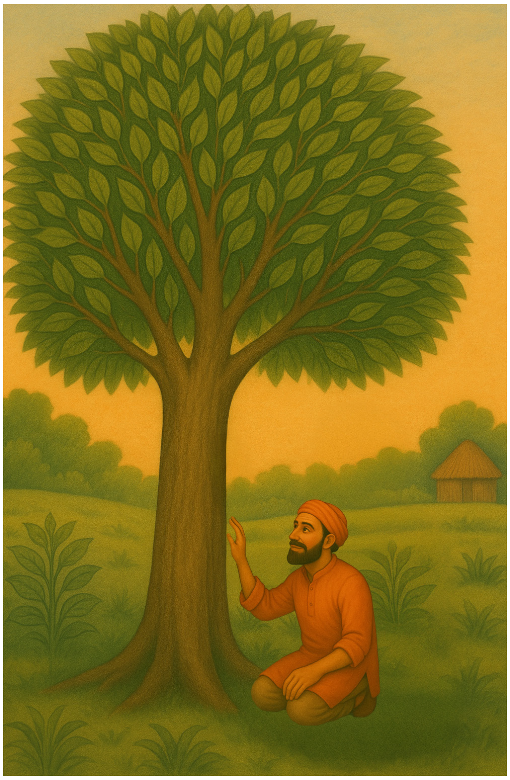

متن پر گفتگو:

درج ذیل جملوں سے آپ کیا سمجھتے ہیں۔اپنے ساتھیوں سے گفتگو کیجیے۔

1. بے مزہ کام، کام نہیں بے گار ہے۔
2. درجۂ کمال تک پہنچنے کی کوشش ہی میں انسان ’انسان‘ بنا رہتا ہے۔
3. سارے چمن کو آئینہ بنا رکھا تھا۔

صحیح جوڑے ملایئے:

کالم ’الف‘	کالم ’ب‘
اورنگ آباد	جڑی بوٹی
شاہی	حضور نظام
نام دیو مالی	پودوں سے محبت
علاج	باغ

پڑھیے، سمجھیے اور لکھیے

- ’صائمہ نے مشکل حالات میں صبر کیا۔‘ اس جملے میں ’صائمہ‘ فاعل ہے، صبر کیا ’فعل ماضی‘ ہے۔

سبق سے پانچ جملے تلاش کر کے لکھیے اور اُن جملوں میں فاعل اور فعل کی نشان دہی کیجیے:

	جملہ	فاعل	فعل ماضی
1.	________________	________	________
2.	________________	________	________
3.	________________	________	________
4.	________________	________	________
5.	________________	________	________

© NCERT not to be republished

- 'باغ میں پھول کھل رہے ہیں۔' یہاں باغ 'اسم ظرف' ہے جو اس جگہ کی وضاحت کر رہا ہے جہاں پھول موجود ہیں۔ وہ الفاظ جو کسی جگہ، مقام یا علاقے کی نشان دہی کرتے ہیں۔ انھیں ظرفِ مکان کہتے ہیں۔ ظرفِ مکان والے پانچ اسم لکھیے اور انھیں جملوں میں استعمال کیجیے:

1. ______________________________
2. ______________________________
3. ______________________________
4. ______________________________
5. ______________________________

تلاش کیجیے

- ہمارے ملک کے کئی حصوں میں اکثر بارش بہت کم ہوتی ہے اور سوکھا پڑ جاتا ہے۔ اپنے بڑوں سے معلوم کیجیے کہ اس مسئلہ سے نمٹنے کا ممکنہ حل کیا ہو سکتا ہے؟
- لوگوں کی مدد کے لیے آپ کون کون سے کام کر سکتے ہیں؟ ہم جماعت ساتھیوں کی مدد سے ایسے کاموں کی فہرست تیار کیجیے۔
- لائبریری سے مولوی عبدالحق کی کتاب 'چند ہم عصر' حاصل کیجیے اور اس میں شامل خاکے پڑھیے اور اپنے ہم جماعت ساتھیوں کے ساتھ گفتگو کیجیے۔

تخلیقی اظہار

- 'اگر میں نام دیو مالی ہوتا' اس عنوان کو ذہن میں رکھ کر باغبانی کے موضوع پر ایک مضمون لکھیے۔
- اپنے گھر یا آس پاس کام کرنے والے مالی سے ملاقات کیجیے۔ ان پانچ نکات کو دیکھیے جو گفتگو کا موضوع ہو سکتے ہیں۔

© NCERT not to be republished

- اپنی پسندیدہ شخصیت کا خاکہ لکھیے۔(اشارہ: جس آدمی کا آپ خاکہ لکھ رہے ہیں، اس کا حلیہ بیان کیجیے، پھر اس کی بات چیت کا انداز، اس کی کوئی مخصوص یا دل چسپ عادت ہو تو اس کا ذکر کیجیے اور اس کے بعد اس کی سیرت یا شخصیت بیان کیجیے۔)

عملی کام

- اپنے گھر میں اپنی پسند کے پودے لگائیے اور اُن کی دیکھ بھال خود کیجیے۔
- نیچے دیے گئے ویب لنک کی مدد سے ملک کے ایک مشہور بوٹینیکل گارڈن کے بارے میں معلومات حاصل کیجیے اور لکھیے۔

https://karnatakatourism.org/tour-item/lalbagh-botanical-garden/

- اگر آپ کے باغیچہ میں اچانک کسی بیماری کے سبب پودے مرجھانے لگتے ہیں تو آپ اس مسئلے کو کس طرح حل کریں گے؟ اپنے ہم جماعت ساتھیوں کے ساتھ اس پر گفتگو کیجیے۔

پہیلیوں کے حل معلوم کیجیے:

1. ہر محفل کی جان بنے یہ
سہرے کی بھی شان بنے یہ
رنگت ہر اک دل کو بھائے
دکھ سکھ کی پہچان بنے یہ

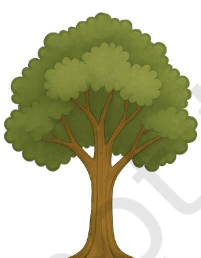

2. پڑے سانس لینے میں ان کی ضرورت
کڑی دھوپ میں دیں مسافر کو راحت

3. مخمل پردے، خوشبو کا گھر
صبح سویرے کھلتا ہے در

© NCERT not to be republished

زعفران

4871CH08A

لفظ زعفران کے لغوی معنی زرد رنگ کے خوش بودار پودے یا پھول کے ہیں۔ یہ دنیا کے مختلف مقامات پر مختلف ناموں سے جانا جاتا ہے۔ اسے عربی زبان میں زعفران، ہندی میں کیسر، فارسی میں زرپران، انگریزی میں Saffron، سنسکرت میں کُنکُم اور کشمیری زبان میں کُنگ یا کُنگ پوش کہتے ہیں۔ اسے سُرخ سونا بھی کہا جاتا ہے۔

زعفران ایک قیمتی مصالحہ ہے جو اِس کے پودے کے پھول اور نازک سُرخ ریشوں سے حاصل ہوتا ہے۔ یہ ریشے زیرہ گیر (Stigma) کہلاتے ہیں۔ انھیں پھولوں سے توڑ کر بڑی احتیاط سے خُشک کیا جاتا ہے۔

زعفران کا استعمال مختلف طرح سے ہوتا ہے۔ کھانے پینے کی چیزوں میں خوش بو، ذائقے اور رنگ کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ اطبّا کے نزدیک زعفران مُقوّی، ذہنی دباؤ کم کرنے اور خون صاف کرنے میں معاون ہے۔ یہ عطر سازی کا بھی ایک اہم جز ہے۔ اس کا استعمال شادی بیاہ اور پوجا پاٹھ کی رسومات میں بھی کیا جاتا ہے۔

زعفران کی پیداوار کے لیے معتدل آب و ہوا، ہلکی دھوپ اور ہلکی سردی ضروری ہے۔ اس کی عمدہ فصل کے لیے چکنی مٹی اور اس میں موجود نامیاتی مادہ بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ زعفران کی کھیتی سب سے زیادہ ہمارے ملک میں کشمیر کے ضلع پلواما کے پامپور علاقے میں ہوتی ہے۔ یہاں کی زمین اور آب و ہوا زعفران کے لیے بہت موزوں ہے۔ شمال مشرق

© NCERT not to be republished

کی ریاستوں جیسے اروناچل پردیش، سکم، میگھالیہ اور منی پور وغیرہ میں بھی اس کی پیداوار کو فروغ حاصل ہے۔

وادیٔ کشمیر میں زعفران کے پھولوں کو اکٹھا کرتے وقت 'جشن زعفران' کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ اس جشن میں سیاح اور مقامی لوگ شام میں لوک موسیقی و گائیکی کے ساتھ زعفرانی قہوہ سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

— ادارہ

(پڑھنے کے لیے)

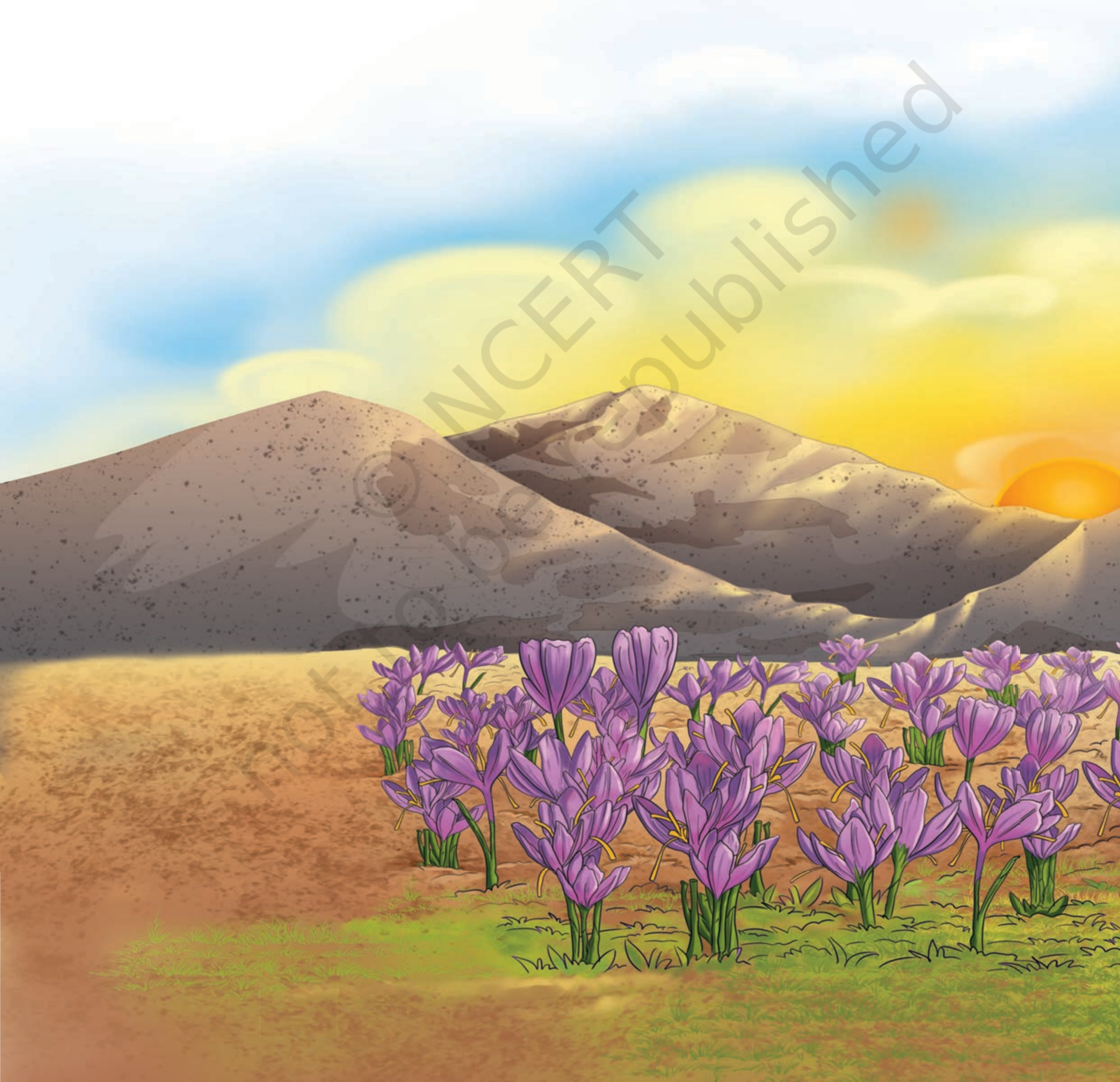

© NCERT not to be republished

4871CH09

9 رات اور ریل

پھر چلی ہے ریل اسٹیشن سے لہراتی ہوئی
نیم شب کی خامشی میں زیرِ لب گاتی ہوئی

ڈگمگاتی، جھومتی، سیٹی بجاتی، کھیلتی
وادی و کہسار کی ٹھنڈی ہوا کھاتی ہوئی

تیز جھونکوں میں وہ چھم چھم کا سرودِ دل نشیں
آندھیوں میں مینہ برسنے کی صدا آتی ہوئی

جیسے موجوں کا ترنم جیسے جل پریوں کے گیت
ایک اک لَے میں ہزاروں زمزمے گاتی ہوئی

© NCERT not to be republished

ٹھوکریں کھا کر، لچکتی، گنگناتی، جھومتی
سرخوشی میں گھنگرووں کی تال پر گاتی ہوئی

ناز سے ہر موڑ پر کھاتی ہوئی سو پیچ و خم
اک دلہن اپنی ادا سے آپ شرماتی ہوئی

رات کی تاریکیوں میں جھلملاتی، کانپتی
پٹریوں پر دور تک سیماب چھلکاتی ہوئی

جیسے آدھی رات کو نکلی ہو اک شاہی برات
شادیانوں کی صدا سے وجد میں آتی ہوئی

تیز تر ہوتی ہوئی منزل بہ منزل دم بہ دم
رفتہ رفتہ اپنا اصلی روپ دکھلاتی ہوئی

© NCERT not to be republished

سینۂ کُہسار پر چڑھتی ہوئی بے اختیار
ایک ناگِن جس طرح مستی میں لہراتی ہوئی

اک ستارہ ٹوٹ کر جیسے رواں ہو عرش سے
رفعتِ کہسار سے میدان میں آتی ہوئی

اک بگولے کی طرح بڑھتی ہوئی میدان میں
جنگلوں میں آندھیوں کا زور دکھلاتی ہوئی

جستجو میں منزلِ مقصود کی دیوانہ وار
اپنا سر دھنتی فضا میں بال بکھراتی ہوئی

رینگتی، مڑتی، مچلتی، تلملاتی، ہانپتی
اپنے دل کی آتشِ پنہاں کو بھڑکاتی ہوئی

© NCERT not to be republished

پُل پہ دریا کے دمادم کوندتی للکارتی
اپنی اس طوفان انگیزی پہ اِتراتی ہوئی

پیش کرتی بیچ ندی میں چراغاں کا سماں
ساحلوں پر ریت کے ذرّوں کو چمکاتی ہوئی

منہ میں گھُستی ہے سرنگوں کے یکایک دوڑ کر
دندناتی، چیختی، چنگھاڑتی، گاتی ہوئی

ڈال کر گزرے مناظر پر اندھیرے کا نقاب
اک نیا منظر نظر کے سامنے لاتی ہوئی

صفحۂ دل سے مٹاتی عہدِ ماضی کے نقوش
حال و مستقبل کے دل کش خواب دکھلاتی ہوئی

— اسرارالحق مجازؔ

© NCERT not to be republished

لفظ و معنی

نیم شب	:	آدھی رات
زیرِلب	:	لب کے نیچے، آہستگی کے ساتھ
کُہسار	:	پہاڑ، پہاڑی علاقہ
سرود	:	موسیقی کا ایک آلہ
مینہ	:	بارش
زمزمے	:	دھیمے سروں کا راگ
سرخوشی	:	سرور، سرمستی
پیچ وخم	:	اتار چڑھاؤ
سیماب	:	پارہ
وجد	:	ایک خاص کیفیت، حال
رفعت	:	عروج، ترقی
جستجو	:	تلاش
آتشِ پنہاں	:	چھپی ہوئی آگ

غور کیجیے

- ریل ہمارے ملک میں آمد و رفت اور مال برداری کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ یہ ہماری زندگی میں شہ رگ کی حیثیت رکھتی ہے۔ اسرار الحق مجاز کی نظم 'رات اور ریل' استعاراتی اور مجازی پہلوؤں سے بھرپور ہے۔ نظم کا مرکزی موضوع وقت کی رفتار، انسانی زندگی کا سفر اور زندگی کے مختلف پہلو ہیں۔ ریل کے ذریعے زندگی کی تیز رفتاری کو علامتی طور پر پیش کیا گیا ہے۔
- یہ نظم جس زمانے میں لکھی گئی تھی اُس وقت بھاپ یا کوئلے سے چلنے والے انجن استعمال ہوتے تھے جن کی مدد سے ریل چلتی تھی۔ زمانے نے کروٹ بدلی اور زندگی کے دیگر شعبوں کی طرح آمد و رفت کے ذرائع میں بھی

© NCERT not to be republished

مثبت تبدیلیاں وقوع پذیر ہوئیں۔ کوئلے سے ڈیزل اور اب ڈیزل کے علاوہ بجلی سے چلنے والے انجن استعمال ہوتے ہیں۔ سفر کو آسان بنانے اور کم وقت میں لمبے سفر کے لیے 'وندے بھارت ایکسپریس' جیسی ریل گاڑی بھی چلائی جا رہی ہے جو جدید ٹیکنالوجی سے آراستہ ہے۔

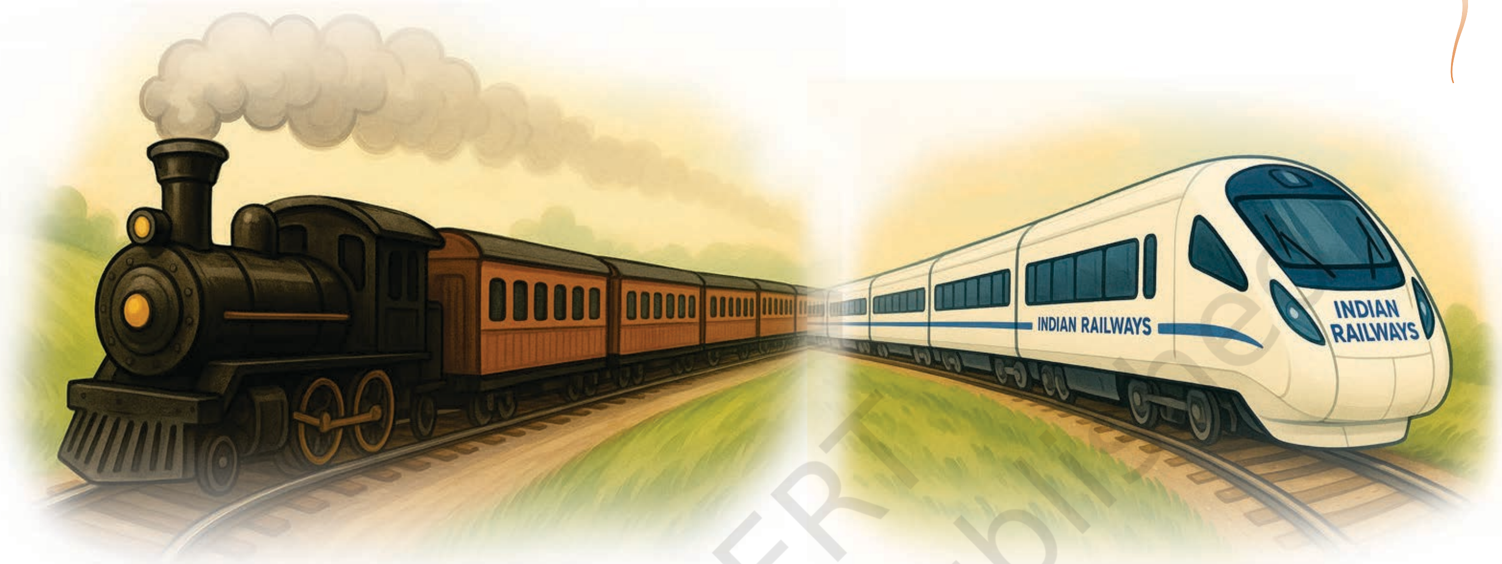

سوچیے اور بتائیے

1. نظم میں ریل کے سفر کو زندگی کے سفر سے کس طرح تشبیہ دی گئی ہے؟
2. نظم میں جن قدرتی مناظر کا ذکر آیا ہے انھیں اپنے الفاظ میں لکھیے۔
3. ریل کس طرح پٹریوں پر سیماب چھلکاتی ہے؟
4. حال و مستقبل کے دل کش خواب دکھانے سے کیا مراد ہے؟

درج ذیل اشعار کی تشریح اپنے الفاظ میں کیجیے

i. ڈال کر گزرے مناظر پر اندھیرے کا نقاب
اک نیا منظر نظر کے سامنے لاتی ہوئی

ii. پیش کرتی ، بیچ ندی میں چراغاں کا سماں
ساحلوں پر ریت کے ذرّوں کو چمکاتی ہوئی

پڑھیے، سمجھیے اور لکھیے

- نظم میں لفظ 'رات' استعمال ہوا ہے۔ 'شب'، 'لیل' وغیرہ رات کے مترادفات ہیں۔ درج ذیل الفاظ کے دو مترادفات لکھیے۔

i. لب ______ ______
ii. کُہسار ______ ______
iii. مینہ ______ ______
iv. صدا ______ ______
v. دلہن ______ ______
vi. پیڑ ______ ______
vii. صحرا ______ ______
viii. جستجو ______ ______

© NCERT not to be republished

- اس شعر پر غور کیجیے:

اک بگولے کی طرح بڑھتی ہوئی میدان میں
جنگلوں میں آندھیوں کا زور دکھلاتی ہوئی

اس شعر میں ریل کو بگولے کی مانند بتایا گیا ہے۔ شعر میں جب ایک چیز کو دوسری چیز کی مانند بتایا جاتا ہے تو اسے 'تشبیہ' کہتے ہیں۔ اِن دونوں چیزوں میں کسی نہ کسی طرح کی مشابہت ضروری ہے۔ تشبیہ میں ایک چیز کو دوسری چیز جیسی بتانے کے لیے کچھ الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں جیسے اوپر کی مثال میں حرف 'کی طرح' استعمال ہوا ہے۔اس کے علاوہ 'سی ر جیسے ر نما' وغیرہ الفاظ بھی استعمال کیے جاتے ہیں۔ان کو حروفِ تشبیہ کہا جاتا ہے۔ نظم کو دوبارہ پڑھیے اور پانچ ایسی مثالیں تلاش کیجیے جن میں ریل کو کسی اور لفظ سے تشبیہ دی گئی ہو:

.i ________________

.ii ________________

.iii ________________

.iv ________________

.v ________________

◆ درج ذیل شعر پر غور کیجیے:

جستجو میں منزل مقصود کی دیوانہ وار
اپنا سر دھنتی فضا میں بال بکھراتی ہوئی

ریل ایک بے جان شے ہے لیکن اس کے بال بکھرے ہوئے ہیں جو انسانی صفت ہے۔ کسی غیر جان دار چیز یا خیال کو انسانی خصوصیت دینا یا اسے انسانوں کی طرح پیش کرنا 'تجسیم' کہلاتا ہے۔ یعنی بے جان اشیا کو جان دار کی طرح پیش کرنا جیسے رینگنا، ہانپنا یا مچلنا۔ یہ سب جان دار کی حرکات ہیں لیکن ان تمام اوصاف کو ریل جیسی بے جان چیز کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔

◆ نظم سے 'صنعت تجسیم' کی پانچ مثالیں تلاش کر کے لکھیے:

.i ________________

.ii ________________

.iii ________________

.iv ________________

.v ________________

◆ اس نظم میں 'سینۂ کہسار' لفظ استعمال ہوا ہے جس کا مطلب ہے کہسار کا سینہ۔ اس میں ہمزہ اضافت کا استعمال کیا گیا ہے۔ آپ ہمزہ اضافت والے پانچ مرکب الفاظ تلاش کر کے لکھیے:

.i ________________

.ii ________________

© NCERT not to be republished

.iii ____________

.iv ____________

.v ____________

تلاش کیجیے

- سپر فاسٹ ایکسپریس، میل ایکسپریس اور پسنجر ٹرین کے بارے میں معلوم کرکے لکھیے اور یہ بھی بتائیے کہ ان کے درمیان کیا فرق ہے؟
- ٹوائے ٹرین کے بارے میں اپنے ساتھیوں سے گفتگو کیجیے اور یہ معلوم کیجیے کہ کن جگہوں کے لیے چلائی جا رہی ہیں؟

تخلیقی اظہار

- 'ریلوے اسٹیشن کا نظارہ' موضوع پر ایک پیراگراف لکھیے۔
- دن میں ریل کا سفر رات میں ریل کے سفر سے کس طرح مختلف ہوتا ہے؟
- 'میرا ریل کا سفر' عنوان سے سفر کی روداد لکھیے جس میں ریل ٹکٹ کی بکنگ سے لے کر سفر سے اختتام تک واقعات کا ذکر کیجیے۔
- آمدورفت کے مختلف ذرائع کون کون سے ہیں۔ آپ کو کون سا ذریعہ زیادہ پسند ہے۔ اظہار خیال کیجیے۔

عملی کام

- ریل کے ٹکٹ کو کن کن طریقوں سے خریدا جا سکتا ہے؟ معلومات حاصل کیجیے۔
- سفر پر جانے سے قبل اس کی تیاری کرتے ہوئے ہمیں کن کن باتوں کا خیال رکھنا چاہیے ساتھ ہی سفر کے دوران احتیاطی تدابیر کی فہرست تیار کیجیے۔
- دیے گئے ویب لنک کی مدد سے ریل میوزیم کی سیر کیجیے اور چند جملے اس کے بارے میں لکھیے۔

https://nationalmuseumindia.gov.in

© NCERT not to be republished

- کسی ریلوے اسٹیشن کا منظر اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔ آپ نیچے دی گئی جگہ میں ریلوے اسٹیشن کی تصویر بنا کر اس میں اپنی پسند کے رنگ بھی بھر سکتے ہیں:

© NCERT not to be republished

4871CH10

10 حاضر جواب

بہت پرانی بات ہے، آبو نام کا ایک شخص تھا جو بہت عقل مند تھا۔ ایک دن گھومتے پھرتے وہ ملک کی راجدھانی میں واقع شاہی محل پہنچ گیا۔ وہ ملازمت کے لیے پریشان تھا۔ بادشاہ کے دربار پہنچ کر اُس نے گزارش کی: "بادشاہ سلامت! میں بہت پریشان ہوں، مجھے کوئی کام دے دیجیے۔ آپ مجھے جو بھی کام دیں گے، نہایت ایمان داری اور لگن سے انجام دوں گا اور آپ کا فرماں بردار بن کر رہوں گا۔"

بادشاہ نے اس کی درخواست قبول کی اور اسے پہرہ دینے کے کام پر لگا دیا۔ وہ اپنی حاضر جوابی اور خوش مزاجی کی وجہ سے بہت جلد مقبول ہو گیا۔ بادشاہ بھی خوش ہوا اور خاص طور پر اپنے محل کی پہرہ داری اس کے سپرد کر دی۔ ترقی پا کر آبو کی شان بڑھ گئی۔

ایک دن بادشاہ نے اُس سے رازدارانہ انداز میں کہا: "آبو! میں ایک ضروری کام سے باہر جا رہا ہوں۔ اس راز کی کسی کو خبر نہ ہونے پائے۔ خیال رہے کہ میری واپسی تک کسی کو محل میں جانے نہ دینا۔"

© NCERT not to be republished

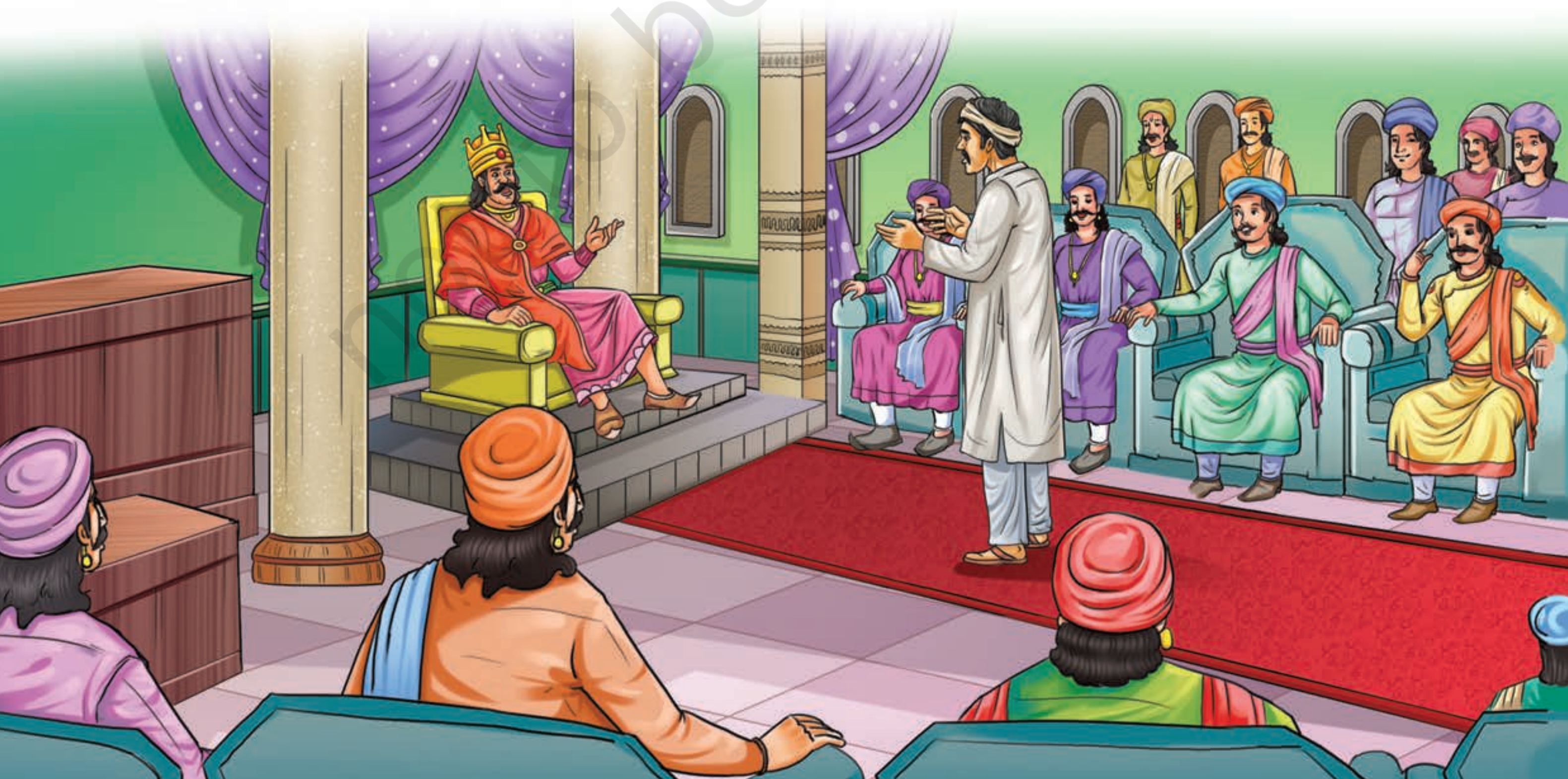

"حضور آپ مطمئن رہیں۔ مَیں محل کے دروازے کی دن رات نگرانی کروں گا اور کسی کو بھی آپ کے جانے کی خبر نہ دوں گا۔"

آبو، دن رات دروازے کی سخت نگرانی کرنے لگا۔ ایک رات ہر طرف چاندنی بکھری ہوئی تھی، پونم کا تہوار تھا۔ لوگ ناچ گا رہے تھے اور خوشیاں منا رہے تھے۔ آبو کا دل بھی ناچنے اور گانے کے لیے مچلنے لگا لیکن وہ بادشاہ کے حکم کی خلاف ورزی نہیں کر سکتا تھا۔

تب اُسے ایک ترکیب سوجھی۔ اُس نے دروازے کی تمام کیلیں اور قلابے نکال لیے۔ ان دروازوں اور اپنے ہتھیاروں کو ایسی جگہ چھپا کر رکھ دیا کہ کسی کی نظر نہ پڑے۔ پھر وہ لوگوں میں آکر ناچنے، گانے لگا۔ صبح ہونے تک وہ ناچتا گاتا رہا اور پھر محل واپس آگیا۔ نکالے ہوئے دروازے کو اس نے اپنی جگہ پر لگا دیا اور پہرہ دینے لگا۔ لیکن آبو اس بات سے بے خبر تھا کہ رات میں چور محل میں گھس کر تمام سامان چرا لے گئے تھے۔ اگلے دن جب بادشاہ واپس آیا اور آبو کو دروازے پر پہرہ دیتے دیکھا تو بے حد خوش ہوا۔ لیکن جب وہ محل میں داخل ہوا تو اسے بڑی حیرت ہوئی۔ وہ نہایت غصّے میں باہر نکلا اور گرج دار آواز میں بولا:

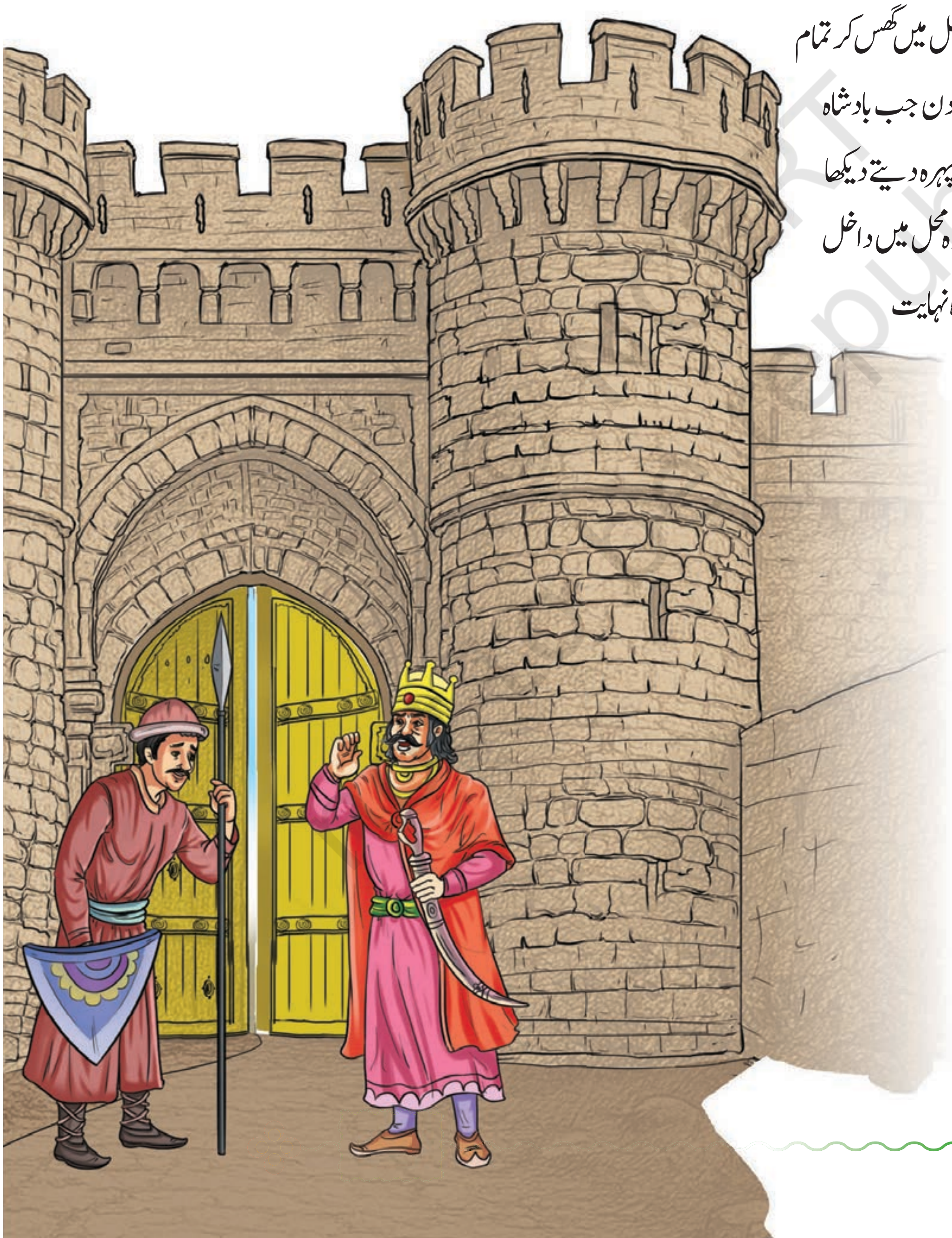

"کیا تم میرے جانے کے بعد برابر پہرہ دے رہے تھے؟"

"جی حضور!"

"پھر محل میں چوری کیسے ہوئی؟" بادشاہ نے گرج کر پوچھا۔

"مجھے کچھ نہیں معلوم حضور!"

"کیا میں نے تمھیں حکم نہیں دیا تھا کہ میرے واپس آنے تک محل کا پہرہ دیتے رہنا؟"

"حضور آپ غلط کہہ رہے ہیں۔" آبو نے نہایت نرمی سے کہا۔

"آبو..." بادشاہ غصّے سے لال پیلا ہو گیا۔

"حضور... حضور میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے مجھے محل پر پہرہ دینے کے لیے نہیں کہا تھا۔"

"پھر کیا کہا تھا؟"

"حضور آپ نے صرف دروازے پر پہرہ دینے کے لیے کہا تھا، اور مَیں آپ ہی کے حکم پر عمل کر رہا ہوں۔"

"کیا تم رات میں ڈیوٹی چھوڑ کر کہیں گئے تھے؟"

"جی حضور، لیکن میں نے دروازہ نکال کر چھپا دیا تھا۔ اگر آپ کو یقین نہ آئے تو میں گواہ حاضر کرتا ہوں۔"

بادشاہ ناراض ہو گیا۔ اس نے سپاہیوں کو آواز دی اور ان سے کہا: "اس بے وقوف کو یہاں سے لے جاؤ اور گاؤں سے باہر ایک گڑھا کھود کر اس میں اسے گردن تک دبا دو۔ اس کا صبح فیصلہ کروں گا۔"

سپاہی آبو کو لے گئے۔ گاؤں کے باہر ایک گڑھا کھودا۔ آبو کو اس میں اتارا۔ اس کا پورا دھڑ گردن تک مٹی میں دبا دیا گیا۔ وہ حسرت سے چاروں طرف دیکھتا رہا۔ اس کی سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تھا کہ اس مصیبت سے کیسے نجات حاصل کرے۔ رات گزرتی رہی اور وہ سوچتا رہا۔ یہاں تک کہ سحر نمودار ہونے لگی۔ مُرغ بانگ دینے لگے۔ صبح ہونے کو کچھ ہی وقت باقی رہ گیا تھا۔ اُس نے سوچا کہ اب اس کی جان کی خیر نہیں۔ بادشاہ اُسے ضرور موت کی سزا دے گا۔

© NCERT not to be republished

ابھی وہ یہ سوچ ہی رہا تھا کہ اچانک اُسے دور سے ایک مسافر آتا ہوا دکھائی دیا جو اونٹ پر سوار تھا۔ وہ قریب آتا گیا۔ آبو نے دیکھا تو وہ ایک تاجر تھا جو اونٹ پر مال و اسباب لیے آ رہا تھا۔ آبو کا ذہن تیزی سے کام کرنے لگا۔ اسے امید کی کرن نظر آئی۔

اونٹ سوار کی نظر آبو پر پڑی۔ اس کو اس حالت میں دیکھ کر اسے تعجّب ہوا۔ اس نے آبو سے اس کی وجہ دریافت کی۔ تاجر کی کمر غیر معمولی طور پر جھکی ہوئی تھی۔ آبو کو ایک ترکیب سوجھی۔

آبو نے دکھ بھرے لہجے میں کہا: ”جناب میں بھی آپ ہی کی طرح ایک خوش حال تاجر ہوں، لیکن...“

”پھر یہاں اِس مٹی میں کیوں دھنسے ہو؟“

”کیا بتاؤں جناب! میری کمر بھی آپ ہی کی طرح جھکی ہوئی تھی۔ یہاں رہ کر اسی کا علاج کر رہا ہوں۔“

”کیا آپ کی کمر بھی میری طرح ہی ہے؟“ تاجر نے حیرت سے پوچھا۔

”تب ہی تو اتنی تکلیف برداشت کر رہا ہوں۔“

آبو نے درد سے کراہتے ہوئے کہا:

”مگر جناب یہ علاج آپ کو کس نے بتایا؟“ تاجر نے آبو کی بات میں دل چسپی لیتے ہوئے دریافت کیا۔

”جناب کیا بتاؤں... اپنی بیماری کے لیے ہر طرح کا علاج کیا، لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا... آخر کار شاہی حکیم کے پاس گیا۔ انھوں نے یہ علاج بتایا، خود اپنی نگرانی میں یہ گڑھا کھدوایا اور مجھے یہاں اس طرح دبا کر رکھا گیا کہ مجھے آرام ہو جائے۔ شاہی حکیم بھی تھوڑی دیر بعد یہاں آنے ہی والے ہیں... جناب! واقعی واحد علاج یہی ہے۔ اب تو مجھے ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ میں ٹھیک ہو رہا ہوں۔“

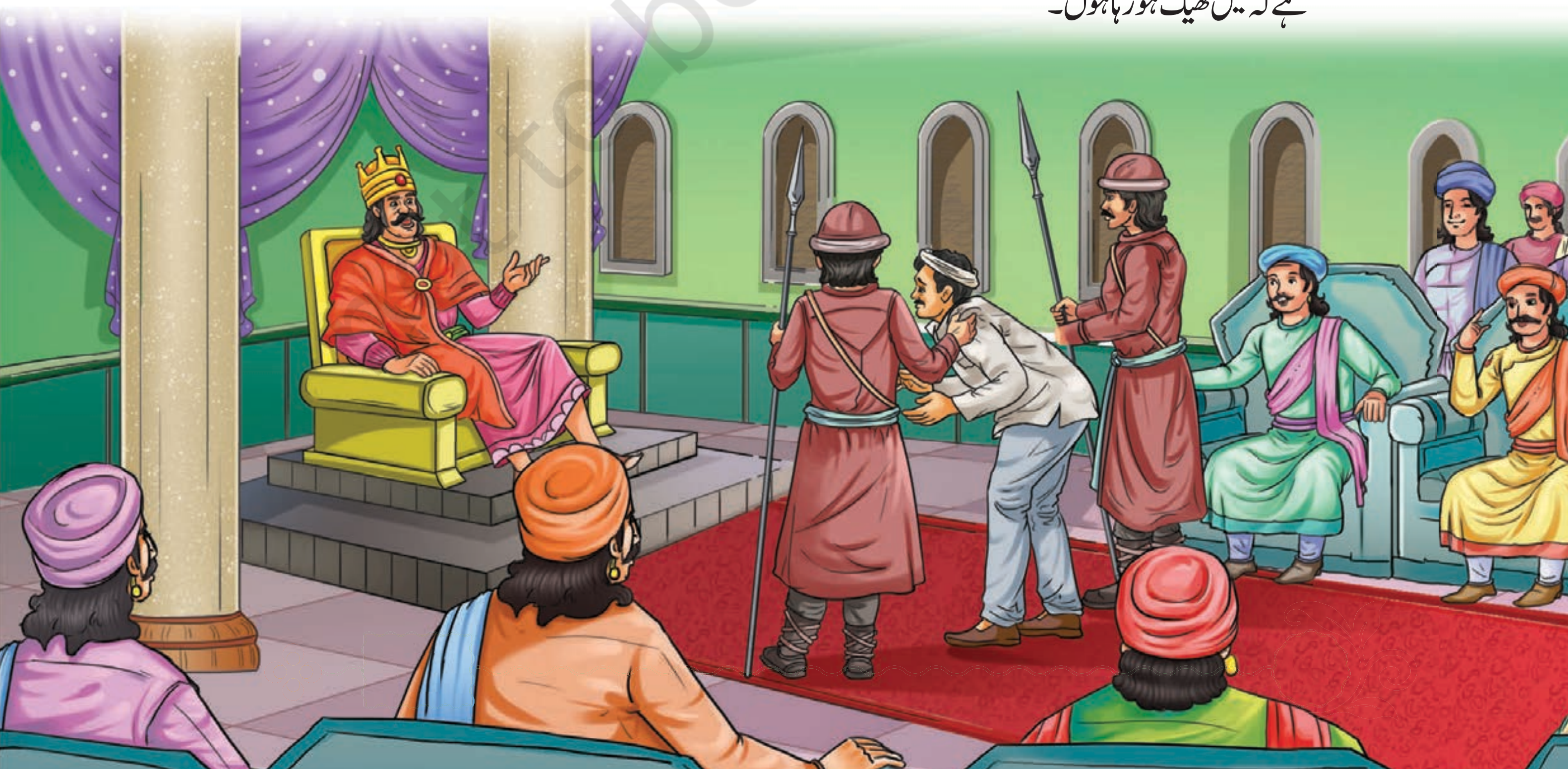

© NCERT not to be republished

”کیا واقعی؟“

”ہاں جناب... میں سچ کہہ رہا ہوں۔ شاہی حکیم کے آنے میں اب صرف دو گھنٹے رہ گئے ہیں۔ تب آپ خود ہی دیکھ لینا۔“

یہ سن کر تاجر بہت خوش ہوا اور اس نے سوچا، کیوں نہ شاہی حکیم کے آنے سے پہلے میں خود بھی اپنا علاج کرا لوں۔ تاجر نے آبو سے کہا: ”جناب میں بھی اپنا علاج کراتے کراتے تھک گیا ہوں۔ آپ مہربانی کریں تو مجھے بھی اس گڑھے میں رہنے کا موقع دیں۔“

”جناب مجھ سے یہ نہ ہو سکے گا۔ شاہی حکیم نے حکم دیا ہے کہ اُن کے آنے تک گڑھے سے باہر نہ نکلوں۔“

تاجر نے منّت کرتے ہوئے کہا: ”میں اس کے عِوض آپ کو دو اونٹ دینے کے لیے تیار ہوں۔“

آبو کچھ لمحہ سوچتا رہا۔ اُس نے تاجر سے کہا: ”جناب آپ کی خاطر میں اپنا علاج ادھورا چھوڑنے کے لیے تیار ہوں مگر شرط یہ ہے کہ دو اونٹوں کے ساتھ کچھ مال و اسباب بھی عطا کریں۔“

تاجر یہ سن کر بہت خوش ہوا اور اپنا سارا مال و اسباب دینے کے لیے تیار ہو گیا۔ تاجر نے آبو کو گڑھے سے باہر کھینچا۔ باہر آ کر آبو نے اپنی کمر کو اِدھر اُدھر گھما کر سیدھا کیا۔ تاجر نے جب آبو کی پشت پر نظر کی تو اُسے یقین ہو گیا کہ وہ بھی اسی طریقے سے ٹھیک ہو جائے گا۔ اس نے خوشی خوشی آبو کو سامان سے لدے ہوئے اونٹ دے دیے۔ اس کے بعد آبو نے اسے گڑھے میں اتارا اور اس کی گردن تک مٹی بھر دی۔ تاجر نے ایک بار پھر شکریہ ادا کیا۔

صبح ہونے والی تھی، آبو دونوں اونٹ لے کر وہاں سے فوراً روانہ ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد بادشاہ کے سپاہی وہاں آ پہنچے مگر یہ سپاہی وہ نہیں تھے جو گزشتہ روز آبو کو پکڑ کر یہاں لائے تھے۔ ان سپاہیوں نے اس تاجر کو آبو سمجھا اور اسے گڑھے سے باہر نکال کر بادشاہ کے دربار میں لے گئے۔

تاجر نے رو رو کر پورا احوال سُنایا۔ بادشاہ کو بہت غصّہ آیا مگر وہ دل ہی دل میں آبو کی عقل مندی کی داد بھی دے رہا تھا۔ اس نے تاجر کو رہا کر دیا اور سپاہیوں کو حکم دیا کہ وہ آبو کو تلاش کر کے اس کے سامنے حاضر کریں۔ اس نے سپاہیوں سے یہ بھی کہا: ”آبو سے کہنا کہ تجھے ایک شرط پر معاف کیا جائے گا جب تُو بادشاہ سے ملاقات کرنے آئے تو اس طرح کہ نہ تیرے جسم پر کپڑے ہوں اور نہ تو ننگا دکھائی دے۔ نہ سواری پر بیٹھا ہو اور نہ پیدل دکھائی دے۔“

اس عجیب و غریب شرط کو سُن کر سپاہی بھی حیران ہوئے مگر انھیں اس سے کیا غرض... وہ آبو کو تلاش کرنے کے لیے روانہ ہو گئے۔ آخر کار آبو انھیں مل گیا اور جو کچھ بادشاہ نے کہا تھا وہ سب اس سے کہہ دیا۔ کچھ دیر تک آبو سوچتا رہا۔ پھر اس نے سپاہیوں سے کہا کہ بادشاہ سے کہنا کہ اسے شرط منظور ہے اور وہ کل دربار میں حاضر ہو جائے گا۔

© NCERT not to be republished

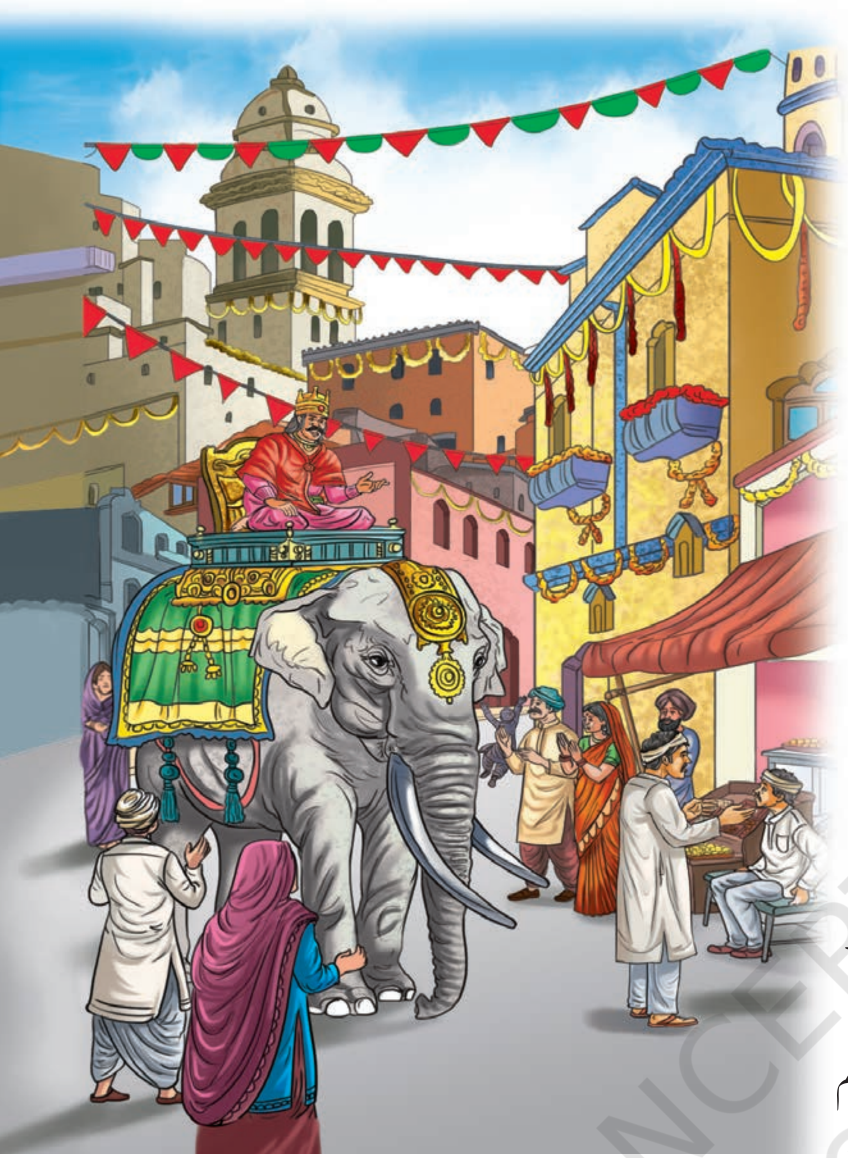

سپاہیوں نے بادشاہ کو آبو کا پیغام پہنچایا۔

دوسرے دن دربارِ عام لگا۔ لوگ بے چینی سے آبو کا انتظار کرنے لگے ۔خود بادشاہ بھی بے چین تھا۔

کچھ ہی دیر گزری ہوگی کہ لوگوں میں شور ہوا" آبو آ گیا... آبو آ گیا۔" بادشاہ اپنی جگہ سے تجسّس میں اٹھا اور دروازے پر آ کر دیکھا تو... آبو مچھلی پکڑنے کا جال جسم پر ڈالے ہوئے، گھوڑے پر بیٹھے بغیر، رکاب میں ایک پاؤں ڈالے لنگڑاتے ہوئے آ رہا تھا۔ واقعی اس نے بادشاہ کے حکم کی لفظ بہ لفظ تعمیل کی تھی۔

آبو کو اس طرح آتے ہوئے دیکھ کر بادشاہ سے ہنسی ضبط نہ ہو سکی لیکن اس کا غصہ ابھی ختم نہیں ہوا تھا۔ اس نے آبو سے کہا:

" تجھے سو مہریں انعام دی جاتی ہیں مگر تو یہ انعام لے کر یہاں سے چلا جا اور پھر کبھی مجھے اپنی صورت نہ دکھانا۔"

آبو نے کچھ نہ کہا۔ اپنا انعام لیا اور چلا آیا۔

اتفاقاً ایک روز بادشاہ کا بازار سے گزر ہوا۔ ہر شخص بادشاہ کے سامنے آتا اور جھک کر تعظیم کرتا۔ اس مجمع میں صرف ایک ہی شخص ایسا تھا جو بادشاہ کی طرف پشت کیے کھڑا تھا۔ بادشاہ نے اس کی طرف غور سے دیکھا... وہ آبو تھا۔ آبو کی اس بے ادبی پر اُسے بے حد غُصّہ آیا۔ اس نے ڈانٹتے ہوئے کہا:

"تم اتنے مغرور ہو کہ میری جانب پشت کیے کھڑے رہے، تمھیں ذرا بھی شرم و حیا نہیں آئی۔"

آبو نے کہا:"حضور معاف کیجیے۔ آپ ہی نے حکم دیا تھا کہ آپ کو کبھی اپنی صورت نہ دکھاؤں۔ میں غریب اس کے سوا کیا کرتا؟ میں نے تو آپ ہی کے حکم کی تعمیل کی ہے۔"

"آبو میں تمھیں آخری بار حکم دیتا ہوں کہ میرے ملک کی مٹی پر تم قدم بھی نہ رکھنا۔ اگر تم اس ملک میں نظر آئے تو تمھیں عمر قید کی سزا دی جائے گی۔"

© NCERT not to be republished

ایک روز راجدھانی میں کوئی تہوار تھا۔ تمام لوگ خوشیاں منا رہے تھے۔ پورا شہر دلھن کی طرح سجا ہوا تھا۔ سڑکوں پر لوگ خوشی سے ناچ گا رہے تھے۔ بادشاہ بھی سجے سجائے ہاتھی پر بیٹھ کر لوگوں کی سلامیاں لیتے ہوئے شہر کا گشت کر رہا تھا۔ آبو ایک مٹھائی کی دکان پر بیٹھا ہوا تھا اس نے بھی بادشاہ کو سلام کیا۔ آبو کو یہاں دیکھ کر بادشاہ کو سخت غصّہ آیا اور اس نے اپنے سپاہیوں کو فوراً آبو کو گرفتار کرنے کا حکم دیا۔ لوگوں کی بھیڑ جمع ہونا شروع ہو گئی۔

بادشاہ آبو سے بولا: ” کیا مَیں نے تجھے حکم نہ دیا تھا کہ اس ملک میں کہیں نظر نہ آنا؟ پھر تجھ کو میری نافرمانی کی ہمّت کیسے ہوئی؟“

”حضور معاف کیجیے، میں نے آپ کے حکم کی کبھی بھی خلاف ورزی نہیں کی۔ آپ ہی نے حکم دیا تھا کہ میرے ملک کی مٹی پر قدم نہ رکھنا۔“

بادشاہ نے کہا: ”وہی تو میں کہہ رہا ہوں۔ پھر تجھے یہاں کی مِٹّی پر قدم رکھنے کی ہمّت کیسے ہوئی؟“

”حضور، جب آپ نے حکم دیا تھا تو میں آپ کا ملک چھوڑ کر دوسرے ملک چلا گیا تھا۔ وہاں سے واپسی کے وقت میں نے اپنے جوتوں میں وہاں کی مٹّی بھر لی تھی اور ساتھ میں ایک تھیلی مٹّی بھی لایا تھا۔ وہی جوتا یہاں آکر استعمال کر رہا ہوں۔ رات کو سوتے وقت بھی مَیں اپنا جوتا نہیں اتارتا۔ اس وقت بھی مَیں وہی جوتا پہنے ہوئے ہوں جس میں مٹّی بھری ہوئی ہے۔ اِسی مٹی پر میرے پاؤں ہیں۔ اب آپ ہی بتائیے کہ مَیں نے آپ کے حکم کی تعمیل کی ہے یا خلاف ورزی۔

آبو کا جواب سُن کر بادشاہ خوش ہوا۔ اس نے آبو کو معاف کر دیا اور اسے پھر سے اپنے دربار میں ملازم رکھ لیا۔ آبو ہنسی خوشی اپنی زندگی بسر کرنے لگا۔

— لوک کہانی

© NCERT not to be republished

لفظ و معنی

عہدہ	:	منصب
قُلابے	:	کنڈے
گرج	:	کڑک
نجات	:	چھٹکارا
سحر	:	صبح
نمودار	:	ظاہر ہونا
بانگ	:	مُرغ کی آواز
عوض	:	بجائے، بدلے میں
اسباب	:	(سبب کی جمع)، وسائل
پشت	:	پیٹھ
احوال	:	(حال کی جمع) حالتیں، کیفیات
رکاب	:	وہ آہنی حلقہ جو گھوڑے کی زین میں دونوں طرف سوار کے پیر رکھنے کے لیے لٹکا رہتا ہے
تعمیل	:	عمل میں لانا، حکم بجالانا
گشت	:	چکر لگانا، گھومنا

© NCERT not to be republished

غور کیجیے

- سبق کا عنوان ہے 'حاضر جواب' جس کے معنی ہیں بات سنتے ہی فوراً معقول جواب دینے والا۔ بیربل بھی اپنی حاضر جوابی کے لیے بہت مشہور تھے۔ اکبر اور بیربل کے بہت سے قصے مشہور ہیں۔
- 'مُہر' سونے کے سکّوں کو کہا جاتا تھا۔ عہد قدیم میں بادشاہ کی جانب سے مہریں بطور انعام دی جاتی تھیں۔
- پونم کے معنی ہیں چودھویں رات کا چاند یعنی بدر کامل۔ اسے پورنیما اور پورن ماسی بھی کہتے ہیں۔

سوچیے اور بتائیے

1. آبو نے بادشاہ سے کیا گزارش کی؟
2. اونٹ سوار کو دیکھ کر آبو کو کیا ترکیب سوجھی؟
3. اگر تاجر آبو کی باتوں پر یقین نہ کرتا تو کیا ہوتا؟
4. آبو بادشاہ کی طرف پشت کیے کیوں کھڑا رہا؟
5. اگر آپ آبو کی جگہ ہوتے تو کیا کرتے؟

◆ نیچے دیے گئے مکالموں کو غور سے پڑھیے اور بتائیے کہ کس نے کہا، کس سے کہا اور کیوں کہا؟

i. ”اس راز کی کسی کو خبر نہ ہونے پائے۔“

کس نے کہا ____________________

کس سے کہا ____________________

کیوں کہا ____________________

ii. ”میں نے دروازہ نکال کر چھپا دیا تھا۔ آپ کو یقین نہ آئے تو میں گواہ حاضر کرتا ہوں۔“

کس نے کہا ____________________

کس سے کہا ____________________

کیوں کہا ____________________

iii. ”یہاں اس مٹی میں کیوں دھنسے ہو؟“

کس نے کہا ____________________

کس سے کہا ____________________

کیوں کہا ____________________

© NCERT not to be republished

iv. ”تب ہی تو اتنی تکلیف برداشت کر رہا ہوں۔“

کس نے کہا ____________________

کس سے کہا ____________________

کیوں کہا ____________________

v. ”شاہی حکیم نے حکم دیا ہے کہ ان کے آنے تک گڑھے سے باہر نہ نکلوں۔“

کس نے کہا ____________________

کس سے کہا ____________________

کیوں کہا ____________________

vi. ”آہو تم الفاظ سے کھیل رہے ہو۔“

کس نے کہا ____________________

کس سے کہا ____________________

کیوں کہا ____________________

© NCERT not to be republished

◆ سبق میں لفظ 'شاہی محل' استعمال ہوا ہے۔ شاہ کے معنی بادشاہ کے ہیں۔ شاہی محل یعنی بادشاہ کا محل۔ اپنے دوستوں کے ساتھ گفتگو کیجیے اور شاہی لفظ کو جوڑ کر بننے والے مرکب الفاظ نیچے لکھیے:

i. شاہی + __________ = __________

ii. شاہی + __________ = __________

iii. شاہی + __________ = __________

iv. شاہی + __________ = __________

v. شاہی + __________ = __________

◆ مثال کے مطابق صحیح جوڑ ملائیے:

i. وہ پہاڑ جو آگ اگلتا ہے	1. سیاح
ii. بیمار کی دیکھ بھال کرنے والا	2. رصد گاہ
iii. خفیہ باتوں کا پتہ لگانے والا	3. آتش فشاں
iv. وہ جگہ جہاں سے ستاروں کی گردش دیکھی جاتی ہے	4. تیماردار
v. مختلف ممالک کی سیر کرنے والا	5. جاسوس

پڑھیے، سمجھیے اور لکھیے

◆ آپ کو معلوم ہے کہ اسم میں ذرا سی تبدیلی لاکر صفت بنائی جاتی ہے۔ جیسے حاضر جواب سے حاضر جوابی۔ حاضر جواب 'اسم' ہے اور حاضر جوابی 'صفت' ہے۔ کہانی میں ایسے پانچ اسم تلاش کرکے لکھیے اور انھیں صفت سے تبدیل کیجیے:

	اسم	صفت
i.	______	______
ii.	______	______
iii.	______	______
iv.	______	______
v.	______	______

© NCERT not to be republished

◆ درج ذیل محاوروں کے معنی لکھیے اور اپنے جملوں میں استعمال کیجیے:

محاورہ	معنی	جملوں میں استعمال
i. غصّے میں لال پیلا ہونا	______	______
ii. امید کی کرن نظر آنا	______	______
iii. الفاظ سے کھیلنا	______	______
iv. شان بدل جانا	______	______
v. اپنے منہ میاں مٹھو بننا	______	______

◆ نیچے رموزِ اوقاف کے نام دیے گئے ہیں۔ دی گئی مثال کے مطابق ان کے انگریزی اور ہندی مترادفات لکھیے اور ان کے لیے مخصوص نشانات بھی بنائیے:

	انگریزی مترادفات	ہندی مترادفات	نشان
مثال: سکتہ	Comma	विराम	،
وقفہ	______	______	______
رابطہ	______	______	______
تفصیلہ	______	______	______
ختمہ	______	______	______
سوالیہ	______	______	______
ندائیہ، فجائیہ	______	______	______
قوسین	______	______	______
واوین	______	______	______

© NCERT not to be republished

- آپ جانتے ہیں کہ جملوں کو صحیح ڈھنگ سے لکھنے کے لیے کچھ خاص اصولوں کو مدنظر رکھنا ضروری ہے۔ جیسے فاعل، مفعول اور فعل کی ترتیب، تذکیر و تانیث، واحد اور جمع وغیرہ۔ نیچے دیے گئے جملوں کو صحیح کر کے لکھیے:

i. آپ اتنی دیر سے بے فضول باتیں کر رہے ہو۔

____

ii. میں ابھی واپس لوٹ آؤں گا۔

____

iii. ان دونوں میں نو دس کا فرق ہے۔

____

iv. برائے مہربانی آپ میرے خط کا جواب جلد دیں۔

____

v. بچے نے پرنسپل کو سب باتیں بتا دیں جو وہ سنا تھا بتا دیا۔

____

تلاش کیجیے

- اپنی لائبریری سے جیلانی بانو کی کہانی 'ایک دن کی بادشاہت' اور اطہر پرویز کی کتاب 'ایک دن کا بادشاہ' حاصل کیجیے اور ان کا مطالعہ کیجیے۔

تخلیقی اظہار

- کہانی کا عنوان 'حاضر جواب' رکھا گیا ہے۔ آپ کوئی دوسرا عنوان تجویز کیجیے اور بتائیے کہ آپ نے یہی عنوان کیوں تجویز کیا؟
- اگر آپ اس کہانی کو آگے بڑھانا چاہیں تو کون سے واقعات کہانی میں شامل کریں گے؟

عملی کام

- اس کہانی کو ڈرامے کی شکل میں لکھیے اور اپنے ہم جماعت کے ساتھ اسٹیج پر پیش کیجیے۔

© NCERT not to be republished

4871CH11

11 سَیم مانِک شا

سیم مانِک شا کا شمار ہمارے ملک کے ممتاز فوجی افسروں میں ہوتا ہے۔ انھوں نے وطن کی آزادی کے فوراً بعد نہایت سخت حالات میں دشمن ملکوں کی جارحیت کا مقابلہ کیا۔ ملک کے دفاع کا حق ادا کیا اور سرحدوں کو محفوظ و مستحکم بنایا۔ ان کی قربانیاں ناقابلِ فراموش ہیں۔

سیم مانک شا کا پورا نام سیم ہارموس جی فریم جی جمشید جی مانِک شا (Sam Hormusji Framji Jamshedji Manekshaw) تھا۔ ان کی پیدائش 3/اپریل 1914 کو امرتسر (پنجاب) میں ہوئی۔

ان کے والد ہارموس جی مانِک شا پیشے سے ڈاکٹر تھے۔ والدہ ہیرابائی ایک معزز خاندان سے تعلق رکھتی تھیں۔ سیم مانِک شا کا خاندان تعلیم، نظم وضبط اور یک جہتی کے اقدار پر کاربند ہونے کے باعث عزت واحترام کی نظر سے دیکھا جاتا تھا۔

سیم مانِک شا کا تعلیمی سفر شیر ووڈ کالج نینی تال سے شروع ہوا۔ یہ ادارہ تعلیم وتربیت کے ساتھ ساتھ اخلاق اور کردار سازی پر خصوصی توجہ دیتا تھا۔ یہیں سے سیم مانِک شا کی صلاحیتوں میں نکھار اور شخصیت میں نظم وضبط پیدا ہونا شروع ہوا۔

اسکولی تعلیم مکمل ہونے کے بعد سیم مانِک شا نے انڈین ملٹری اکیڈیمی (IMA)، دہرادون میں داخلہ لینے کا فیصلہ کیا۔ یہ فیصلہ ان کی زندگی اور مستقبل کی راہوں کو روشن کرنے میں مددگار ثابت ہوا۔ انڈین ملٹری اکیڈیمی نے ان کی جسمانی طاقت، دماغی صلاحیت اور قیادت کو فروغ دیا۔

© NCERT not to be republished

1934 میں سیم مانِک شا کو برطانوی بھارتی فوج میں کمیشن ملا، یہاں سے ان کے فوجی کیریئر کا آغاز ہوا اور وہ ترقی کی راہوں پر آگے بڑھتے گئے۔

سیم مانِک شا کی فوجی خدمات چار دہائیوں پر مشتمل ہیں۔ اس دوران انھوں نے اپنی صلاحیتوں کا بھر پور مظاہرہ کیا۔ جنگی حکمت عملی ہو یا جرأت مندانہ قیادت، انھوں نے ہر میدان میں انمٹ نقوش چھوڑے ہیں۔ دوسری جنگ عظیم کے دوران، انھوں نے عراق، جاپان اور برما میں اہم خدمات انجام دیں۔ اتحادی فوجیوں اور جاپان کے درمیان برما میں خوں ریز جنگ کے دوران مانِک شا کیپٹن تھے۔ ان کی کمپنی کو فتح حاصل ہوئی لیکن وہ خود ایک جاپانی فوجی کی مشین گن سے بری طرح زخمی ہو گئے۔ ان کے جسم میں نو گولیاں پیوست تھیں۔ سیم مانک شا کا اردلی شیر سنگھ انھیں اپنی پیٹھ پر لاد کر طبی امدادی پوسٹ پہنچا۔ وہ پوسٹ زخمیوں سے بھرا ہوا تھا۔ یہاں اس نے ڈاکٹروں سے بڑی مِنّت کی کہ وہ سیم مانک شا کا علاج شروع کریں، مگر ڈاکٹروں نے اس کی ایک نہ سنی۔

ڈاکٹروں کے اس طرزِ عمل سے عاجز آ کر شیر سنگھ نے اپنی بندوق تان کر کہا کہ: ’’جاپانیوں سے لڑنے کے باوجود ہم اپنے صاحب کو میلوں سے لاد کر لائے ہیں اب ہم انھیں مرتے ہوئے نہیں دیکھ سکتے۔ آپ ان کا علاج کریں ورنہ مجھے آپ پر گولی چلانی پڑے گی۔‘‘ بالآخر سیم کا علاج شروع ہوا۔ سرجری کے بعد سیم مانک شا صحت یاب ہونے کے لیے پیگو کے فوجی اسپتال میں داخل کیے گئے۔ تبھی وہاں ہوائی بمباری شروع ہو گئی۔ جاپانیوں کے ہاتھ آنے سے پہلے آخری کشتی میں دوسرے مریضوں کے ساتھ ان کو بھی وہاں سے بہ حفاظت نکال کر پہلے رنگون اور پھر ہندوستان بھیج دیا گیا۔

سیم مانک شا زندگی بھر اپنے اردلی شیر سنگھ کے

© NCERT not to be republished

احسان مند رہے۔ اس خطرناک مقابلہ کو یاد کرتے ہوئے وہ مزاحیہ لہجے میں کہتے تھے: ”میرا پیٹ تو لوہے کا بنا ہے جس میں جاپانیوں کی گولیاں بھی داخل نہ ہو پائیں۔“

شجاعت اور بہادری کے لیے سیم مانِک شا کو بے شمار انعامات و اعزازات سے نوازا گیا۔ جن میں وہ اہم ملٹری اعزاز 'ملٹری کراس' بھی شامل ہے جو کہ بہ طور فوجی ان کی ناقابلِ تسخیر صلاحیتوں کے اعتراف میں انھیں دیا گیا تھا۔

1947 میں ہندوستان کی آزادی کے بعد، سیم مانِک شا نے ہندوستانی فوج میں خدمات جاری رکھنے کا فیصلہ کیا جہاں ان کی انفرادی کارکردگی اور قائدانہ صلاحیت سے ان کو عروج حاصل ہوا۔ انھوں نے مختلف ریجمنٹ اور اکائیوں کی کمان سنبھالی اور اپنے فوجی ساتھیوں اور افسران کی نظروں میں اعتماد اور عزت و وقار حاصل کیا۔ وہ نہ صرف ایک عظیم فوجی جنرل بلکہ ایک دل کش شخصیت کے بھی مالک تھے۔

سیم مانِک شا کی فوجی قیادت میں وطنِ عزیز نے کئی اہم فتوحات حاصل کیں۔ مختلف اہم عہدوں پر اپنے فرائض انجام دیتے ہوئے 1969 میں انھیں چیف آف آرمی اسٹاف (COAS) بنایا گیا، جو ہندوستانی فوج کا اعلیٰ ترین عہدہ ہے۔ انھوں نے منظّم حکمتِ عملی سے وطنِ عزیز کی سرحدوں کا تحفظ کیا جس کے سبب انھیں فیلڈ مارشل کے عہدہ پر سرفراز کیا گیا۔

سیم مانِک شا نے فوج کی ملازمت کے دوران ہندوستان اور پاکستان کے درمیان کئی جنگیں لڑیں۔ 1947 کی جنگ میں انھوں نے جنگی منصوبہ بندی اور فوجی حکمت عملی کا بھرپور مظاہرہ کرتے ہوئے دشمن کے دانت کھٹّے کر دیے اور اپنے ملک کا سر فخر سے بلند کیا۔ 1962 میں جنرل کری اپّا کی سربراہی میں چین کے ساتھ جاری جنگ کے دوران لفٹیننٹ جنرل مانک شا کو فوجیوں کی حوصلہ افزائی کی ذمہ داری سونپی گئی۔ انھوں نے یہ فریضہ بہ خوبی انجام دیا، جس کے نتیجے میں چین کو جنگ بندی پر مجبور ہونا پڑا۔

1965 کی ہندو پاک جنگ میں، سیم مانِک شا کی سربراہی میں ہندوستانی فوج نے ہمارے ملک کو ایک تاریخ ساز اور فیصلہ کن فتح سے ہم کنار کیا۔ سیم مانِک شا نے 1971 میں بنگلہ دیش کی آزادی کے لیے لڑی جانے والی جنگ میں کامیابی و کامرانی کا نیا ریکارڈ قائم کیا۔ اس جنگ میں پاکستان دو حصوں میں تقسیم ہوا اور دنیا کے نقشے پر ایک نیا ملک بنگلہ دیش وجود میں آیا۔ اس جنگ میں ہی تقریباً ایک لاکھ پاکستانی فوجیوں نے ہتھیار ڈال دیے۔

تقریباً چار دہائیوں تک خدمات انجام دینے کے بعد مانک شا 15 جنوری 1973 کو ملازمت سے سبک دوش ہوئے۔ یہ دن پورے ملک میں 'آرمی ڈے' کے طور پر منایا جاتا ہے۔ فوج سے سبک دوشی کے بعد بھی جنرل سیم مانِک شا ہندوستانی عوام کے لیے ایک معزز اور قابل احترام شخصیت بنے رہے۔ انھوں نے ہمہ وقت ہندوستانی فوجیوں کی فلاح و بہبود کے لیے کوششیں کیں اور اپنے قول و عمل سے اپنے ساتھی فوجیوں کے دلوں میں جذبۂ حبِّ وطن کی ایسی قندیل روشن کی جو بے مثال تھی۔ وہ ان کے حق میں آواز اٹھاتے رہے اور یہ کوشش کرتے رہے کہ ہماری افواج کی عظیم خدمات اور گراں قدر قربانیوں کو کبھی فراموش نہ کیا جائے اور انھیں زیادہ سے زیادہ سہولتیں فراہم کی جائیں۔

سیم مانک شا کئی خوبیوں کے مالک تھے۔ لذیذ کھانا پکانے کا شوق انھیں بچپن سے تھا، حاضر جوابی اور خوش خلقی انھیں وراثت میں ملی تھی۔ باغبانی اور موسیقی سے بھی انھیں بہت رغبت تھی۔ ان کا اپنا میوزک سسٹم ان کا قیمتی سرمایہ تھا۔

© NCERT not to be republished

جنرل سیم مانِک شا پوری زندگی بہادری اور عظمت کا نشان بنے رہے۔ ان کی قیادت، تدبّر و تفکر اور بہترین منصوبہ بندی ہندوستانی فوج کے لیے ایک مثال ہے۔ سیم مانِک شا کو ان کی خدمات کے اعتراف میں 1968 میں 'پدم بھوشن' اور 1972 میں 'پدم وبھوشن' سے نوازا گیا۔ مانِک شا نیپال کے سپاہیوں میں بھی کافی مقبول تھے جس کا ثبوت یہ ہے کہ نیپال نے انھیں 1972 میں نیپالی فوج کے اعزازی جنرل کا عہدہ پیش کیا۔ 1977 میں نیپال کے بادشاہ نے انھیں آرڈر آف تھری ڈیوائن پاورز فرسٹ کلاس (Order of Three Divine Powers, First Class) کے اعزاز سے سرفراز کیا۔

فیلڈ مارشل سیم مانِک شا کی وفات 27 جون 2008 کو چورانوے سال کی عمر میں ہوئی۔ انھوں نے حُبّ الوطنی، جواں مردی اور شجاعت کی جو شمع جلائی تھی اس کی روشنی میں آنے والی نسلیں صحیح راہوں کا تعین کریں گی اور ملک کا سر ہمیشہ فخر سے بلند رہے گا۔

— ادارہ

© NCERT not to be republished

لفظ و معنی

جارحیت	:	ظالمانہ حملہ، جنگ جوئی
مستحکم	:	پکّا، مضبوط
پیوست	:	داخل ہونا
ناقابلِ تسخیر	:	جس پر فتح حاصل نہ کی جا سکے
اقدار	:	قدر کی جمع، عزت، قیمت
فعال	:	متحرک، سرگرم
منظّم	:	وہ کام جو نظم و ضبط کے ساتھ کیا جائے
حکمت عملی	:	تدبیر، پالیسی
فلاح و بہبود	:	بھلائی اور فائدہ
تدبر و تفکر	:	غور و فکر، حکمت

© NCERT not to be republished

غور کیجیے

- جنرل مانک شا کی بے مثال فوجی خدمات، شجاعت اور بہادری کے لیے انھیں کئی انعامات اور اعزازات سے نوازا گیا۔ جن میں ملٹری کراس میڈل، پدم بھوشن اور پدم وبھوشن شامل ہیں۔
- برّی فوج میں سب سے بڑا عہدہ فیلڈ مارشل کا ہوتا ہے۔ اب تک دو فوجی عہدے داروں کو ہی فیلڈ مارشل بنایا گیا ہے۔ 1973 میں جنرل سیم مانک شا کو فیلڈ مارشل بنایا گیا۔ ان کے بعد 1986 میں جنرل کے۔ ایم۔ کری اپّا کی فیلڈ مارشل کے عہدے پر تقرری ہوئی۔

- جنرل مانک شا 15 جنوری 1973 کو ملازمت سے سبک دوش ہوئے۔ اس دن کو 'آرمی ڈے' کے طور پر منایا جاتا ہے۔
- ہندوستانی افواج میں خواتین کو بھی خدمات کے وہی مواقع حاصل ہیں جو مردوں کو ہیں۔ وہ مسلح افواج کے بری، فضائی اور بحری تینوں حصوں اور مختلف اداروں میں خدمات انجام دے رہی ہیں۔ اگنی پتھ اسکیم کے تحت انھیں اگنی ویر کی حیثیت سے بھی جگہ دی جا رہی ہے۔ خواتین جنگی اور غیر جنگی دونوں کرداروں میں خدمات انجام دے رہی ہیں۔ بیشتر تو فرنٹ لائن جنگی یونیٹوں کا بھی حصہ ہیں۔

سوچیے اور بتایئے

1. سیم مانک شا کے خاندان کو کس وجہ سے عزت و احترام کی نظر سے دیکھا جاتا تھا؟
2. سیم مانک شا کے ساتھ دوسری جنگِ عظیم کے دوران کون سا واقعہ پیش آیا؟
3. سیم مانک شا نے کن کن جنگی محاذوں پر ہندوستان کی نمائندگی کی؟
4. سیم مانک شا نے کن اعلیٰ عہدوں پر رہتے ہوئے ہندوستانی فوج میں اپنی خدمات پیش کی؟
5. سیم مانک شا کی زندگی کے کس پہلو نے آپ کو زیادہ متاثر کیا؟

- **مثال کے مطابق دیے گئے مخففات اور ان کی مکمل شکل کا جوڑ ملایئے:**

سی ڈی ایس (CDS)	چیف آف آرمی اسٹاف
سی او اے ایس (COAS)	انڈین ایئر فورس
آئی ایم اے (IMA)	کمبائنڈ ڈیفنس سروسز
آئی این اے (INA)	انڈین نیوی
اے ایف اے (AFA)	انڈین ملٹری اکیڈمی
آئی اے ایف (IAF)	ایئر فورس اکیڈمی
آئی این (IN)	انڈین نیشنل آرمی

© NCERT not to be republished

پڑھیے، سمجھیے اور لکھیے

- 'انھیں نیم مردہ حالت میں علاج کے لیے اسپتال لایا گیا۔' اس جملے میں نیم 'سابقہ' ہے جس کا معنی آدھا ہے۔ درج ذیل لفظ جوڑ کر نئے الفاظ بنائیے اور جملوں میں استعمال کیجیے:

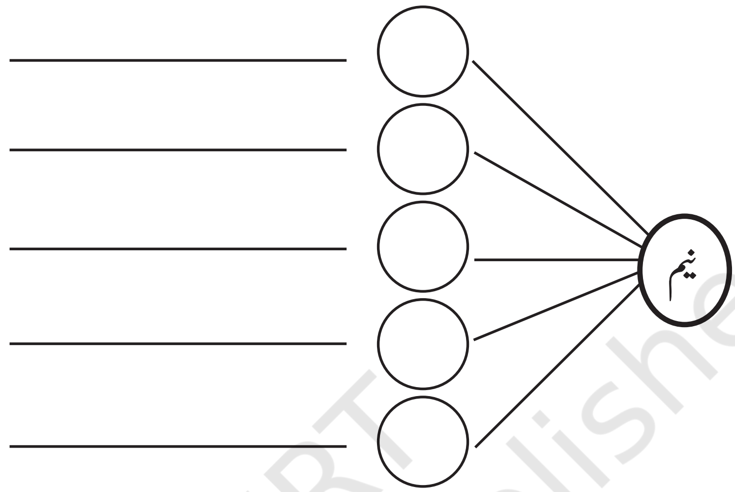

- سبق میں دشمن کو مزا چکھانے کے لیے 'دانت کھٹّے کرنے' کا محاورہ استعمال ہوا ہے۔ دانتوں سے متعلق کچھ محاورے نیچے دیے گئے ہیں ان کے معنی معلوم کرکے لکھیے اور ان محاوروں کو جملوں میں استعمال کیجیے۔ آپ کچھ اور محاورے بھی ان میں شامل کر سکتے ہیں:

i. دانتوں تلے انگلی دبانا
ii. دانت پیسنا
iii. دانت دکھانا
iv. دانت کاٹی روٹی ہونا
v. دانت بجنا

- نیچے دیے گئے جملوں پر غور کیجیے:

کالم (الف)	کالم (ب)
i. سیم مانک شا کا پورا نام	ہارموس جی فریم جی جمشید جی مانک شا تھا۔
ii. ان کی قربانیاں	ناقابلِ فراموش ہیں۔
iii. سیم مانک شا کا فوجی کیریئر	چار دہائیوں پر مشتمل ہے۔

© NCERT not to be republished

- ان جملوں میں پہلے کالم میں ایک ادھوری بات کا ذکر اور دوسرے کالم میں اس کے بارے میں تفصیل یا خبر دی گئی ہے۔ اس طرح پہلے حصے کو 'مبتدا' کہتے ہیں اور دوسرے حصے کو 'خبر' کہتے ہیں۔ ہر مکمل جملے میں مبتدا اور خبر ضرور شامل ہوتے ہیں۔ سبق سے پانچ جملے منتخب کر کے لکھیے اور اس میں مبتدا اور خبر کی نشان دہی کیجیے:

i. ________________

ii. ________________

iii. ________________

iv. ________________

v. ________________

- سبق میں مرکب لفظ 'نظم وضبط' استعمال کیا گیا ہے جس سے مراد ہے انتظام اور قاعدہ۔ یہ دو مختلف الفاظ ہیں۔ آزادانہ طور پر دونوں کے کئی اور معانی ہیں جو ایک دوسرے سے بالکل الگ ہیں۔ لغت کی مدد سے دونوں الفاظ کے تین معانی تلاش کیجیے اور انھیں جملوں میں استعمال کیجیے:

نظم ________ ________ ________ ________________

ضبط ________ ________ ________ ________________

- 'جذبۂ حُبِّ وطن' میں دو الگ الگ اضافتوں کا استعمال ہوا ہے۔ پہلے حصّے میں 'ہمزہ' کی اضافت ہے اور دوسرے حصّے میں 'زیر' کی اضافت ہے۔ اپنے دوستوں کے ساتھ گفتگو کیجیے اور اسی طرح کے الفاظ تلاش کر کے نیچے لکھیے:

i. ________________

ii. ________________

iii. ________________

iv. ________________

v. ________________

© NCERT not to be republished

● پچھلی جماعت میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ جملے کی کئی قسمیں ہیں — مفرد، مرکب، انکاریہ، فجائیہ، سوالیہ، حکمیہ، بیانیہ وغیرہ۔ سبق کو ایک مرتبہ پھر پڑھیے اور اس میں سے دو دو بیانیہ، حکمیہ اور انکاریہ جملے تلاش کر کے لکھیے:

بیانیہ i. ____________________

ii. ____________________

حکمیہ i. ____________________

ii. ____________________

انکاریہ i. ____________________

ii. ____________________

تخلیقی اظہار

● دیے گئے ویب لنک کی مدد سے نیشنل وار میموریل کی سیر کیجیے اور اپنے تاثرات لکھ کر کمرۂ جماعت میں چسپاں کیجیے۔

https://www.mygov.in/compainings/national-war-Memorial/

عملی کام

● دیے گئے ویب لنک کی مدد سے مانک شا اور ان کے ساتھیوں کے کارناموں پر دور درشن کی ڈاکیومینٹری 'اکہتر کی کہانی' کو دیکھیے اور اپنے تاثرات کاپی میں لکھیے۔

youtube.com/watch?v=qCM4xnz_qxoet=1159s

● نیچے دیے گئے ویب لنک کی مدد سے ہندوستانی افواج میں ملازمت کے مختلف مواقع کے بارے میں معلوم کیجیے اور اہم نکات کو اپنی نوٹ بک میں لکھیے۔

https://www.india.gov.in/spotlight/career-defence-and-paramilitary-forces

● نیچے دیے گئے ویب لنک کی مدد سے کارگل جنگ میں شہید ہوئے بہادر سپاہیوں کے بارے میں معلومات جمع کیجیے۔

https://www.incredibleindia.gov.in/en/ladakh/kargil/kargil-war-memorial

© NCERT not to be republished

یہ بھی جانیے

- 26 جنوری 1950 کو حکومت ہند کی جانب سے تین بہادری ایوارڈ (Gallantry Awards) یعنی پرم ویر چکر، مہاویر چکر اور ویر چکر قائم کیے گئے تھے۔ 1952 میں مزید تین ایوارڈ، اشوک چکر کلاس I، اشوک چکر کلاس II، اشوک چکر کلاس III شروع کیے گئے۔ جنوری 1967 میں ان کا نام بدل کر بالترتیب اشوک چکر، کیرتی چکر اور شوریہ چکر رکھا گیا۔ اس طرح بہادری کے لیے دیے جانے والے ایوارڈ کی تعداد چھ ہوگئی ہے۔ ان کے نام بالترتیب پرم ویر چکر، اشوک چکر، مہاویر چکر، کیرتی چکر، ویر چکر اور شوریہ چکر ہیں۔

پرم ویر چکر   مہاویر چکر   ویر چکر   اشوک چکر   کیرتی چکر   شوریہ چکر

- دیے گئے ویب لنک کی مدد سے بہادری کے لیے دیے جانے والے ایوارڈ کے بارے میں معلومات حاصل کیجیے۔

https://www.gallantryawards.gov.in

© NCERT not to be republished

12 ایورسٹ کی فتح

4871CH12

ایورسٹ پر چڑھنے کے لیے ہماری ٹیم 7/ مارچ کو دہلی سے کٹھمنڈو بذریعہ جہاز روانہ ہوئی۔ کٹھمنڈو میں چند روز قیام رہا پھر ہم زیری کے لیے روانہ ہوئے۔ وہاں سے ہم مزے میں پیدل سفر کرتے ہوئے آٹھ دن میں نامچی بازار پہنچے۔ نامچی بازار شیرپا لینڈ کا اہم قصبہ ہے۔ یہیں میں نے پہلی بار ایورسٹ کو دیکھا تھا۔ نیپالی لوگ اسے 'ساگر ماتھا' کہتے ہیں۔ ایورسٹ پر ٹکٹکی باندھے ہوئے میں برف کے ایک بہت بڑے تودے کو دیکھ سکتی تھی جو چوٹی سے ایک پھریرے کی طرح لہراتا ہوا معلوم ہوتا تھا۔ برف کا یہ پھریرا دس کلومیٹر یا اس سے بھی لمبا ہو سکتا ہے۔

ایک دن یہاں رکنے کے بعد ہم مشہور تھیانگ بوچھے مٹھ پہنچے۔ یہاں لاما نے ہمارے لیے کامیابی اور بخیریت واپسی کے لیے دعا مانگی۔ یہاں دو روز قیام کرنے کے بعد ہم پھر نیچے پہنچے۔

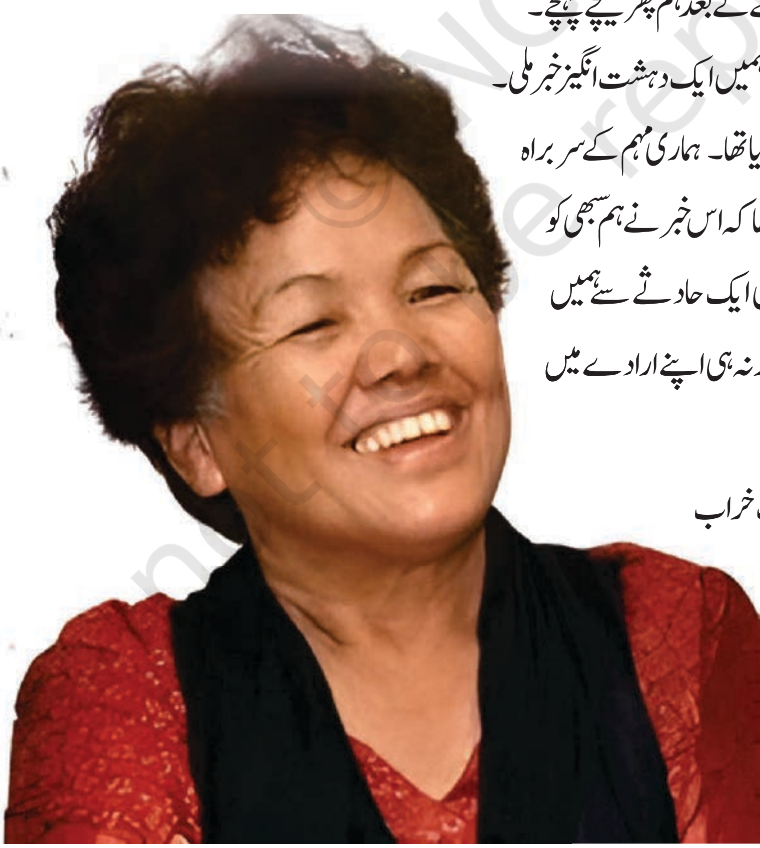

26/ مارچ کو جب ہم نیچے پہنچے تو ہمیں ایک دہشت انگیز خبر ملی۔ برفانی جھکّڑ میں ایک شیرپا قلی ہلاک ہو گیا تھا۔ ہماری مہم کے سربراہ کرنل کھُلّر نے اس بات کو محسوس کر لیا تھا کہ اس خبر نے ہم سبھی کو افسردہ کر دیا ہے۔ انھوں نے کہا: ”کسی ایک حادثے سے ہمیں بے جا حد تک پریشان نہیں ہونا چاہیے اور نہ ہی اپنے ارادے میں کوئی کمزوری آنے دینا چاہیے۔“

صدر کیمپ پہنچنے سے پہلے ایک خراب خبر اور ملی تھی۔ کچن کے ایک ملازم کی موت ہو گئی تھی۔ اگلے دن صدر کیمپ پہنچنے پر میں نے ایورسٹ پہاڑوں کے گٹھے ہوئے سلسلے اور

not to be republished © NCERT

اس کے ذیلی سلسلوں کو دیکھا۔ میں مبہوت کھڑی جمی ہوئی برف کے بے ترتیب ٹھوس دریا کو حیرت سے دیکھ رہی تھی۔ ہم کھمبو گلیشیر کو کم فاصلے یعنی ایک کلومیٹر سے تقریباً چھے سو میٹر نیچے گرتا ہوا دیکھ سکتے تھے۔ گلیشیر یا برفشار جمی ہوئی برف کے میناروں اور تودوں کا گڈمڈ آبشار سا ہے۔ ہمیں بتایا گیا کہ گلیشیر کی نقل و حرکت سے اکثر برف میں زلزلے بپا ہوتے ہیں۔ جس کے نتیجے میں برف کی بڑی بڑی سلیں تیزی سے نیچے گرنے لگتی ہیں۔

پہلا کیمپ چھ ہزار میٹر کی بلندی پر برفشار کے بس ذرا اوپر تھا۔ میں جلد سے جلد برفشار کے قریب پہنچنا چاہتی تھی۔ اسی شام میں اپنے بعض ساتھیوں کے ساتھ اس مقام تک جا پہنچی۔ ماہ اپریل میں جب میں صدر کیمپ میں تھی، تین سنگھ اپنی سب سے چھوٹی بیٹی ویکی کے ساتھ کیمپ میں تشریف لائے تھے۔ جب میں نے ان کو بتایا کہ میں قطعی نومشق ہوں اور ایورسٹ پر چڑھائی کی یہ میری پہلی مہم ہے تو انھوں نے ہنس کر کہا ''ایوریسٹ میری بھی پہلی مہم تھی اور چوٹی کو میں ساتویں کوشش میں سر کر سکا تھا۔''

16/15 مئی کو بدھ پورنیا تھی۔ اس رات ہم لہوتسے کی برفیلی پرتوں والی سیدھی ڈھلان پر خیمہ انداز تھے۔ اس کیمپ میں میرے علاوہ دس افراد اور تھے۔ میں گہری نیند میں تھی۔ ساڑھے بارہ بجے کا عمل ہوگا کہ اچانک کوئی بھاری شے بڑے زور سے میرے سر کے پچھلے حصّے پر آکر لگی جس نے مجھے جھنجھوڑ کر جگا دیا اور اس کے ساتھ ہی بڑا بھیانک

© NCERT
be republished

دھماکہ ہوا۔ میں نے محسوس کیا کہ میں کسی بھاری شے کے نیچے دبی چلی جارہی ہوں۔ وہ شے مجھے کُچلے دے رہی ہے۔ میں بہ مشکل سانس لے پا رہی تھی۔

آخر ہوا کیا تھا؟ لہوتسے گلیشیر کی برف کی ایک بڑی لاٹ جو ہمارے کیمپ کے عین اوپر تھی، ٹوٹ کر نیچے آگری تھی۔ برف کے بے پناہ بڑے تودوں نے جمی ہوئی برف کو پاش پاش کر دیا تھا اور یہ تودے عمودی ڈھلان سے کسی ایکسپریس گاڑی کی رفتار سے اور بہرہ کرنے والی گھن گرج کے ساتھ نیچے گرنے لگے تھے۔ ہم میں سے ہر ایک کو چوٹیں آئیں۔ یہ ہماری خوش قسمتی تھی کہ ہم میں سے کوئی ہلاک نہیں ہوا تھا۔ لوپسانگ نے اپنے سوئس چاقو کی مدد سے کسی طرح خیمے کو چاک کر دیا۔ وہ اس میں سے باہر نکل آیا اور فوراً ہی مجھے بچانے کے لیے ہاتھ پاؤں مارنے لگا۔ اگر ذرا سی تاخیر ہوتی تو موت یقینی تھی۔

سارے خیمے تہس نہس ہو گئے تھے۔ کچن والا خیمہ البتہ صحیح سلامت تھا۔ میں اور لوپسانگ ہاتھ کے بل چلتے ہوئے وہاں پہنچے۔ اس وقت تک سبھی کچن والے خیمے میں یا اس کے قریب پہنچ چکے تھے۔ میں نے اپنے اولین طبی امداد والے تھیلے سے نکال کر ہر ایک کو دَرد دُور کرنے والی گولیاں دیں۔ ان کے لیے گرما گرم چائے بنائی۔ میں نے کسی کی مدد کی تھی، اس احساس نے حواس پر طاری افسردگی اور بے دلی کو پرے جھٹک دیا۔

not to be republished

ہم نے صبح ہونے سے پہلے ہی برف کھود کھود کر اپنا سامان نکالنا شروع کر دیا۔ جلد ہی امدادی ٹیمیں آپہنچیں اور 16 مئی کے آٹھ بجے تک ہم تقریباً سبھی دوسرے کیمپ میں پہنچ چکے تھے۔ چوٹ لگنے سے میرے سر کے پیچھے جو گومڑا سا بن گیا تھا، اب دُکھنے لگا تھا۔ لیکن میں نے اپنی تکلیف کسی کو بتائی نہیں۔ ہماری ٹیم کے سبھی نو مردوں کو صدر کیمپ بھیجا جانا تھا۔ انھیں سخت چوٹیں آئی تھیں کرنل کھُلّر نے مجھ سے مخاطب ہو کر پوچھا: ''کیا تم بھی ڈر گئی تھیں؟'' میں نے جواب میں دھیرے سے کہا ''ہاں''۔ کیا تم بھی نیچے واپس جانا چاہتی ہو؟ انھوں نے پوچھا۔ ''ہرگز نہیں؟'' میں نے بلا تامل جواب دیا۔

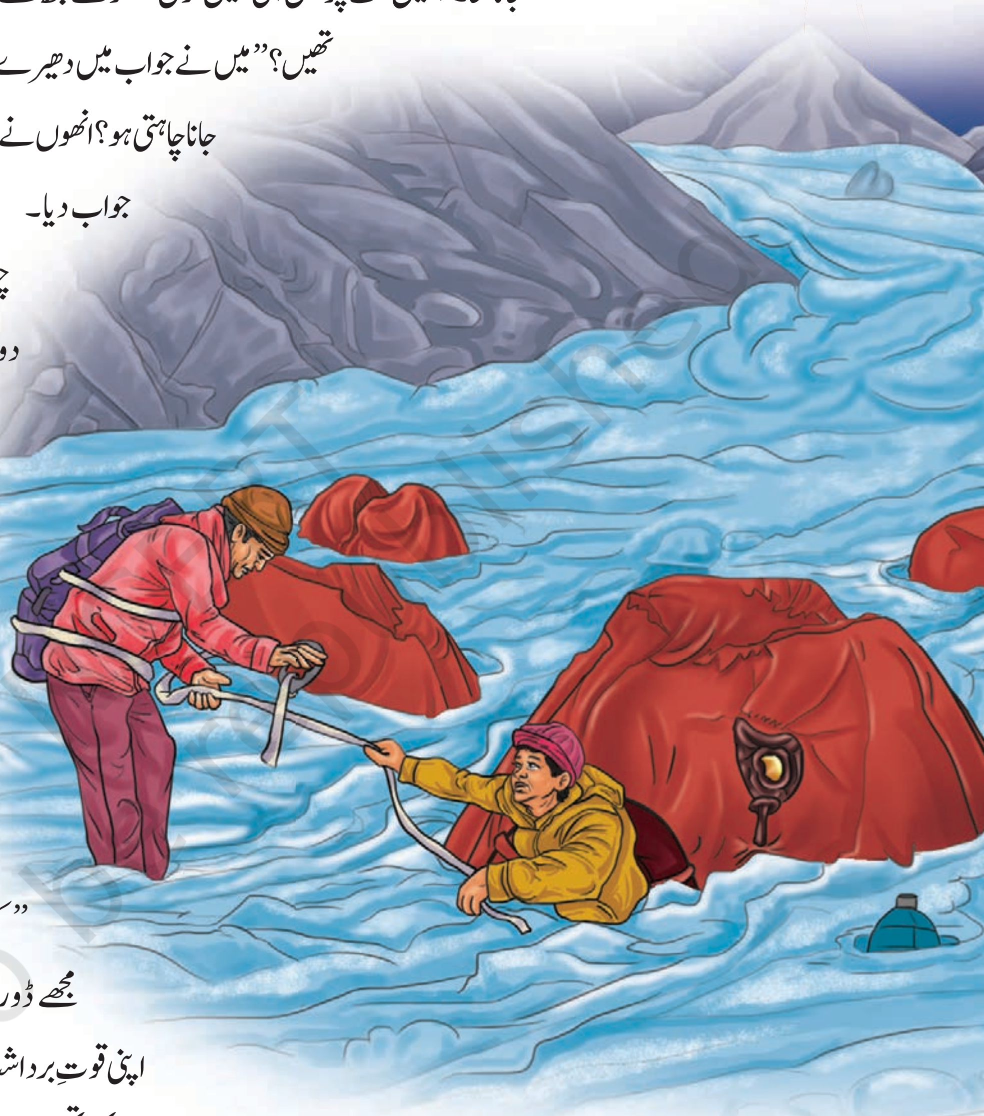

چوٹی کو سر کرنے کے لیے جانے والی دوسری ٹیم کی واحد خاتون رکن ہونے کا شَرف میرے حصّے میں آیا۔ میں صبح سویرے چار بجے اٹھ بیٹھی۔ کچھ برف پگھلائی اور چائے تیار کی اور ہلکا پھلکا ناشتہ کیا۔ ساڑھے پانچ بجتے بجتے میں خیمے سے باہر نکل آئی۔ انگ ڈورجی باہر کھڑا تھا۔ اُس نے مجھ سے پوچھا: ''کیا تم میرے ساتھ چلنا پسند کرو گی؟'' مجھے ڈورجی پر بڑا اعتماد تھا۔ ایسا ہی اعتماد مجھے اپنی قوتِ برداشت اور کوہ پیمائی کی صلاحیت پر بھی تھا۔ ایک بات اور بھی تھی۔ اس وقت کوئی دوسرا چلنے کو تیار بھی نہیں تھا۔ اس وقت صبح کے چھ بج کر بیس منٹ ہوئے تھے۔ دن پوری طرح نکل آیا تھا، ہلکی ہلکی ہوا چل رہی تھی۔ سردی بڑی شدید تھی۔ میں کوہ پیمائی کے لباس میں اپنے آپ کو گرم اور محفوظ محسوس کر رہی تھی۔ ہم رسّہ باندھے بغیر چڑھ رہے تھے۔ جمی ہوئی برف سے ڈھکی کھڑی ڈھلانیں شیشے کی چادر کی طرح ٹھوس تھیں۔ ہمیں بار بار 'برف کدال' کا سہارا لینا پڑ رہا تھا۔ پھر بھی مجھے کوئی دشواری نہیں ہو رہی تھی۔ ہم دو گھنٹے سے

کم وقت میں چوٹی کیمپ میں پہنچ گئے۔ انگ ڈورجی نے پوچھا، کیا میں تھک گئی ہوں اور جب میں نے نفی میں جواب دیا تو اُسے بڑی حیرانی ہوئی اور خوشی بھی۔

جنوبی چوٹی پر پہنچنے کے بعد ہوا تیز ہوگئی تھی۔ شدید پُرپیچ آندھی میں برف کے ذرّات برابر شامل ہو رہے تھے اور کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ سلسلۂ کوہ چاقو کی دھار جیسا تھا۔ بال برابر چوک ہوئی اور قصّہ ختم۔ کسی بھی طرف لڑھک سکتے تھے۔ جنوبی چوٹی اور اس حصّے کے درمیان چڑھائی خاص طور پر خطرناک تھی جسے عام طور پر 'ہلاری اسٹیپ' کہتے ہیں۔ انگ ڈورجی نے ہاتھ سے چوٹی کی طرف اشارہ کیا اور اس کے ساتھ ہی ایک خوشی سی رگ و پے میں دوڑ گئی۔ منزل اتنی قریب تھی۔ سورج کی شعاعوں نے برف کو نرم بنا دیا تھا۔ پچھلے کی نسبت اس حصّے پر چڑھنا زیادہ آسان تھا۔

کچھ دیر تک ہم برف کے ذرّات والی تیز آندھی میں کھڑے رہے پھر ہم نے دیکھا کہ آندھی کا زور گھٹنے لگا ہے۔ چند ہی قدم چلنے کے بعد میں نے دیکھا، چڑھائی بس دو چار میٹر اور تھی۔ میرے دل کی دھڑکن رک سی گئی تھی۔ میں نے محسوس کیا، کامیابی میرے پاؤں چومنے کو ہے اور 23/ مئی 1984 کو دوپہر ایک بج کر سات منٹ پر میں ایورسٹ کی چوٹی پر کھڑی ہوئی تھی۔ میں پہلی ہندوستانی عورت تھی جس نے یہ کارنامہ انجام دیا تھا۔

— بچندری پال

© NCERT not to be republished

لفظ و معنی

قیام	:	ٹھہرنا
افسردہ	:	اداس، بجھا بجھا سا
مبہوت	:	حیران، ہکا بکا
نومشق	:	نو آموز، ناتجربہ کار
نقل و حرکت	:	ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا
عمودی ڈھلان	:	کھڑی ڈھلان
بلاتامل	:	سوچے سمجھے بغیر، غور کیے بغیر
کوہ پیمائی	:	پہاڑ پر چڑھنا
شعاعوں	:	(شعاع کی جمع) کرن، روشنی

غور کیجیے

- نیپال اور تبت کی سرحد پر واقع دنیا کے سب سے اونچے پہاڑ کی چوٹی کا نام ایورسٹ ہے۔ جس کو نیپال میں ساگر ماتھا اور تبت میں چومولنگما کہا جاتا ہے۔ یہ دنیا کی سب سے اونچی چوٹی ہے۔ یہاں کا موسم انتہائی سرد اور خطرناک ہوتا ہے۔ اس چوٹی پر آکسیجن کی کمی بھی ایک بڑا مسئلہ ہے۔
- بچندری پال کی پیدائش 24 مئی 1954 کو اتراکھنڈ کے چمولی ضلع کے بمپا گاؤں میں ہوئی تھی۔ وہ ہندوستان کی پہلی خاتون ہیں جنھوں نے ایورسٹ سر کرنے کا کارنامہ انجام دے کر ملک کا نام روشن کیا۔ بچندری پال کو بہت سے اعزاز ملے۔ حکومت ہند نے انھیں 1984 میں 'پدم شری' اور 2019 میں 'پدم بھوشن' سے نوازا۔
- سبق میں شامل حصہ ان کی آپ بیتی 'Everest—My Journey to The Top' سے لیا گیا ہے۔
- ماؤنٹ ایورسٹ پر چڑھنے والی سب سے کم عمر ہندوستانی خاتون کامیا کارتی کئین ہیں۔ جنھوں نے محض 16 سال کی عمر میں یہ کارنامہ انجام دیا۔ نیپال کی پورنما شرسٹی نے ایک ہی سیزن میں تین بار ماؤنٹ ایورسٹ پر چڑھ کر نئی تاریخ رقم کی۔ اسی طرح ماونٹ ایورسٹ پر فتح حاصل کرنے والی ایک اور ہندوستانی خاتون ارونما سنہا ہیں، جنھوں نے 21 مئی 2013 کو ایورسٹ کی چوٹی پر پہنچنے والی پہلی مخصوص اہمیت ایتھلیٹ ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔

© NCERT not to be republished

سوچیے اور بتائیے

i. برف میں زلزلے کی اصل وجہ کیا ہوتی ہے؟

ii. بچندری پال ایوریسٹ کی چوٹی پر کب پہنچیں؟

iii. صدر کیمپ پہنچنے سے پہلے بچندری پال کو کون سی بری خبر ملی؟

iv. شیر پا قلی کی ہلاکت کی خبر کے بعد کرنل کھُلّر نے ٹیم کا حوصلہ کس طرح بڑھایا؟

v. ایوریسٹ کی چوٹی پر پہنچنے کے بعد بچندری پال کی جذباتی کیفیت کیا تھی؟ بیان کیجیے۔

پڑھیے، سمجھیے اور لکھیے

- آپ جانتے ہیں کہ وہ لفظ جو کسی شخص یا چیز کی ذاتی حالت کو ظاہر کرے اسے 'صفت ذاتی' کہتے ہیں۔ جن الفاظ سے کسی شخص یا چیز کا آپس میں تعلق ظاہر ہو انھیں 'صفت نسبتی' کہتے ہیں اور جو لفظ کسی شخص یا چیز کی تعداد کو ظاہر کرے 'صفت عددی' کہلاتا ہے۔ اس سبق میں صفت ذاتی، صفت نسبتی اور صفت عددی کی چند مثالیں بیان کی گئیں ہیں۔ مثلاً مشہور تھیانگ بوچھے مٹھ، دس کلومیٹر، برف کی بڑی سِلیں وغیرہ۔ اپنے ساتھیوں سے گفتگو کیجیے اور نیچے دی گئی عبارت سے صفت ذاتی، صفت نسبتی اور صفت عددی تلاش کر کے لکھیے:

> صدر کیمپ پہنچنے سے پہلے ایک خراب خبر اور ملی تھی۔ کچن کے ایک ملازم کی موت ہو گئی تھی۔ اگلے دن صدر کیمپ پہنچنے پر میں نے ایوریسٹ پہاڑوں کے گُتھے ہوئے سلسلے اور اس کے ذیلی سلسلوں کو دیکھا۔ میں مبہوت کھڑی جمی ہوئی برف کے بے ترتیب ٹھوس دریا کو حیرت سے دیکھ رہی تھی۔ ہم کھمبو گلیشیر کو ایک کلومیٹر سے کم فاصلے سے تقریباً چھ سو میٹر نیچے گرتا ہوا دیکھ سکتے تھے۔ گلیشیر یا برفشار جمی ہوئی برف کے میناروں اور تودوں کا گڈمڈ آبشار سا ہے۔ ہمیں بتایا گیا کہ گلیشیر کی نقل و حرکت سے اکثر برف میں زلزلے پیدا ہوتے ہیں۔ جس کے نتیجے میں برف کی بڑی بڑی سِلیں تیزی سے نیچے گرنے لگتی ہیں۔

© NCERT not to be republished

● 'سر کرنا' ایک محاورہ ہے جس کے معنی ہے 'فتح کرنا' اسی طرح اس سبق میں اور بھی محاورے استعمال ہوئے ہیں ان محاوروں کو تلاش کر کے نیچے لکھیے اور انھیں جملوں میں استعمال کیجیے:

محاورے	جملوں میں استعمال
i. ____________	____________________
ii. ____________	____________________
iii. ____________	____________________
iv. ____________	____________________
v. ____________	____________________

● آپ جانتے ہیں کسی اسم کا مذکر (نر) یا مؤنث (مادہ) ہونا 'جنس' کہلاتا ہے مثلاً لڑکا، لڑکی۔ جنس کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔ 'جنسِ حقیقی' اور 'جنسِ غیر حقیقی'۔ جان دار اسما کے مذکر و مونث ہونے کو جنس حقیقی کہتے ہیں جیسے باپ، ماں اور بے جان اسما کے مذکر و مونث ہونے کو جنس غیر حقیقی کہتے ہیں جیسے دن، رات۔ سبق سے پانچ جنس حقیقی اور پانچ جنس غیر حقیقی اسما تلاش کر کے لکھیے:

جنسِ حقیقی	جنس غیر حقیقی
i. ____________	____________
ii. ____________	____________
iii. ____________	____________
iv. ____________	____________
v. ____________	____________

◆ دیے گئے جملوں کو غور سے پڑھیے۔

● ایوریسٹ کے لیے ہماری ٹیم 7 مارچ کو دہلی سے کٹھمنڈو کے لیے بذریعہ جہاز روانہ ہوئی، ساڑھے پانچ بجتے بجتے میں خیمے سے باہر نکل آئی۔

© NCERT not to be republished

- ان جملوں میں ایوریسٹ، کٹھمنڈو اور خیمہ جگہ کے لیے استعمال ہوئے ہیں۔ایسے الفاظ جو کسی مقام کو ظاہر کرتے ہوں انھیں ظرف مکان کہتے ہیں۔اسی طرح ان جملوں میں مارچ، 'ساڑھے پانچ' الفاظ وقت کے لیے استعمال ہوئے ہیں۔ایسے الفاظ جو کسی وقت کو ظاہر کریں ان کو 'ظرف زماں' کہتے ہیں۔سبق کو پڑھ کر ظرف مکاں اور ظرف زماں کی پانچ مثالیں تلاش کر کے لکھیے:

	ظرف مکاں	ظرف زماں
i.	________________	________________
ii.	________________	________________
iii.	________________	________________
iv.	________________	________________
v.	________________	________________

تلاش کیجیے

- ایوریسٹ فتح کرنے والے پانچ ملکی اور پانچ غیر ملکی کوہ پیماؤں کے نام اور ان کے کارناموں کے بارے میں ایک ایک پیراگراف لکھیے اور سامنے ان کی تصویریں بھی چسپاں کیجیے۔

تخلیقی اظہار

- بچندری پال نے کوہ پیمائی کے اپنے سفر کو اپنی آپ بیتی 'Everest — My Journey to the Top' میں تفصیل سے لکھا ہے۔آپ بھی اپنے کسی یادگار سفر کے بارے میں دل چسپ انداز میں لکھیے۔
- سبق میں یہ جملہ شامل ہے "ایوریسٹ میری بھی پہلی مہم تھی لیکن چوٹی پر پہنچنے میں اپنی ساتویں کوشش میں کامیاب ہوا" کیا آپ کو ایسا کوئی واقعہ یاد ہے کہ جب کامیابی حاصل کرنے کے لیے آپ کو کئی مرتبہ کوشش کرنی پڑی ہو۔اس واقعے کی تفصیل لکھیے اور اپنی جماعت کے طلبا کو سنائیے۔

© NCERT not to be republished

عملی کام

- ایوریسٹ پر پانچ مرتبہ فتح حاصل کرنے والی ارونما سنہا کے بارے میں مختلف ذرائع سے معلومات حاصل کیجیے اور ان پر چند جملے تحریر کر کے کمرۂ جماعت میں سنائیے، اور ان کی تصویر تختۂ سیاہ پر چسپاں کیجیے۔
- نیچے دیے گئے نکات کی روشنی میں ان جاں باز ہندوستانی کوہ پیما کی فہرست بنائیے جنھوں نے ماؤنٹ ایوریسٹ پر فتح حاصل کر کے ملک اور قوم کا نام روشن کیا ہے۔

- کوہ پیما کا نام ______________________
- جائے پیدائش ______________________
- کس سن میں کامیابی حاصل کی ______________________

یہ بھی جانیے

- ملک کا سب سے بڑا شہری اعزاز 'بھارت رتن' ہے۔ یہ اعزاز ان لوگوں کو دیا جاتا ہے جنھوں نے فن، ادب، سائنس، سماجی خدمات اور کھیل جیسے مخصوص شعبوں میں غیر معمولی اور قابلِ ذکر خدمات انجام دی ہیں۔ اب تک 53 لوگوں کو ان کی گرانقدر خدمات کے اعتراف میں بھارت رتن ایوارڈ سے نوازا جا چکا ہے۔ دیے گئے ویب لنک کی مدد سے مزید تفصیلات حاصل کیجیے:

https://www.cheggindia.com/general-knowledge/list-of-bharat-ratna-awardees/

- پدم ایوارڈ ملک کے اعلیٰ ترین شہری اعزازات میں سے ایک ہیں۔ یہ ہیں پدم وبھوشن، پدم بھوشن اور پدم شری۔ ان کا اعلان ہر سال یومِ جمہوریہ کے موقع پر کیا جاتا ہے۔ یہ ایوارڈ تین زمروں میں دیے جاتے ہیں۔ دیے گئے ویب لنک کی مدد سے مزید تفصیلات حاصل کیجیے:

https://www.padmaawards.gov.in/

© NCERT not to be republished

4871CH12A

عزم و عمل

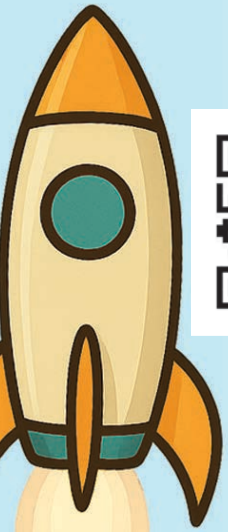

ذہن کی تاریکیوں کو دور ہونا چاہیے
علم سے ادراک کو پُر نور ہونا چاہیے

امتحاں کا خوف دل سے دور ہونا چاہیے
وقت کا ہر فیصلہ منظور ہونا چاہیے

عزم و استقلال سے انسان پہنچا چاند پر
دل کو اب تو اور بھی مسرور ہونا چاہیے

جذبۂ ایثار سے ہوتی ہے تعمیرِ حیات
دل کو احساسات سے معمور ہونا چاہیے

بے اصولی سے نہیں ہوتا ہے کوئی سُرخرُو
کام کرنے کا بھی اک دستور ہونا چاہیے

© NCERT not to be republished

حوصلوں کے سامنے ہر امتحاں اک کھیل ہے
جذبۂ عزم و عمل بھر پور ہونا چاہیے

نامرادی بھی اگر آئے تو کوئی غم نہ ہو
زندگی کا کچھ یہی دستور ہونا چاہیے

تنگ نظری کو زمانے سے مٹانے کے لیے
علم سے اخلاق سے معمور ہونا چاہیے

یہ مشینی دور ہے رفتار اس کی تیز ہے
آگے بڑھنا ہی تمھیں منظور ہونا چاہیے

نیک نامی کے لیے اے نو نہالانِ وطن
غم گسار بے کس و مجبور ہونا چاہیے

— شوکت پردیسی

(پڑھنے کے لیے)

© NCERT not to be republished

13 اے شریف انسانو!

4871CH13

خون اپنا ہو یا پرایا ہو
نسلِ آدم کا خون ہے آخر

جنگ مشرق میں ہو کہ مغرب میں
امنِ عالم کا خون ہے آخر

بم گھروں پر گریں کہ سرحد پر
روحِ تعمیر زخم کھاتی ہے

کھیت اپنے جلیں کہ اوروں کے
زیست فاقوں سے تِلملاتی ہے

ٹینک آگے بڑھیں کہ پیچھے ہٹیں
کوکھ دھرتی کی بانجھ ہوتی ہے

فتح کا جشن ہو کہ ہار کا سوگ
زندگی میّتوں پہ روتی ہے

جنگ تو خود ہی ایک مسئلہ ہے
جنگ کیا مسئلوں کا حل دے گی

© NCERT not to be republished

آگ اور خون آج بخشے گی
بھوک اور احتیاج کل دے گی

اس لیے اے شریف انسانو
جنگ ٹلتی رہے تو بہتر ہے

آپ اور ہم سبھی کے آنگن میں
شمع جلتی رہے تو بہتر ہے

— ساحرلدھیانوی

© NCERT not to be republished

لفظ و معنی

نسل	:	خاندان، اولاد، قبیلہ
روحِ تعمیر	:	تعمیر کا جذبہ، زندگی کو بنانے سنوارنے کی خواہش
زیست	:	زندگی
بانجھ	:	بنجر زمین، اوسر
احتیاج	:	ضرورت

غور کیجیے

- 'اے شریف انسانو!' مشہور شاعر ساحر لدھیانوی کی نظم ہے۔ نظم کا بنیادی موضوع امن ہے۔ انسانی معاشرہ اور تہذیب کی سب سے بڑی ضرورت امن ہے۔ گزشتہ صدی میں دنیا دو عالمی جنگوں کا سامنا کر چکی ہے۔ ان عالمی جنگوں کے علاوہ بھی کچھ ممالک کے درمیان جنگیں ہوئی ہیں جن کے نتیجے میں انسانیت کا بہت نقصان ہوا ہے۔ جنگ ترقی اور خوشحالی کی بھی دشمن ہے۔ اس سے نسلِ آدم تباہ اور برباد ہوتی ہے۔
- نظم میں مشرق اور مغرب الفاظ استعمال ہوئے ہیں دونوں کا استعمال سمت کے لیے بھی ہوتا ہے۔

سوچیے اور بتائیے

1. نظم میں 'اے شریف انسانو!' کہہ کر کس کو مخاطب کیا گیا ہے؟
2. روحِ تعمیر کے زخم کھانے سے کیا مراد ہے؟
3. جنگ کو امن عالم کا خون کیوں کہا گیا ہے؟
4. نظم میں جنگ کے ٹلتے رہنے پر کیوں زور دیا گیا ہے؟
5. جنگ نہ ہونے سے کون کون سی پریشانیوں سے بچا جا سکتا ہے؟

© NCERT not to be republished

◆ درج ذیل مفہوم کا ذکر جن اشعار میں موجود ہے نظم سے انھیں تلاش کر کے لکھیے:

i. دنیا کے خِطّوں کا ذکر ____________________

ii. جنگی ہتھیار کا ذکر ____________________

iii. شکست کا ذکر ____________________

iv. بھوک اور محتاجی کا ذکر ____________________

◆ درج ذیل شعر کو غور سے پڑھیے:

آگ اور خون آج بخشے گی
بھوک اور احتیاج کل دے گی

اس شعر میں جنگ کے نقصانات کا ذکر کیا گیا ہے۔ ان کے علاوہ بھی بہت سارے نقصانات ہوتے ہیں۔ اپنے دوستوں کے ساتھ گفتگو کیجیے اور ان نقصانات کی فہرست سازی کیجیے۔ کچھ نقصانات فوری ہوتے ہیں اور کچھ کا اثر دیر پا ہوتا ہے۔ دیے گئے جدول میں ان کی درجہ بندی کیجیے:

فوری نقصانات	دیر پا نقصانات

◆ نظم میں استعمال ہوئے درج ذیل اضافی مرکّبات کی وضاحت کیجیے:

نسلِ آدم ____________________

امنِ عالم ____________________

روحِ تعمیر ____________________

© NCERT not to be republished

◆ نیچے دیے گئے الفاظ کے جوڑ ملائیے:

.i	جنگی آلات	صلح
.ii	لڑائی کا میدان	سیز فائر
.iii	جنگی حکمتِ عملی	محاذ
.iv	امن قائم کرنے کا عمل	ہتھیار
.v	لڑائی بند کرنے کا معاہدہ	منصوبہ

پڑھیے، سمجھیے اور لکھیے

جنگ مشرق میں ہو کہ مغرب میں
امن عالم کا خون ہے آخر

اس شعر میں مشرق، مغرب اور عالم الفاظ آئے ہیں جو ایک سے زیادہ معانی میں استعمال ہوتے ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ کچھ الفاظ ایسے بھی ہیں جو الگ الگ سیاق میں الگ الگ مفہوم ادا کرتے ہیں جیسے مشرق سمت کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے اور ایشیائی ممالک کو بھی مشرق کہا جاتا ہے۔

◆ مثال کے مطابق ذیل میں دیے گئے الفاظ کے مفہوم و معنی لکھیے اور جملوں میں استعمال کیجیے۔

مشرق	سمت	سورج مشرق سے طلوع ہوتا ہے۔
	ایشیا کے ممالک	جاپان مشرق میں واقع ہے۔
مغرب		

© NCERT not to be republished

عالم		
نیم		
دام		
مانگ		

◆ 'تضاد' کے بارے میں آپ پڑھ چکے ہیں۔ نظم میں آیا ہے — 'ٹینک آگے بڑھیں کہ پیچھے ہٹیں' یہاں آگے اور پیچھے ایسے الفاظ ہیں جو ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ نظم میں الفاظ تلاش کر کے لکھیے جو تضاد کی مثال ہوں:

i. ____________ ____________

ii. ____________ ____________

iii. ____________ ____________

iv. ____________ ____________

v. ____________ ____________

© NCERT not to be republished

◆ آپ جانتے ہیں کہ کسی کام کے واقع ہونے کی جگہ یا وقت کو ظاہر کرنے والے الفاظ اسم ظرف کہلاتے ہیں۔ جیسے آگے، پیچھے، آج، کل وغیرہ۔ اسم ظرف کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔ ظرفِ مکاں اور ظرفِ زماں۔

جو الفاظ جگہ کو ظاہر کریں انھیں 'ظرفِ مکاں' کہتے ہیں جیسے آگے اور پیچھے 'ظرف مکاں' کی مثال ہیں کیوں کہ یہ جگہ کو ظاہر کر رہے ہیں۔ جو الفاظ وقت کو ظاہر کریں انھیں 'ظرف زماں' کہتے ہیں کیوں کہ یہ وقت کو ظاہر کرتے ہیں جیسے آج اور کل ظرف زماں کی مثال ہیں۔ ذیل میں دیے گئے خانوں میں پانچ پانچ ظرف زماں اور ظرف مکاں والے الفاظ لکھیے:

ظرف زماں	ظرف مکاں
______	______
______	______
______	______
______	______

◆ محاوروں کو جملوں میں استعمال کیجیے:

میدان میں آنا ____________________

جوئے شیر لانا ____________________

پینترا بدلنا ____________________

ٹوٹ پڑنا ____________________

آگ بھڑکانا ____________________

چھٹی کا دودھ یاد آنا ____________________

خاک میں مل جانا ____________________

© NCERT not to be republished

تلاش کیجیے

- ’ریڈ کراس‘ ایک عالمی تنظیم ہے جو جنگ اور قدرتی آفات سے متاثرہ لوگوں کی مدد کرتی ہے۔اپنے اسکول کی لائبریری یا اساتذہ سے اس کے متعلق معلومات حاصل کیجیے اور لکھیے کہ یہ کس طرح متاثرین کی مدد کرتی ہے۔
- ان شخصیات کے بارے میں معلوم کیجیے جنھیں امن کا پیامبر کہا جاتا ہے۔ان میں گوتم بدھ اور مہاتما گاندھی کے نام شامل ہیں۔

تخلیقی اظہار

- اس نظم کا مرکزی خیال لکھیے۔
- ’امن وسلامتی‘ کے عنوان پر مضمون تحریر کیجیے۔

عملی کام

- اس نظم کا خلاصہ اپنی زبان میں لکھیے اور جماعت میں اپنے ساتھیوں کو سنائیے۔
- اس نظم کے بارے میں ایک تصویر بنائیے اور اس میں رنگ بھریے۔آپ بغیر رنگ کا استعمال کیے یا موجود رنگوں کی مدد سے بھی تصویر بنا سکتے ہیں۔
- 21 ستمبر کو عالمی یومِ امن منایا جاتا ہے۔اس دن دنیا کے تمام ممالک قیامِ امن کی کوششوں کو جاری رکھنے کا اعادہ کرتے ہیں۔امن کی اہمیت کو اجاگر کرنے کے لیے کبوتر کی علامت استعمال کی جاتی ہے۔اس کا سبب یہ ہے کہ کبوتر وہ پرندہ ہے جو فطری طور پر امن وسکون اور عالمی سطح پر ہمدردی اور محبت کی علامت تصوّر کیا جاتا ہے۔دیے گئے ویب لنک کی مدد سے مزید معلومات حاصل کیجیے:

https://www.un.org/en/observances/international-day-peace

© NCERT not to be republished

4871CH14

14 ہاکی کا جادوگر

میجر دھیان چند کی پیدائش 29 اگست 1904 کو الہ آباد میں ہوئی۔ ان کا اصل نام دھیان سنگھ تھا لیکن وہ مشہور دھیان چند کے نام سے ہوئے۔ ان کے والد سمیشور سنگھ فوج میں صوبے دار کے عہدے پر فائز تھے اور فوج کی طرف سے ہاکی کھیلتے تھے۔ ان کے بھائی روپ سنگھ بھی اپنے زمانے کے مشہور ہاکی کھلاڑی تھے۔ شروع میں دھیان چند کی دل چسپی کُشتی میں تھی۔

جب وہ 16 برس کی عمر میں ایک سپاہی کے طور پر فوج میں بھرتی ہوئے۔ تو وہاں صوبیدار میجر نے ان کی صلاحیتوں کو بہ خوبی پہچان لیا اور یہ محسوس کیا کہ وہ ہاکی کے اچھّے کھلاڑی بن سکتے ہیں۔ انھوں نے دھیان چند کو ہاکی کی مشق کرتے رہنے کا مشورہ دیا۔ اور وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ ہاکی کھیلنے کی مشق کرنے لگے۔ اس طرح دھیان چند کی ہاکی سے دل چسپی بڑھ گئی۔ رفتہ رفتہ اس دل چسپی نے جنون اور دیوانگی کا روپ اختیار کر لیا۔ وہ چاندنی رات میں بھی ہاکی کی مشق کرنے لگے۔ دیکھتے ہی دیکھتے دنیا کے ایک عظیم کھلاڑی بن گئے۔ ایک میچ کے دوران ان کے جوتوں کی حالت خراب ہوگئی تو انھوں نے ننگے پاؤں کھیلنے کا فیصلہ کر لیا، اس کے باوجود انھوں نے کئی گول کیے جس سے مخالف ٹیم حیران رہ گئی۔

1925 میں انڈین فیڈریشن کا قیام عمل میں آیا۔ 1928 کے ایمسٹرڈم اولمپکس میں ہندوستان کی ہاکی ٹیم نے جب پہلی بار اولمپک کھیلوں میں حصہ لیا تو فائنل میں ہندوستان اور ہالینڈ کا مقابلہ تھا۔ دھیان چند اور ٹیم کے دوسرے ساتھی

© NCERT not to be republished

اچانک بیمار ہو گئے۔ دھیان چند کو بھی تیز بخار تھا لیکن انھوں نے سوچا کہ انھیں دلیری کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔ ان کے اس قدم سے پوری ہندوستانی ٹیم تمام طاقت یک جا کر کے میدان میں کود پڑی۔

اس میچ میں ہندوستان نے ہالینڈ کو تین گولوں سے شکست دی، جن میں سے دو گول دھیان چند نے کیے۔ ان کے کھیل کو دیکھ کر لوگوں کو شک ہوا کہ ان کے اسٹک میں کوئی مقناطیس ہے۔ ان کی ہاکی اسٹک کو توڑ کر دیکھا گیا مگر اس میں سے کچھ نہ نکلا۔

آسٹریا کے شہر وِیانا میں دھیان چند کی شاندار کارکردگی دیکھ کر مقامی لوگ بہت متاثر ہوئے۔ انھوں نے کہا یہ کھلاڑی دو نہیں بلکہ چار ہاتھوں سے کھیلتا ہے۔ وہاں کے لوگوں نے ان کے اعزاز میں ایک مجسمہ بنایا جس کے چار ہاتھ تھے اور سبھی ہاتھوں کو ہاکی اسٹک پکڑے دکھایا گیا ہے۔

1932 میں لاس اینجلس اولمپک میں دھیان چند نے اپنی بہتر کارکردگی پیش کر کے ایک بار پھر ٹیم کو اولمپک چیمپئن بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔ دھیان چند کی صلاحیتیں اور گول کرنے کی رفتار کافی حیران کن تھی۔ ان کے جادوئی کھیل اور صلاحیت سے ملک کو ہمیشہ بلندی اور سُرخ روئی حاصل ہوئی۔ امریکہ کے خلاف پول میچ میں ہندوستانی ہاکی ٹیم نے 24 گول کیے۔ ہندوستان نے امریکہ کو 24-1 سے ہرایا جو اب تک اولمپکس کا سب سے بڑا ریکارڈ ہے اس میچ میں دھیان چند نے اکیلے آٹھ گول کیے جو ان کی ناقابل یقین صلاحیت کا ثبوت ہے۔

1936 کے برلن اولمپک مقابلوں میں دھیان چند کو ہندستان کی ہاکی ٹیم کا کپتان منتخب کیا گیا۔ فائنل مقابلہ ہندستان اور جرمنی کی ٹیموں کے درمیان تھا۔ یہ مقابلہ بڑا سخت ثابت ہوا۔ میچ کے درمیان گیند ہر وقت دھیان چند کی ہاکی اسٹک کے ساتھ چپکی رہتی تھی۔ گیند کو اپنے قابو میں رکھنے کے اس انوکھے طریقے کو دیکھ کر تماشائی حیران رہ گئے۔ مقابلے کے شائقین میں سے کچھ لوگوں کو یہ شک ہونے لگا کہ کہیں دھیان چند کی اسٹک میں کوئی ایسی چیز تو نہیں لگی ہے جو گیند کو اپنی جانب کھینچی رہتی ہے۔ چنانچہ دھیان چند کو دوسری اسٹک سے کھیلنے کے لیے کہا گیا۔ دوسری اسٹک سے بھی دھیان چند نے پے در پے گولوں کا تانتا باندھ دیا۔ اب انتظامیہ کو یقین ہو گیا کہ جادو اسٹک کا نہیں، بلکہ دھیان چند کی لچک دار اور مضبوط کلائیوں کا ہے۔ لوگوں نے اسی وقت سے دھیان چند کو 'ہاکی کا جادوگر' کہنا شروع کر دیا۔ اس اولمپک میں ہندستانی ٹیم نے کل 38 گول کیے جن میں سے 11 اکیلے دھیان چند ہی نے کیے تھے۔

وہ اپنی خودنوشت 'گول' میں لکھتے ہیں:

"اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ سارے گول میں ہی کرتا تھا میری تو ہمیشہ کوشش رہتی تھی کہ میں گیند کو گول کے پاس لے جا کر اپنے کسی ساتھی کھلاڑی کو دے دوں تاکہ اس کو گول کرنے کا موقع ملے اور اس کی بھی ستائش ہو۔" کھیل کے اس جذبے کی لوگوں نے بڑی قدر کی۔ دھیان چند نے اپنا آخری بین الاقوامی میچ 1948 میں کھیلا جب ان کی عمر 43 سال تھی۔ اس عمر میں بھی انھوں نے بہترین کھیل کا مظاہرہ کرتے ہوئے کئی گول کیے۔

عالمی شہرت حاصل ہونے کے باوجود دھیان چند میں کبھی بھی غرور پیدا نہیں ہوا۔ وہ کہتے تھے: "ہاکی کے میدان میں جو تھوڑی بہت خدمت مجھ سے ہو سکی ہے اس کا سبب میرے ملک کے باشندوں کی مجھ سے محبت ہے۔" نوجوان کھلاڑیوں کو یہی مشورہ دیتے تھے کہ ذاتی شہرت یا نام کے بجائے

© NCERT not to be republished

ملک کی ناموری کے لیے پوری ٹیم کو یک جان ہو کر کھیلنا چاہیے۔

1956 میں جس وقت وہ فوج سے سبک دوش ہوئے اُس وقت میجر کے عہدے پر فائز تھے۔اسی سال انھیں پدم بھوشن کے اعزاز سے نوازا گیا۔ 3 دسمبر 1980 کو ان کی وفات ہوئی۔حکومت نے ان کی یاد میں ایک ڈاک ٹکٹ جاری کیا۔

ان کے نام پر ہندوستان میں کھیلوں کا سب سے بڑا اعزاز 'میجر دھیان چند کھیل رتن ایوارڈ' دیا جاتا ہے۔ یہ ایوارڈ بین الاقوامی سطح پر شاندار کارکردگی اور ملک کا نام روشن کرنے والے کھلاڑی کو دیا جاتا ہے۔ 29 اگست کو پورے ملک میں کھیلوں کے قومی دن کے طور پر منایا جاتا ہے۔ جو میجر دھیان چند کا یوم پیدائش ہے۔ان کے نام پر دہلی کے نیشنل ہاکی اسٹیڈیم کا نام میجر دھیان چند نیشنل ہاکی اسٹیڈیم رکھا گیا ہے۔

— ادارہ

© NCERT not to be republished

لفظ و معنی

فائز	:	کامیاب، کسی بلند درجے پر پہنچنا
دلیری	:	بے باکی، جرأت مندی
شکست	:	ہار، ناکامی
اعزاز	:	عزت، مرتبہ، رتبہ
مقناطیس	:	ایک ایسی دھات جو لوہے کو اپنی طرف کھینچتی ہے

غور کیجیے

- عزم اور حوصلہ پختہ ہو تو کسی بھی شعبے میں کامیابی حاصل کی جا سکتی ہے۔ دھیان چند ہاکی کے کھیل میں ماہر تھے جنھوں نے اپنے عزم اور حوصلے سے بہترین کھیل کا مظاہرہ کیا اور 'ہاکی کا جادوگر' کہلائے۔
- 'میجر دھیان چند کھیل رتن ایوارڈ' کسی کھلاڑی کو گذشتہ چار برسوں کے دوران کھیلوں میں شاندار کارکردگی کے لیے دیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ارجن ایوارڈ، درونا چاریہ ایوارڈ اور مولانا ابوالکلام آزاد ٹرافی وغیرہ قومی اور بین الاقوامی مقابلوں میں بہترین کارکردگی کے عِوض دیے جاتے ہیں۔
- ہاکی دنیا کے مقبول ترین کھیلوں میں سے ایک ہے۔ اس کھیل میں 11 کھلاڑیوں پر مشتمل دو ٹیمیں حصہ لیتی ہیں۔ ہر کھلاڑی کا مقصد گیند کو مخالف ٹیم کے گول پوسٹ میں داخل کرنا ہوتا ہے۔ ہاکی کھیل کے مقابلوں کے کچھ کپ اور ٹرافیاں اس طرح ہیں، آغا خان کپ، دھیان چند ٹرافی، لیڈی رتن ٹاٹا ٹرافی، نہرو ٹرافی، رنگا سوامی ٹرافی، سِندھیا ٹرافی وغیرہ۔

© NCERT not to be republished

1. کھیلوں میں ضابطے کیوں بنائے جاتے ہیں؟
2. برلن اولمپک میں دھیان چند کی ہاکی اسٹک کو تبدیل کرنے کی کیا وجہ تھی؟
3. ہاکی سے ملتے جلتے اور کون کون سے کھیل کھیلے جاتے ہیں؟
4. کن کن مقامات پر دھیان چند نے ملک کو کامیابی دلائی؟
5. مشکل وقت میں آپ کس طرح فیصلہ کرتے ہیں؟

درج ذیل دیے گئے الفاظ کی مدد سے خالی جگہوں کو پُر کیجیے:

1885، برلن اولمپک، بین الاقوامی، 24–1، ہالینڈ، کپتان

1. میں ملک کا پہلا ہاکی کلب کلکتہ میں قائم کیا گیا۔
2. ہندوستان نے پہلی دفعہ 1928 کے اولمپک کھیلوں میں ________ کو فائنل میں ہرا کر ہاکی طلائی تمغہ حاصل کیا۔
3. 1932 میں لاس اینجلس اولمپک میں ہندوستان نے امریکہ کو ________ سے ہرایا۔
4. دھیان چند نے اپنا آخری ________ میچ 1948 میں کھیلا۔
5. 6391 کے ________ مقابلوں میں دھیان چند کو ہندوستان کی ہاکی ٹیم کا ________ منتخب کیا گیا۔

سبق میں آئے درج ذیل الفاظ کے متضاد معلوم کر کے لکھیے:

i. انتہا : ________
ii. جدید : ________
iii. غروب : ________
iv. موافق : ________
v. آئندہ : ________

© NCERT not to be republished

◆ سبق کی مناسبت سے دیے گئے جملوں کو ترتیب وار لکھیے۔

1. وہاں کے تماشائیوں نے اُسی وقت سے دھیان چند کو ہاکی کا جادوگر کہنا شروع کر دیا۔
2. ہاکی کے میدان میں جو تھوڑی بہت خدمت مجھ سے ہو سکی اس کا سبب میرے ملک کے باشندوں کی مجھ سے محبت ہے۔
3. ہندوستان نے پہلی دفعہ 1928 کے کھیلوں میں ہالینڈ کو ہرا کر فائنل میچ میں طلائی تمغہ حاصل کیا۔
4. ہندوستان کی ہاکی ٹیم نے جب پہلی بار اولمپک کھیلوں میں حصہ لیا تو فائنل میں ہندوستان اور ہالینڈ کا مقابلہ تھا۔
5. میچ کے درمیان گیند ہر وقت دھیان چند کی ہاکی اسٹک کے ساتھ چپکی رہتی تھی۔

◆ نیچے کھلاڑیوں کے نام دیے گئے ہیں۔ یہ معلوم کر کے لکھیے کہ کون سا کھلاڑی کس کھیل سے تعلق رکھتا ہے:

مشتاق احمد، محمد کیف، محمد شاہد، اشوک کمار، سچن تندولکر، کے ڈی سنگھ بابو، تاج محمد، منو بھاکر، اسلم شیر خاں، پی۔ وی۔ سندھو، میری کوم، سائنا نہوال، کرنم ملیشوری

پڑھیے، سمجھیے اور لکھیے

● لفظوں کا وہ مجموعہ جو ایک خاص ترتیب میں کسی قدر بامعنی ہونے کے باوجود مکمل نہ ہو 'فقرہ' کہلاتا ہے۔ مثلاً ہاکی کا جادوگر۔ اسی طرح آپ بھی اپنی روزمرہ زندگی سے وابستہ واقعات سے پانچ فقرے لکھیے:

1. ________
2. ________
3. ________
4. ________
5. ________

© NCERT not to be republished

◆ نیچے دیے گئے الفاظ کے دو دو مترادف لکھیے:

i. سورج ______ ______

ii. تارے ______ ______

iii. باغ ______ ______

iv. رات ______ ______

v. درخت ______ ______

◆ مرکّب لفظ کے بارے میں آپ پڑھ چکے ہیں، مثال کے مطابق دیے گئے الفاظ کے صحیح جوڑ تلاش کر کے مرکّب الفاظ بنائیے:

اندھیری	کھلاڑی	آدمی	کھیل	زبان
مشق	دل چسپ	رات	مشہور	مشکل
ذہین	شیریں			

مثال: اندھیری + رات = اندھیری رات

i. ______ + ______ = ______

ii. ______ + ______ = ______

iii. ______ + ______ = ______

iv. ______ + ______ = ______

v. ______ + ______ = ______

vi. ______ + ______ = ______

vii. ______ + ______ = ______

© NCERT not to be republished

تلاش کیجیے

- لائبریری سے میجر دھیان چند کی آپ بیتی 'گول' حاصل کیجیے اور اسے پڑھیے۔
- کھیل کی دنیا میں لائف ٹائم اچیومنٹ ایوارڈ جن شخصیات کو دیا گیا اُن کو تلاش کیجیے اور ان کی فہرست تیار کیجیے۔ ساتھ ہی ان کی تصاویر کے خاکے بنائیے۔
- اپنے پسندیدہ کھیل کے مشہور کھلاڑیوں کے بارے میں معلومات حاصل کیجیے اور ان شخصیات کے کارناموں پر ایک مضمون لکھیے۔
- معلوم کیجیے کہ ہندوستان نے عالمی کھیلوں میں کہاں کہاں کامیابی حاصل کی ہے۔

تخلیقی اظہار

- اپنے روزانہ کے کاموں کی تفصیل ایک ڈائری میں تاریخ وار لکھیے۔
- اپنے اسکول میں یوم کھیل (اسپورٹس ڈے) کے انعقاد کی ایک رپورٹ تیار کیجیے اور اسے کلاس روم میں سنائیے۔
- اپنے گھر یا علاقے کے کسی ایسے شخص سے ملیے جس نے کھیلوں کے مقابلے میں تمغہ حاصل کیا ہو۔ ان کی تعلیم، کھیل میں دل چسپی، حالاتِ زندگی اور کھیلوں کے مقابلوں میں حصہ داری سے متعلق سوالات تیار کر کے ان سے گفتگو کیجیے یا انٹرویو لیجیے۔

عملی کام

- انفرادی اور اجتماعی کھیلوں کی فہرست بنائیے اور چارٹ پر ہر کھیل کے بارے میں تین سطریں لکھیے اور اس کی تصویر بھی چسپاں کیجیے۔
- سبق میں آپ نے پڑھا کہ ایک مرتبہ دھیان چند نے بخار میں مبتلا ہونے کے باوجود اور دوسری بار جوتوں کی حالت خراب ہونے کے بعد بھی بہترین کھیل کا مظاہرہ کیا۔ اگر دھیان چند کی جگہ آپ ہوتے تو کیا کرتے۔ اپنے تاثرات کو پیراگراف کی شکل میں لکھیے۔

© NCERT not to be republished

- چند دنوں کے اخبارات میں کھیل سے متعلق خبروں کا مطالعہ کیجیے اور کسی ایک کھیل کے مقابلے کی رپورٹ اپنی زبان میں لکھیے۔
- کسی کھیل کے بارے میں کی جارہی کمنٹری کو سنیے اور دوستوں کے ساتھ مل کر اسی طرح اپنے پسندیدہ کھیل کی کمنٹری سنانے کی مشق کیجیے۔
- خواتین ہاکی ٹیم کی مشہور کھلاڑیوں اور ان کی نمایاں خدمات کی فہرست بنائیے۔

© NCERT not to be republished

4871CH15

15 مصنوعی ذہانت

ہر جاندار ایک چھوٹا یا بڑا دماغ رکھتا ہے۔ اُس کا بہتر اور مناسب استعمال ’ذہانت‘ کہلاتا ہے۔ انسانوں میں یہ دماغ اور اس کی کارکردگی اعلیٰ ترین سطح پر نظر آتی ہے۔ اِسی ذہانت کی مدد سے انسان صدیوں سے نت نئی ایجادات کر رہا ہے، نئی نئی مشینیں بنا رہا ہے۔ شروع میں یہ مشینیں ہاتھ سے چلتی تھیں پھر بھاپ کی طاقت سے چلیں اور اب بجلی یا سورج کی توانائی سے چلنے لگی ہیں۔ ان کو خاص وقت پر اپنے آپ چلانے کے طریقے کو ہم ’خود کاری‘ اور ایسی مشین کو خود کار یعنی آٹومیٹک کہتے ہیں۔ حیدر آباد دکن کے مشہور سالارِ جنگ میوزیم میں ایسی ہی ایک خود کار میوزیکل گھڑی لگی ہوئی ہے جس میں ہر گھنٹے پر ایک دروازہ کھلتا ہے اور ایک درباری دونوں ہاتھوں میں گھنٹہ بجانے کے گُرز لے کر باہر نکلتا ہے اور ٹھیک وقت پر وہ اس سے گھنٹہ بجا دیتا ہے۔ چار بجے چار گھنٹے اور بارہ بجے بارہ گھنٹے۔ یہ خود کار کردگی مشین میں میکانیکل یعنی مشینی پرزوں کی مدد سے سیٹ کی گئی تھی۔

کمپیوٹر کی ایجاد نے مشینوں کی خود کاری (آٹومیشن) کو بہت بہتر اور تیز کر دیا۔ ہماری کپڑے دھونے کی مشین اب اپنے آپ کام مکمل ہونے پر رُک جاتی ہے، کھانا گرم کرنے والے مائیکرو ویو اَوَن ہمارے حکم (کمانڈ) کے مطابق 5 یا 10 منٹ کھانا گرم کر کے خود رُک جاتے ہیں۔ لیکن یہ خود کاری کی وہ قسم تھی جس کو ہم سیٹ کرتے ہیں۔ آپ سوچیں کہ اگر کوئی مائیکرو ویو کھانے کو دیکھ کر خود فیصلہ کرے کہ اِس کو کِس طرح اور کتنی دیر گرم کرے تو یہ کتنا اچھا ہو گا۔ یعنی ہم خود مشین کے اندر ذہانت پیدا کر دیں کہ وہ سوچ سکے، کام کو سمجھے اور ضرورت کے

© NCERT not to be republished

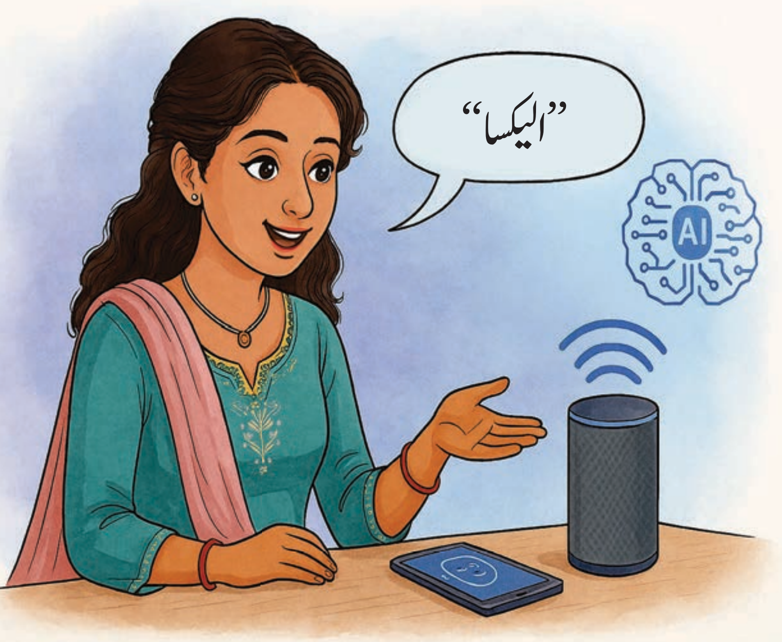

مطابق ایک فیصلہ لے کر اُس پر عمل کرنے لگے۔ اِسی کو ہم 'مصنوعی ذہانت' کہتے ہیں یعنی انسان کے ذریعے بنائی گئی ذہانت جو مشینوں کو خود سوچنے، سمجھنے، دیکھنے، سننے اور کام کرنے کی صلاحیت دیتی ہے۔ ہمارے روبوٹ اس کا نمونہ ہیں۔

آپ گھر میں سیری، الیکسا یا گوگل اسسٹنٹ کو کچھ کرنے کو کہتے ہیں یا کچھ پوچھتے ہیں تو وہ جواب دیتا ہے۔ گوگل پر جب آپ کوئی سوال ٹائپ کرتے اور جواب پاتے ہیں، یا آپ کے گھر میں ایسا موبائل فون ہے جو استعمال کرنے والے کا چہرہ پہچان کر کھلتا ہے۔ یہ سب مصنوعی ذہانت کے کرشمے ہیں۔

مصنوعی ذہانت کمپیوٹر سائنس کا ہی ایک نیا شعبہ ہے۔ اِس میں اِسی طرح کے 'سوفٹ ویئر' یعنی کمپیوٹر پروگرام بنائے جاتے ہیں جو مشینوں کو اپنے ماحول کو سمجھنے، اطراف کی ہر چیز کو سیکھنے پہچاننے اور ان کے بارے میں 'اپنی سمجھ' سے فیصلہ کرنا سکھاتے ہیں تاکہ وہ مطلوبہ کام کرسکیں۔ اس کی شروعات اگرچہ 1956 میں ہوئی تھی لیکن کمپیوٹر سائنس میں ہونے والی پیش رفت اور تیز رفتار ترقی کے بعد 2000 سے مصنوعی ذہانت کے میدان کو بھی وسعت ملنے لگی اور پھر 2020 کے دہے سے 'ذہین' مشینیں، کمپیوٹر، آلات اور موبائل تیزی سے بننے اور پھیلنے لگے۔

انسان اور اُس کے ہم نسلوں کے دماغ کی بنیادی اکائی سیل (خلیہ) ہوتے ہیں اُن کو نیورون کہا جاتا ہے۔ یہ سیل لمبوترے ہوتے ہیں جن کے دونوں سِروں پہ بہت ساری شاخیں نکلی رہتی ہیں (تصویر-1)۔ ایک سیل کی شاخیں دوسرے سیل کی شاخوں تک پیغامات بہت ہلکی، کم قوّت کی بجلی کے ذریعے پہنچاتی ہیں۔ یعنی ہمارے دماغ میں ہر وقت لاکھوں کروڑوں ہلکی بجلی کے سرکٹ چلتے رہتے ہیں جن کی مدد سے پیغام وصول بھی ہوتے ہیں اور دماغ سے جسم کے تمام حصوں کو جاتے بھی ہیں۔ یہی نیورون ہمیں 'ذہانت' دیتے ہیں۔ ہم چیزیں دیکھ اور پہچان سکتے ہیں، سمجھ سکتے ہیں،

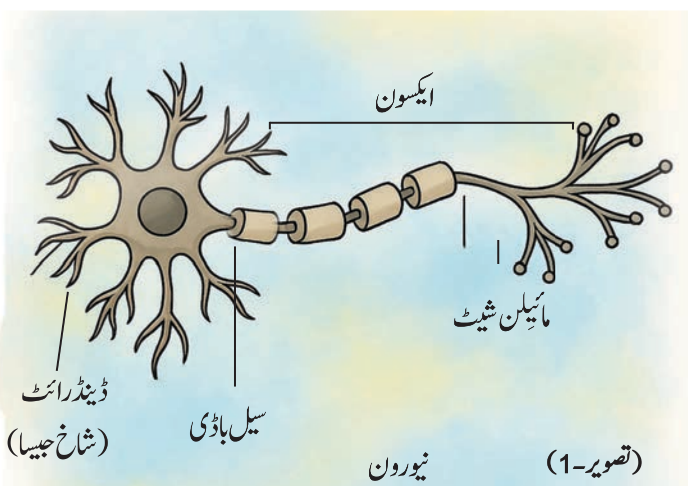

نیورون (تصویر-1)

بول اور سُن سکتے ہیں۔ ہماری یہ تمام صلاحیتیں بچپن میں ہمارے ہوش سنبھالتے ہی پنپنے لگتی ہیں۔ بچہ ہلکے ہلکے اپنے آس پاس کی آوازوں اور چیزوں کو پہچاننے لگتا ہے۔ آوازوں کو سننے لگتا اور پھر بولنے لگتا ہے۔ اِسی طرح مشینوں کو 'ذہین' بنانے کے لیے اُن میں انسانی دماغ کی طرح، لیکن مصنوعی، نیورل نیٹ ورک بنائے جاتے ہیں جو اب سِلی کون چپس (Chips) پہ بن رہے ہیں۔ اِن میں ایک پَرت پیغام وصول کرنے والی 'اِن پُٹ' پرت ہوتی ہے، ایک 'آؤٹ پُٹ' یعنی پیغام دینے والی اور درمیان کی پرت میں ہی 'مصنوعی ذہانت' کے نیٹ ورک آنے والے پیغام کی بنیاد پر آؤٹ پُٹ یعنی ایک کام یا نتیجہ دیتے ہیں (تصویر-2)۔ ان مصنوعی نیٹ ورکس کو بھی اِن پٹ دے کر پہلے سکھایا جاتا ہے کہ کیا چیز کیسی ہے، ہرا رنگ کیسا دِکھتا ہے، یا بلّی کیسی ہوتی ہے۔

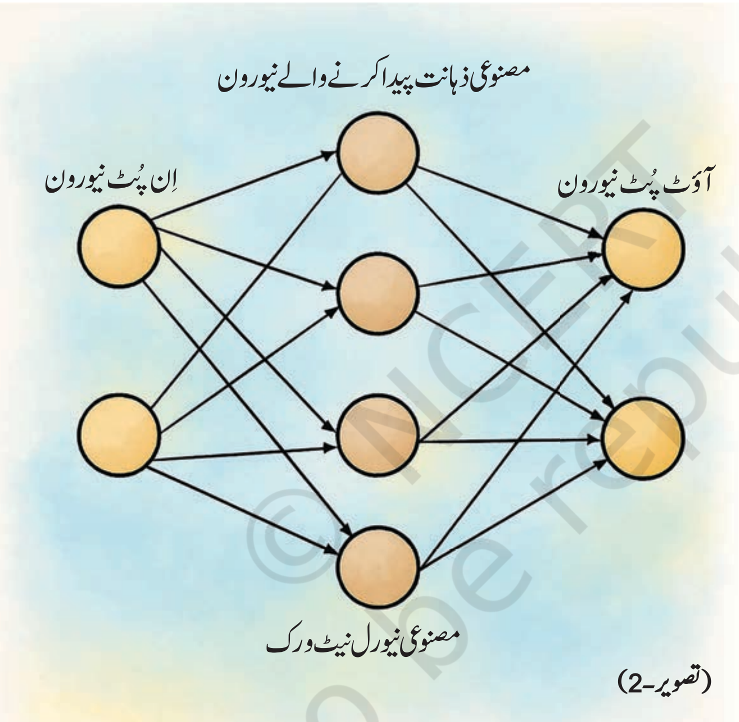

(تصویر-2)

چھوٹے بچے کی طرح یہ مصنوعی نیورون بھی ہلکی ہلکی چیزوں کو پہچان کر ان کو اپنی یادداشت میں ڈاٹا کی شکل میں محفوظ کر لیتے ہیں۔ اِس بنیادی معلومات کے بعد پھر مزید پیچیدہ معلومات سکھائی جاتی ہیں، زبانیں، ان کے حروف، اُن کی آوازیں سکھائی جاتی ہیں۔ پھر جذبات یعنی مسکراہٹ، آنسو، غصے کی کیفیت کو پہچاننا اور اُسی کے مطابق ردّ عمل دینا۔ یہ ارتقا درجہ بہ درجہ ہوا۔ اِسی لیے شروع میں بننے والے روبوٹ صرف مشین جیسے نظر آتے تھے پھر رفتہ رفتہ وہ ایک شکل لینے لگے۔ ایک روبوٹ مکھی کی طرح اڑے گا، آواز پیدا کرے گا لیکن اُس کی آنکھوں میں لگا ہوا کیمرہ جہاں وہ ہے وہاں کی تصویریں اپنے مالک کو پہنچا دیگا۔ انسان کے کام کرنے والے روبوٹ اب انسانوں کی شکل اور رنگ روپ میں نظر آتے ہیں۔ پہلے یہ روبوٹ دھات کے بنے نظر آتے تھے آج سِلی کون اور دیگر مادّوں سے یہ انسان کی طرح نرم گوشت پوست والے دکھائی دیتے ہیں۔ ہم سے باتیں کرتے اور ہماری بات کو سمجھ کر ان کا جواب دیتے ہیں۔ ایک طرح سے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ کمپیوٹر زندہ ہو گئے ہیں۔

© NCERT not to be republished

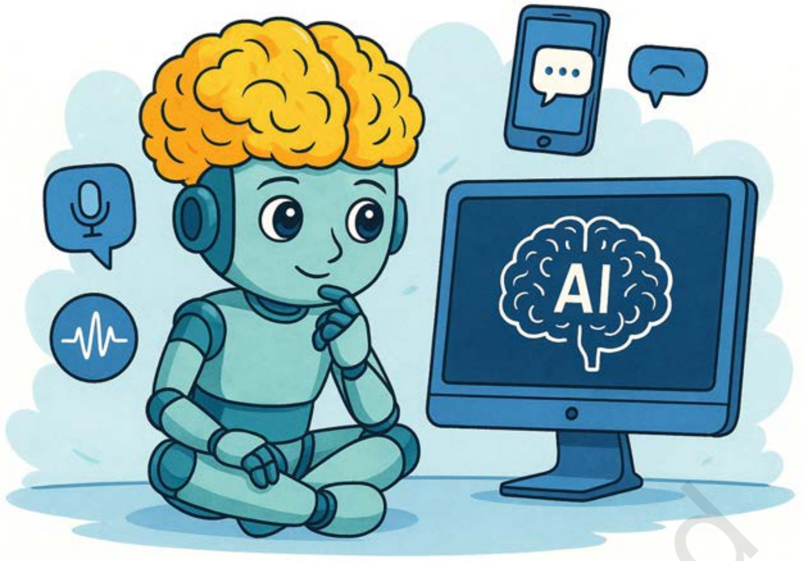

اس مصنوعی ذہانت کو ہم کسی بھی انسان کی آواز کے ریکارڈ سنا کر، بالکل اُس انسان جیسی آواز بنا سکتے اور کسی کی بھی شکل جیسا دوسرا انسان بنا سکتے ہیں۔یعنی آج ہم اپنے کمپیوٹر پر کسی بڑی شخصیت کو حال کے کسی مسئلے یا موضوع پر بات کرتے ہوئے خود دیکھ سکتے ہیں۔

ہر نئی ترقی کے بہت سارے فائدے ہیں تو کچھ نقصانات بھی ہوتے ہیں۔مصنوعی ذہانت بھی انسانیت کے لیے کئی میدانوں میں خطرناک ثابت ہو رہی ہے۔ایک بڑا خطرہ اصل اور نقل کا ہے۔آپ ویڈیو میں دیکھتے ہیں کہ آپ پیرس کے ڈاؤن ٹاؤن میں گھوم رہے ہیں جب کہ آپ تو وہاں کبھی گئے ہی نہیں۔لوگ ایک دوسرے کی شکل، میک اپ کے ذریعے نقلی (Fake) بناتے تھے جو بڑی حد تک اصل جیسی لگتی تھی لیکن اب مصنوعی ذہانت اتنی گہری نقل بناتی ہے کہ وہ اصل ہی لگتی ہے۔اسی لیے اِس کو 'ڈیپ فیک' کہتے ہیں۔

اِس 'ڈیپ فیک' کی وجہ سے دھوکا بازی اور جعل سازی کے خطرات بہت بڑھ گئے ہیں۔اب اس کے ماہرین لوگوں کو خبردار کر رہے ہیں کہ آپ اپنے گھر کے افراد اور رشتہ داروں کی تصویریں، ویڈیو یا آوازوں کے کلِپ سوشل میڈیا پہ ڈالتے وقت احتیاط سے کام لیں۔تاکہ کوئی بھی اُن کا غلط استعمال کر کے آپ کی ویڈیو اور آواز سے کوئی غلط پیغام میڈیا پر نہ ڈال سکے۔

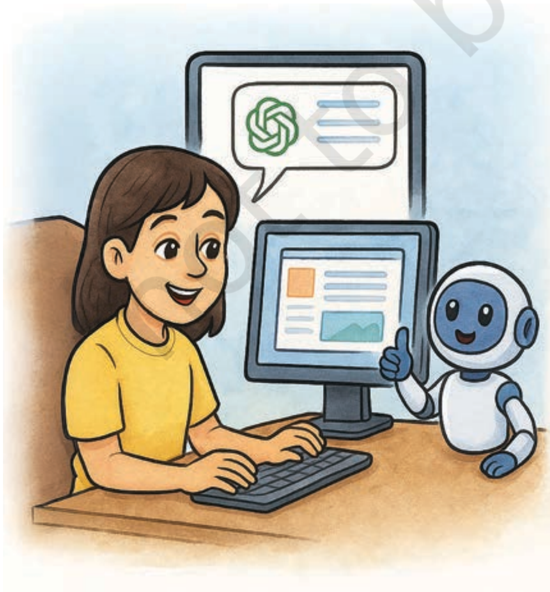

دوسری طرف اِس تکنیک کے بہت فائدے بھی ہیں۔اب انٹرنیٹ پر کسی بھی موضوع کو تلاش کرنا اور اُس کا مواد حاصل کرنا آسان ہو گیا ہے اور ہر چیز کی بھرپور تفصیل مِل جاتی ہے۔نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ کے دِکشا (DIKSHA) پورٹل پر ساڑھے تین لاکھ سے زیادہ ای مواد دستیاب ہے جو ویڈیو، آڈیو اور تصویروں کی شکل میں ہیں۔ان سے

© NCERT not to be republished

ہم چند ساعتوں میں اپنی ضرورت کا مواد آسانی سے تلاش کر لیتے ہیں۔ اسی طرح این سی ای آر ٹی کی ایک اور پیش کش ای جادوئی پٹارہ میں تین مصنوعی ذہانت بوٹ (3AI bots) نصب ہیں۔ ایک پڑھنے پڑھانے کے طریقوں سے متعلق ہے، دوسرا کہانیاں تلاش کر کے سنانے اور تیسرا بچوں کی پرورش کی خاطر والدین کے لیے۔ 'چیٹ جی پی ٹی'، 'گوگل جیمنی'، 'گروک' ایسے چند تیز ترین 'کھوجی' ہیں جو انٹرنیٹ کی دنیا سے آپ کی مطلوبہ معلومات کو منٹوں میں لے کر آجاتے ہیں۔ بلکہ اس کو اپنے طور سے بہتر کر کے آپ کو مضمون، تقریر، کہانی، ڈرامہ یا سلائیڈس کی شکل میں دے دیتے ہیں۔ کسی بھی چیز کو از خود اپنی 'ذہانت' اور حکمت سے بنانے کی اِن کی صلاحیت اِن کو انسانی دماغ کے قریب لے آئی ہے۔

آنے والے وقت میں یہ 'ذہین' مشینیں سائنسدانوں کو اُن کی ریسرچ میں، ڈاکٹروں کو نئی دوائیں کھوجنے، اساتذہ کو درس و تدریس، شہروں میں صفائی، ٹریفک کے نظم و نسق اور ماحولیات کے مسائل حل کرنے میں انسانوں کی بہترین ساتھی اور معاون ہوں گی۔

— ڈاکٹر محمد اسلم پرویز

© NCERT not to be republished

لفظ و معنی

توانائی	:	طاقت، قوت، زور
خود کار	:	اپنے آپ کام کرنے والی مشین
خودمختار	:	آزاد، بااختیار
وسعت	:	کشادگی، پھیلاؤ
مطلوبہ	:	طلب کیا گیا، جس کی خواہش کی گئی ہو
پیش رفت	:	آگے بڑھنا، پیش قدمی
ڈاؤن ٹاون	:	تجارتی، تاریخی یا تہذیبی اہمیت کا حامل شہر
ڈیپ فیک	:	کمپیوٹر کے ایک ایپ (APP) کا نام جو مصنوعی ذہانت میں اصل کی نقل بنانے میں استعمال ہوتا ہے۔
جعل سازی	:	دھوکے بازی، نقل بنا کر دھوکا دینا
کِلپ	:	ویڈیو یا فلم کا مختصر حصہ

© NCERT not to be republished

غور کیجیے

- اکیسویں صدی ڈیجیٹل ٹیکنالوجی کی صدی ہے۔ کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کے بعد مصنوعی ذہانت ڈیجیٹل ٹیکنالوجی کی جدید ترین اور تیز رفتار ایجاد ہے۔ مصنوعی ذہانت کی مدد سے خود کار مشینوں میں پروگرامنگ اس طرح کی جاتی ہے کہ بغیر انسانی مدد کے ہمارے روزانہ کے کام بآسانی ہو جاتے ہیں۔ مشین طے کر لیتی ہے کہ اسے کب تک چلنا ہے اور کب رک جانا ہے۔ جیسے واشنگ مشین، مائیکرو ویو اور اَوَن وغیرہ۔ اسی طرح کمرے کا اے سی (AC)

کمرے کے بدلتے ہوئے درجہ حرارت کے مطابق کم اور زیادہ ہو جاتا ہے۔ یہ سب مصنوعی ذہانت کے استعمال کے فوائد ہیں۔

- سلی کون ایک کیمیائی مادہ ہے جس کی دریافت سب سے پہلے 1824 میں سویڈن میں ہوئی تھی۔ یہ کمپیوٹر چپس (Chips) اور روبوٹ بنانے میں استعمال ہو رہا ہے۔

سوچیے اور بتائیے

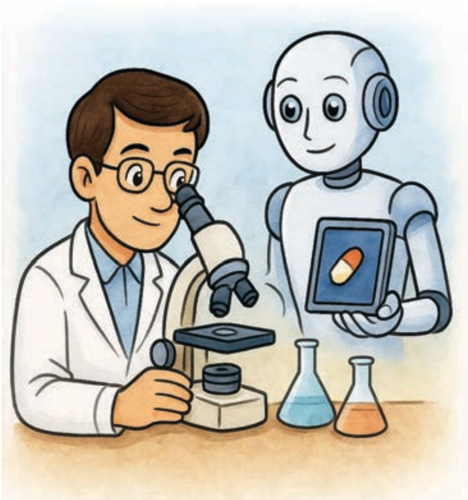

1. مصنوعی ذہانت سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟
2. مصنوعی ذہانت کی ایجاد نے ہماری زندگی پر کیا اثرات مرتب کیے ہیں؟
3. جدید ترین روبوٹ پرانے روبوٹوں سے کس طرح مختلف ہیں؟
4. ممکنہ سائبر خطرات کون کون سے ہیں اور ان سے کیسے محفوظ رہا جاسکتا ہے؟
5. مصنوعی ذہانت کا استعمال کہاں کہاں ہو رہا ہے؟

پڑھیے، سمجھیے اور لکھیے

◆ **نیچے دیے گئے جملوں کو فعلِ ناتمام میں بدل کر لکھیے۔**

فعل کے بارے میں آپ پڑھ چکے ہیں۔ اس کے دو حصے ہوتے ہیں— فعلِ تمام اور فعلِ ناتمام۔ 'اب سلی کون چپس بن رہے ہیں۔' اس جملے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کام شروع تو ہوا ہے لیکن مکمل نہیں ہوا ہے۔ اسے فعلِ ناتمام کہتے ہیں۔ جیسے 'ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ کمپیوٹر زندہ ہو گئے ہیں۔' اس جملے سے پتہ چلتا ہے کہ کام مکمل ہو چکا ہے تو یہ فعلِ تمام کی مثال ہے۔ نیچے دیے گئے جملوں کو فعلِ ناتمام میں بدل کر لکھیے۔

© NCERT not to be republished

فعل تمام	فعل ناتمام
i. مصنوعی نیوران بنائے جا چکے ہیں۔	________
ii. سلی کون اور دیگر مادّوں کا استعمال کر لیا گیا ہے۔	________
iii. مشینوں میں کام کرنے کی صلاحیت پیدا ہو گئی ہے۔	________
iv. مشینیں پرزوں کی مدد سے بنائی گئی ہیں۔	________

◆ نیچے دیے گئے اقتباس کو غور سے پڑھیے۔ ان میں رموزِ اوقاف کی نشان دہی کرتے ہوئے ان کے نام لکھیے:

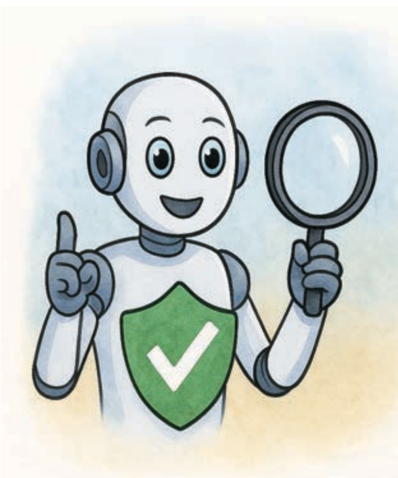

ماں نے کہا: ”بیٹا کھانے کا وقت ہو گیا ہے، آجاؤ۔“ علی نے جواب دیا: ”امی! میں ابھی آتا ہوں۔“ وہ کل کے امتحان کی تیاری کر رہا تھا۔ اچانک دروازے پر دستک ہوئی۔ ٹھک! ٹھک! علی نے پوچھا: ”کون ہے؟“ باہر سے آواز آئی، ”میں ہوں، احمد۔“

i. ________

ii. ________

iii. ________

iv. ________

◆ سبق کا عنوان 'مصنوعی ذہانت' ہے، اس میں مصنوعی لفظ صفت ہے جو ذہانت سے اپنی نسبت ظاہر کرتا ہے۔ اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر صفت نسبتی کے الفاظ تلاش کر کے اپنی کاپی پر لکھیے اور یہ بھی لکھیے کہ وہ کس صفت کو ظاہر کرتے ہیں۔

____

____

____

© NCERT not to be republished

◆ مصنوعی ذہانت سے متعلق درج ذیل بیانات کے سامنے صحیح یا غلط کا نشان لگائیے:

1. روبوٹ ہمیشہ انسانوں سے زیادہ سمجھدار ہوتے ہیں۔ (   )
2. مصنوعی ذہانت کا مطلب انسانوں کے بغیر کام کرنے والی مشین سے ہے۔ (   )
3. AI کا تعلق زبان کے ترجمے سے نہیں ہے؟ (   )
4. مصنوعی ذہانت انسانوں کی طرح سوچ سکتی ہے۔ (   )
5. سفر کے دوران AI کی مدد سے گاڑی کو منزل مقصود تک لے جاسکتے ہیں۔ (   )

تلاش کیجیے

- چیٹ بوٹس کے متعلق معلومات حاصل کیجیے اور اس کے استعمال کے طریقے لکھیے۔
- آج کل ڈرون کا استعمال عام ہو گیا ہے۔ اس کا ہم کس طرح اور کہاں کہاں استعمال کر رہے ہیں کمرۂ جماعت میں گفتگو کیجیے۔

تخلیقی اظہار

- ڈیجیٹل ٹیکنالوجی صحت و صفائی کے سلسلے میں کس طرح کار آمد ثابت ہو سکتی ہے۔ مصنوعی ذہانت کی مدد سے ایک پیراگراف لکھ کر کمرۂ جماعت میں سنائیے۔
- AI روبوٹ سے بات کرنے کے لیے کسی موضوع پر ایک سوال نامہ تیار کیجیے۔
- عام زندگی میں AI کا استعمال کس طرح کیا جاتا ہے معلومات حاصل کیجیے اور ایک پیراگراف لکھیے۔

عملی کام

- دیے گئے لنک کی مدد سے سائبر تحفظ اور سیکورٹی کے بارے میں معلومات حاصل کیجیے۔ اپنے ساتھیوں سے اس کے متعلق گفتگو کیجیے۔

© NCERT not to be republished

https://ciet.ncert.govt.in cyber-safety-security

- نیچے دیے گئے ویب لنک کی مدد سے ہم ای جادوئی پٹارہ تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں۔

https://ejaaduipitara.ncert.gov.in

https://diksha.gov.in

- بازار میں مصنوعی ذہانت (AI) کا استعمال کرتے ہوئے آپ کس طرح کی سہولیات حاصل کر سکتے ہیں۔ اپنے ہم جماعت ساتھیوں سے گفتگو کیجیے۔
- آپ اپنے آس پاس اور گھروں کو دیکھیے کہ کن کن کاموں میں ایسے ساز وسامان استعمال کیے جاتے ہیں جن میں مصنوعی ذہانت کا استعمال شامل ہے۔ ان کاموں کی فہرست بنائیے اور ان کے متبادل اشیا پر غور کیجیے جن میں انسانی ذہن کا استعمال کرتے ہوئے دستی متبادل شامل ہوں، مثلاً کپڑے دھونے کی مشین کے استعمال میں وقت سیٹ کرنے کے بجائے خود کی گھڑی پر وقت مقرر کر کے اس کا استعمال کیا جائے۔

اسٹیفن ہاکنگ

4871CH15A

اسٹیفن ہاکنگ 8 جنوری 1942 کو آکسفورڈ، انگلینڈ میں پیدا ہوئے۔ بچپن ہی سے انھیں ریاضی اور سائنس سے خاص دل چسپی تھی۔ 21 سال کی عمر میں وہ ایک ایسی بیماری میں مبتلا ہو گئے جس میں ان کا اعصابی نظام پوری طرح مفلوج ہو گیا۔ اس بیماری نے ان کے پورے جسم کو بے حرکت بنا دیا۔ وہ اپنی انگلیاں ہلانے سے بھی معذور ہو گئے لیکن انھوں نے ہار نہیں مانی۔

وہیل چیئر کی مدد سے چلنے پھرنے والے اسٹیفن نے جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے اپنی بات دوسروں تک پہنچانے کا وسیلہ ڈھونڈ نکالا۔ وہ اپنے رخسار کو جنبش دے کر کمپیوٹر کو احکامات دیتے اور کمپیوٹر اسے نوٹ کر کے دنیا تک پہنچا دیتا۔ وہ تخلیقِ کائنات کے رموز جاننا چاہتے تھے۔ کیمبرج یونیورسٹی میں داخل ہونے کے بعد انھوں نے بلیک ہولز اور نظریاتِ اضافیت پر تحقیق کی اور کائنات کی ابتدا کے متعلق بگ بینگ (Big Bang) کے نظریے کو ریاضی کے مختلف پیمانوں سے ثابت کیا۔

اسٹیفن ہاکنگ نے 1988 میں ایک کتاب تحریر کی جس میں وقت کے تصور کو ایک نیا رخ دیا اور ریاضی کے اصولوں سے بہت سی ایسی باتوں کو ثابت کیا جو اب تک دنیا کی نظر سے پوشیدہ تھیں۔ ان کی اس کتاب کا نام 'اے بریف ہسٹری آف ٹائم' (A Brief History of Time) ہے۔

ان کی چند اہم دریافتوں میں 'بلیک ہولز اور ہاکنگ ریڈی ایشن' شامل ہیں۔ ہاکنگ نے ثابت کیا کہ بلیک ہولز مکمل طور پر 'سیاہ' نہیں ہوتے بلکہ وہ خاص قسم کی شعاعیں خارج کرتے ہیں جنھیں انھیں کے نام پر 'ہاکنگ ریڈی ایشن' کہا گیا۔ یہ دریافت فلکیات کی دنیا میں ایک انقلاب ثابت ہوئی۔

کائنات کی ابتدا کا نظریہ پیش کرتے ہوئے ہاکنگ نے بگ بینگ تھیوری پر تحقیق کی اور یہ ثابت کیا کہ کائنات کی ابتدا ایک دھماکے سے ہوئی اور ذرّات پوری کائنات میں پھیل گئے جو بعد میں وسعت اختیار کر کے موجودہ کائنات میں تبدیل ہو گئے۔

© NCERT not to be republished

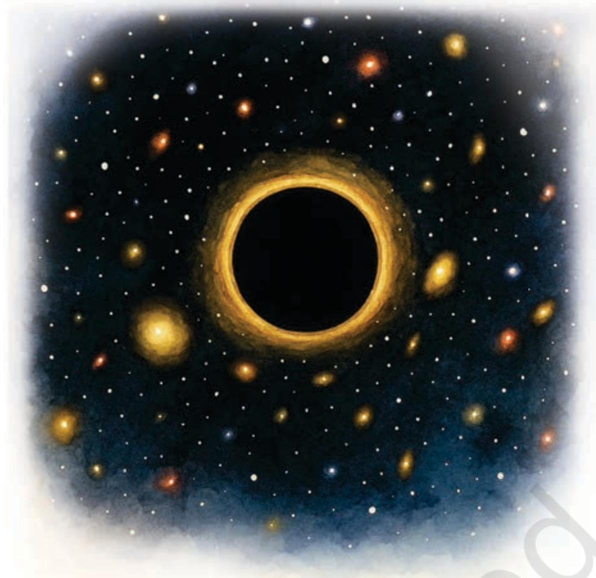

نئی نسل کو دل چسپ اور افسانوی انداز میں سائنسی معلومات سے آگاہ کرنے کے لیے اسٹیفن ہاکنگ نے جارج نام کے ایک ایسے بچے کا کردار تخلیق کیا جو کائنات کے رموز کو جاننے کی خواہش رکھتا اور بڑی کوششوں کے بعد خلائی سفر پر روانہ ہوجاتا ہے۔اس بچے کے خلائی سفر میں پڑھنے والے خود کو شریک محسوس کرتے ہیں اور وہ ان سب تحریکات کا لطف لیتے ہیں جن سے یہ بچہ گزر رہا ہے۔اس سلسلے کی پہلی کتاب 'جارج سیکرٹ کی ٹو دی یونیورس' (George's Secret Key to the Universe) 2007 میں شائع ہوئی۔نو سال کے عرصے میں اس سیریز کی پانچ کتابیں منظر عام پر آئیں۔

ہاکنگ نے سائنسی کانفرنسوں میں شرکت کے لیے دنیا کے بہت سے ملکوں کا سفر کیا۔ 2001 میں انھوں نے ہندوستان میں بھی ایک سائنسی کانفرنس سے خطاب کیا۔دورانِ سفر وہ ہندوستان کی مہمان نوازی کی تہذیب و ثقافت سے بے حد متاثر ہوئے۔

اسٹیفن ہاکنگ کے عالمی دورے ان کے عزم اور علم کے فروغ کے جذبے کی مثالیں ہیں۔انھوں نے بیشتر ممالک میں سائنسی تحقیق کو نئی تحریک دی اور دنیا بھر کے لوگوں کو حوصلہ دیا کہ علم کی کوئی سرحد نہیں ہوتی۔

اسٹیفن ہاکنگ کیمبرج یونیورسٹی میں طبیعیات کے پروفیسر تھے۔انھوں نے اپنے لیکچروں سے لوگوں کو جینے کا حوصلہ دیا۔وہ وہیل چیئر پر سیکڑوں، ہزاروں افراد کے سامنے اسٹیج پر آتے اور کمپیوٹر کے ذریعے لوگوں سے خطاب کرتے۔

جسمانی حِس و حرکت اور قوت گویائی سے محرومی کے باوجود انھوں نے کبھی شکست تسلیم نہیں کی، عزم و ہمت کی علامت، عظیم سائنسی خدمات، انسانی جدوجہد اور کبھی شکست تسلیم نہ کرنے والے اسٹیفن ہاکنگ کا 76 سال کی عمر میں 14 مارچ 2018 کو انتقال ہوگیا۔ان کی تقریر کا ایک بڑا مشہور اور حوصلہ افزا جملہ ہے:

"میرے جیسا انسان جو ہر لحاظ سے معذور ہے، صرف پلکوں کے ذریعے اتنا کام کرسکتا ہے تو آپ کے تو ہاتھ پاؤں ہیں۔چل پھر سکتے ہیں، بول سکتے ہیں، اتنے اعضا کے مالک ہیں تو آپ کیوں نہیں بڑے کام کر سکتے ہیں، بس عزم اور ہمت ہونی چاہیے۔"

— ادارہ

(پڑھنے کے لیے)

4871CH16

16 پیغام رسانی

پیغام رسانی ہماری زندگی کا اٹوٹ حصہ ہے۔ پیغام رسانی کی ہماری زندگی میں غیر معمولی اہمیت رہی ہے۔ اس کی غیر موجودگی سے بہت سے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ اس کا احساس ابتدا ہی سے رہا ہے، لہٰذا اس اہم انسانی ضرورت کی تکمیل کے لیے مختلف ادوار میں مختلف تدابیر اختیار کی گئی ہیں۔ ڈاک کا نظام شروع میں صرف پیغام بھیجنے اور موصول کرنے تک محدود تھا۔ لیکن وقت کے ساتھ ترقی کر کے یہ محکمہ اب بہت سارے کام انجام دے رہا ہے۔

ہندوستان میں ڈاک نظام کی ابتدا 1766 میں ایسٹ انڈیا کمپنی کے زیر نگیں لارڈ کلائیو نے کی۔ یکم اکتوبر 1854 کو اسے عوامی سطح پر شروع کیا گیا۔ پہلا ڈاک خانہ کلکتہ میں قائم کیا گیا اور پہلا کاغذی ڈاک ٹکٹ ملکہ وکٹوریہ کی تصویر کے ساتھ جاری ہوا۔ بعد میں مدراس اور ممبئی میں بھی ڈاک خانے قائم ہوئے اور لندن سے منگوائے ہوئے لیٹر باکس مختلف مقامات پر لگائے گئے۔

کچھ ہی عرصے میں ملک کے متعدد علاقوں میں باقاعدہ ڈاک کا نظام قائم ہو گیا۔ ہندوستان میں بعض انوکھے ڈاک خانے بھی بنائے گئے۔

© NCERT not to be republished

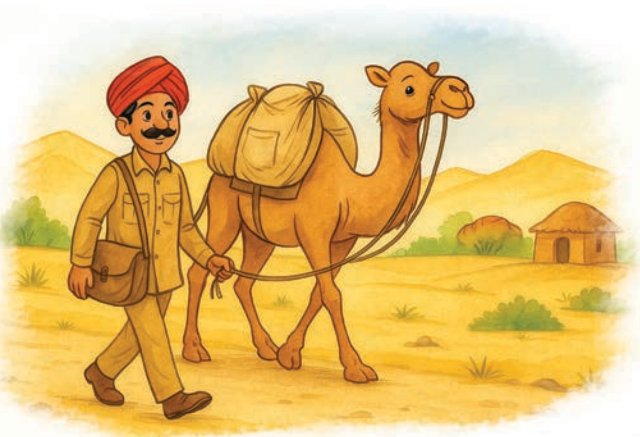

جیسے جموں وکشمیر میں شکارے اور کشتیوں پر ڈاک گھر کھولے گئے۔ ریگستانی علاقوں میں اونٹوں کے ذریعے ڈاک خانوں کا نظام قائم کیا گیا۔ آسام میں 'برہم پتر' ملک کی بڑی ندیوں میں ایسی ندی ہے جو آج بھی آبی مواصلات کا بڑا وسیلہ ہے۔ یہاں فیری بوٹ پوسٹ آفس بنائے گئے۔ جن کا آغاز 1976 میں ہوا۔ ان سب ڈاک گھروں نے عوام کی بڑی خدمت کی۔ ایسے مقامات پر خطوط پہنچانے کی سہولت فراہم کی جہاں پہنچنا دشوار تھا۔

مغربی بنگال میں خچر ڈاک گھر دارجلنگ(Darjeeling) ڈویژن کے پہاڑی گاؤں میں شروع کیے گئے جو بہت ہی کار آمد ثابت ہوئے۔ میدانی علاقوں میں سائیکل اور رکشہ ڈاک گھر کا تجربہ کیا گیا لیکن بعد میں باقاعدہ ڈاک خانے قائم ہوئے اور سائیکل سوار ڈاکیوں نے گھر گھر ڈاک پہنچانے کا کام کیا۔

وزارت مواصلات اور اطلاعات کا محکمہ ڈاک ملک کا سب سے قدیم اور اہم محکمہ ہے۔ جس سے نہ صرف خطوط بلکہ تار اور منی آرڈر بھی بھیجے جاتے تھے۔ آزادی کے بعد ملک کے پہلے مواصلاتی وزیر رفیع احمد قدوائی نے رات کی ہوائی ڈاک کا نظام قائم کیا جو شروع میں محدود تھا لیکن بعد میں اس نے بڑی وسعت حاصل کی۔

موجودہ دور میں جدید ٹیکنالوجی کی مدد سے مواصلاتی نظام میں انقلابی تبدیلیاں رُونما ہوئیں ہیں۔ لیکن ڈاک نظام کی اہمیت ابھی بھی قائم ہے۔

دور دراز علاقوں میں رابطے کا ذریعہ ڈاک ہی ہے۔ ایسے علاقے جہاں انٹرنیٹ یا موبائل نیٹ ورک کی سہولیات بہت کم دستیاب ہیں وہاں ڈاک ہی رابطے کا سب سے قابل بھروسہ ذریعہ ہے۔

خط، بل، سرکاری دستاویز اور دیگر پیغامات ڈاک کے ذریعے پہنچائے جاتے ہیں۔ پاسپورٹ، شناختی کارڈ، عدالتی نوٹس اور دیگر سرکاری کاغذات آج بھی ڈاک کے

ذریعے ہی محفوظ طریقے سے بھیجے جاتے ہیں۔

ڈاک نظام سے خط، پارسل، تحفے اور کتابیں وغیرہ بھیجی جاسکتی ہیں۔ پوسٹ آفس کی اسپیڈ پارسل سروس آج بھی مقبول ہے۔ اس لیے ڈاک نظام کو قابلِ اعتماد اور محفوظ ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔

محکمہ ڈاک 160 سال سے زیادہ کے عرصے سے ہندوستان کے مواصلاتی نظام کی ریڑھ کی ہڈی رہا ہے۔ اس نے ملک کی سماجی، اقتصادی ترقی میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ بتدریج ان خدمات میں ترقی اور توسیع ہوتی رہی ہے۔ گذشتہ دس بارہ برسوں میں ان سہولیات میں خاصی تیزی اور بہتری دیکھی گئی ہے۔ پہلے اگر ملک کے لاکھوں شہری ان سہولیات سے مستفید ہوتے تھے تو اب ان کی تعداد بڑھ کر کروڑوں تک پہنچ گئی ہے۔ پہلے اگر سیکڑوں دیہی علاقے ڈاک کی سہولیات سے فیض یاب ہوتے تھے تو اب ایسے لاکھوں دور دراز کے علاقے فیض یاب ہو رہے ہیں۔ جو پہلے ان سہولیات سے محروم تھے۔ انفارمیشن ٹیکنالوجی نے جو انقلابی سہولیات کا اضافہ کیا ہے ان سے ڈاک خانے کی خدمات میں بھی قابلِ قدر تیزی آئی ہے اور رفتار میں بھی حیرت انگیز تبدیلی پیدا ہوئی ہے۔ بہت سی بینکنگ اور پوسٹل خدمات اب گھر بیٹھے حاصل ہو جاتی ہیں۔

دہلی کے شاستری بھون میں ملک کا پہلا خواتین ڈاک گھر شروع ہوا۔ یہ مارچ 2013 میں شروع کیا گیا۔ ہندوستان کی پہلی خاتون ڈاکیہ 'اندراوتی' ہیں، جن کا تقرر دہلی کے کناٹ پلیس ڈاک گھر میں ہوا تھا۔

محکمہ ڈاک میں بڑے پیمانے پر جدید مواصلاتی ٹیکنالوجی پروجیکٹ کے آغاز کے بعد صورتِ حال میں زبردست تبدیلی آئی ہے۔ محکمہ ڈاک نے اپنے ڈاک خانوں کے وسیع نظام

© NCERT not to be republished

کو بغیر رکاوٹ کے ایک مرکزی بینکنگ پلیٹ فارم سے جوڑ دیا ہے، جو صارفین کو ملک بھر میں انٹرنیٹ بینکنگ، ای-پاس بک، این ای ایف ٹی، آر ٹی جی ایس کے ذریعے کئی جدید بینکنگ سہولیات فراہم کر رہا ہے۔

پہلے پینشن یافت گان کو اپنی لائف سرٹیفکٹ (Life Certificate) دینے کے لیے سال میں ایک مرتبہ بینک یا پوسٹ آفس میں حاضری دینی پڑتی تھی اب ڈاک کے ذریعے IPPB کی مدد سے ڈیجیٹل سرٹیفکیٹ (DLC) خدمات نے اس مشکل کو بھی آسان کر دیا ہے۔

محکمہ ڈاک نے شہریوں کے فائدے کے لیے پاسپورٹ اور آدھار فراہم کرنے کے لیے وسیع پوسٹل نیٹ ورک مہیا کر دیا ہے۔ 430 سے زیادہ ڈاک خانے پاسپورٹ سیوا کیندر (POSK) کھولے گئے ہیں۔ یہ کیندر وہی سہولیات فراہم کرتا ہے جو کسی بھی پاسپورٹ سیوا کیندر کے ذریعے مہیا کی جاتی تھیں، اب یہ بھی آن لائن پورٹل سے منسلک ہو گئے ہیں۔ ڈاک خانے موجودہ دور میں شہریت ترمیم قانون کے تحت تارکینِ وطن کو رجسٹریشن کی خدمات بھی فراہم کر رہے ہیں۔

— ادارہ

لفظ و معنی

زیرِنگیں	:	ماتحت، تصّرف
قائم	:	بنیاد رکھنا
آغاز	:	ابتدا، شروعات
محدود	:	حد کے اندر، گھرا ہوا
وُسعت	:	چوڑائی، کشادگی
مواصلاتی نظام	:	خبر پہنچانے والا انتظام
رُونما	:	سامنے آنا، ظاہر ہونا
کار آمد	:	کام کی چیز، فائدہ مند
اقتصادی	:	مالی، معاشی
بتدریج	:	ایک کے بعد ایک
توسیع	:	بڑھانا، وُسعت دینا
مستفید	:	فائدہ اٹھانا
فیض یاب	:	فیض حاصل کرنا، فائدہ اٹھانا
تقرر	:	مقرر کرنا، ملازمت، نوکری
صارفین	:	استعمال کرنے والا، صارف کی جمع
یافتگان	:	پانے والا، حاصل کرنے والا
مُنسلک	:	جڑا ہوا، وابسطہ
تارکینِ وطن	:	وطن چھوڑنے والے لوگ
ترمیم	:	اصلاح، درستی، تبدیلی

© NCERT not to be republished

غور کیجیے

- ہندوستان میں ڈاک نظام 1766 میں قائم ہوا اور پہلا ڈاک گھر کلکتہ میں کھولا گیا۔ 1877 میں پارسل سروس، 1879 میں پوسٹ کارڈ، 1880 میں منی آرڈر اور 1911 میں الہ آباد سے پہلی ہوائی ڈاک کی شروعات ہوئی۔ ہمارے ملک میں 1986 میں اسپیڈ پوسٹ سروس شروع کی گئی۔
- خوش بودار ڈاک ٹکٹ ہندوستان میں پہلی بار 2006 میں جاری کیے گئے جس میں گلاب اور چندن کی خوش بو تھی۔
- قومی ڈاک عجائب گھر (میوزیم) دہلی میں واقع ہے۔ یہاں پوری دنیا بھر کے ٹکٹوں کا انوکھا ذخیرہ ہے۔ یہ میوزیم ڈاک بھون سردار پٹیل چوک نئی دہلی میں ہے۔
- ڈیجیٹل ٹیکنالوجی کے استعمال سے ڈاک خانے کی خدمات میں متعدد نئی سہولیات کا اضافہ ہوا ہے جیسے آن لائن بینکنگ، ای پاس بک، این ای ایف ٹی اور آر ٹی جی ایس وغیرہ۔
- بہت سے ڈاک خانے 24 گھنٹے اور روز کھلے رہتے ہیں۔

سوچیے اور بتائیے

1. دور دراز علاقوں تک ڈاک کی رسائی کے لیے کیا طریقے اپنائے گئے؟
2. اطلاعات و نشریات تک وزارت نے ڈاک نظام کو کس طرح مستحکم کیا؟
3. موجودہ دور میں ڈاک کے نظام میں کیا تبدیلیاں آئی ہیں؟
4. موجودہ دور میں ڈاک خانہ شہریوں کو کونسی سہولیات مہیا کر رہا ہے؟

نیچے لکھے وضاحتی فقرے کے لیے ایک لفظ لکھیے:

i. خط پہنچانے والا کارندہ ____________

ii. خط ڈالنے کی جگہ ____________

iii. خطوط کی تقسیم کا نظام چلانے والا گھر ____________

iv. لفافہ پر چسپاں کیا جانے والا ٹکٹ ____________

© NCERT not to be republished

v. بذریعہ ڈاک پیسہ روانہ کرنا ______

vi. جسے خط لکھا جائے ______

پڑھیے، سمجھیے اور لکھیے

ان جملوں کو غور سے پڑھیے۔

— ابھی کچھ رات باقی ہے۔

— ابھی دن نہیں نکلا ہے۔

پہلے جملے سے مثبت خیال ظاہر ہو رہا ہے۔ ایسے جملے کو 'مثبت' جملے کہتے ہیں۔ دوسرے جملے میں لفظ 'نہیں' آیا ہے جس کی وجہ سے یہ جملہ 'منفی جملہ' کہلاتا ہے۔ لیکن انھیں پڑھنے سے معلوم ہو رہا ہے کہ پہلے اور دوسرے جملے میں بات ایک ہی کہی گئی ہے۔

درج ذیل جملوں کو منفی جملوں میں تبدیل کیجیے:

i. یہاں سے بچ کر جانا اب دشوار ہے۔

ii. میں آپ کی ہر بات ماننے کو تیار ہوں۔

iii. وہ کیوں ان میں شمار کیا جائے؟

iv. موبائل نیٹ ورک کی سہولیات دستیاب ہیں۔

مثال میں دیے گئے اشارے کی مدد سے خالی جگہ بھریے:

مثال: یہ خط نامعلوم پتے سے آیا ہے۔	(سابقہ)	نا
1. پیغام رسانی پہلے مشکل تھی مگر اب آسان ہو گئی ہے۔	(متضاد)	______
2. 2006 میں خوش بودار ٹکٹ جاری کیے گئے تھے۔	(لاحقہ)	______
3. ڈاکیے نے دروازے کے آگے خط ڈال دیا۔	(ظرف مکان)	______
4. میں نے کل ایک پارسل بھیجا تھا۔	(ظرف زمان)	______
5. رضیہ نے محنت سے اپنا لوہا منوایا۔	(محاورہ)	______

© NCERT not to be republished

◆ درست الفاظ استعمال کیجیے:

1. ڈاک خانہ ایک ______ ہے۔ (رنگ/پرندہ/ادارہ)

2. خط ______ کے ذریعے پہنچایا جاتا ہے۔ (ڈاکٹر/استاد/ڈاکیہ)

3. لفافے پر ______ چپکاتے ہیں (نوٹ/سکہ/ٹکٹ)

4. پیغام کچھ دنوں میں ______ کے ذریعے پہنچ جاتا ہے۔ (اسپیڈ پوسٹ/ایس ایم ایس/خط)

◆ دیے گئے جدول میں پیغام رسانی کے قدیم اور موجودہ طریقے لکھیے:

قدیم طریقے	جدید طریقے

تلاش کیجیے

- پوسٹ کارڈ حاصل کیجیے اور اس کے استعمال کے بارے میں پتہ کیجیے۔
- آج کھانے پینے اور روزمرہ استعمال کی چیزیں پارسل کے ذریعہ منگوائی جارہی ہیں۔معلوم کیجیے کہ اس کو بھیجنے اور حاصل کرنے کا طریقۂ کار کیا ہے۔
- اپنے ڈاک خانہ کا نام، پتہ اور پن کوڈ (Pin Code) معلوم کیجیے۔

© NCERT not to be republished

تخلیقی اظہار

- تصور کیجیے آپ کسی مقام کی سیر کو گئے ہیں۔ اپنے سفر کا حال اپنے دوست کو خط لکھ کر بیان کیجیے۔
- اسکول انتظامیہ کو ای۔ میل (E:mail) بھیج کر معلوم کیجیے کہ گرمیوں کی تعطیلات کب سے شروع ہو رہی ہیں۔
- اپنے محلے یا علاقے کے ڈاک خانہ میں جائیے اور معلوم کیجیے وہاں کون سے کام انجام دیے جاتے ہیں۔ اپنی جمع کی گئی معلومات کی بنیاد پر ایک رپورٹ تیار کیجیے۔

عملی کام

- اپنے والدین کی مدد سے قریبی ڈاک خانے میں اپنا کھاتا کھولیے۔ اپنے انعام اور تہواری کی رقم جمع کر کے بچت کے طریقوں پر اپنے ہم جماعت ساتھیوں کے ساتھ گفتگو کیجیے۔
- ٹکٹ کب جاری ہوتا ہے؟
- موقع یا شخصیت کا انتخاب کس طرح کیا جاتا ہے؟
- کن کن شخصیات پر ڈاک ٹکٹ جاری کیے جا چکے ہیں؟
- ڈاک ٹکٹ کا مطالعہ (Philately) کیا ہے؟ نیچے دیے گئے ویب لنک سے معلوم کیجیے۔

www.postagestamps.gov.in/philataley

- اپنے علاقے کے ڈاکیہ سے گفتگو کیجیے اور ڈاک نظام کے بارے میں معلومات حاصل کیجیے۔

© NCERT not to be republished

نیتی شتکم

4871CH16A

علم کے زیور سے قائم آدمی کی شان ہے
دولتِ محفوظ ہے، ہر عیش کا سامان ہے
گیان، راجہ ہے، رشی ہے، دیوتا، بھگوان ہے
گیان سے محروم انساں واقعی حیوان ہے

ہے حق پرستوں کا ہر دم شعار
مصیبت سے لڑتے ہیں مردانہ وار
کسی کا وہ احسان لیتے نہیں
نہ مانگیں کسی سے وہ ہرگز اُدھار

© NCERT not to be republished

تشدّد، نہ حرص و ہوس سے ہو کام
کرو بے کسوں کی مدد صبح و شام
ہر اک فرد و ملّت کے ہو خیر خواہ
سبھی مذہبوں کا کرو احترام

اک بوند گر کے تپتے توے پر ہوئی فنا
اک بوند جاکے سِیپ میں موتی ہے بے بہا
اک بوند سے ہے پھول کے چہرے پہ آب و تاب
صحبت جُدا جُدا تھی تو قسمت جُدا جُدا

دودھ سے پانی کی ہو جاتی ہے یاری پیاری
آتی ہے پانی میں بھی دودھ کی رنگت ساری
دودھ کھَولا ہے تو پانی ہی جلا ہے پہلے
یوں ہی اچھّوں میں ہوا کرتی ہے اچھّی یاری

— بھرتری ہری، مترجم امتیاز الدین خاں

© NCERT not to be republished

(پڑھنے کے لیے)

(بھرتری ہری کا شمار سنسکرت کے عظیم شاعروں میں ہوتا ہے۔ کئی صدیاں گذر جانے کے بعد بھی ان کے کلام سے دل چسپی برقرار ہے۔ اردو کے متعدد شعرا نے ان کے کلام کے منظوم ترجمے کیے ہیں۔ یہاں معروف شاعر و ادیب امتیاز الدین خاں کے بھرتری ہری کے بعض شلوکوں کے منظوم ترجمے پیش کیے گئے ہیں۔)

نوٹ

© NCERT
not to be republished

نوٹ

© NCERT
not to be republished

نوٹ

© NCERT
not to be republished